

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَحْرُومٌ وَنُصِّلَ عَلَى رِجْلَيْهِ الْكَعْبَانِ  
REGD. NO. P/GDP-3.

وَعَلَى عُنُقَيْهِ الْمَوْعِدُ

چودھویں صدی نمبر  
جلد ۲۸

ایڈیٹر :-  
خورشید احمد انور  
نائبین :-  
جاوید اقبال اختر  
محمد انعام غوری



چودھویں صدی نمبر  
شمارہ ۵۰ - ۵۱

شرح چنڈ

سالانہ — ۱۵ روپے  
ششماہی — ۸ روپے  
ممالک غیر بنڈیہ جری واک — ۳۵ روپے  
پرچہ چودھویں صدی نمبر — ۲ روپے  
عام شمارہ — ۲۰ پیسے

The Weekly Badr Qadain — 143516

۲۰۱۳ دسمبر ۱۹۶۹ء

۲۰۱۳ فتح ۱۳۵۸ھ

۲۹ محرم ۱۴۰۰ھ



مشہد مبارک بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدظلہ العالی

حضرت مسیح موعود و مہدی مہود علیہ السلام اپنی بعثت کی غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں تو حید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بند و ناکو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے نئے دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تو اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے“ (رسالہ الوصیۃ)

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محنت بیاں برمنار بند تر شکم افتاد (انعام حضرت مسیح موعود)



## اخبار احمدیہ

قادیان ۹ رنج (دسمبر) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح  
شاہد ابدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی صحت کے متعلق مریض  
۲۹ نومبر ۷۹ء کی اطلاع نظر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ  
کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"۔ احباب اپنے محبوب امام  
ہمام کی صحت و سلامتی ادا زنی عمر اور مقام عالیہ میں  
فائز المرامی کے لئے درود دل سے دعا میں جاری رکھیں۔  
قادیان ۹ رنج (دسمبر) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا  
وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ دایرہ قادیان مع اہل و عیال و  
جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔  
(الحمد لله)

# چودھویں صدی ہجری کا احتتام۔ اور مسلمانوں کیلئے لمحہ فکریہ!

## ایک عظیم الشان خوشخبری

### امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

چودھویں صدی ہجری کے شروع میں امام مہدی اور  
مسیح کے ظہور کی بشارت دے رہے تھے چنانچہ  
(الف) نواب صدیق حسن خان صاحب آف بنگال  
تیرہویں صدی کے آخر میں اپنی کتاب "حج الکرامہ"  
صفحہ ۱۳۹ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"ویر سرمانہ چار دہم کہ دہ سال کامل  
آزما باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام  
و نزول عیسیٰ صورت گرفت۔ پس ایشان  
مجدد و مجتہد باشند"

کہ چودھویں صدی کے سر پر جس کے شروع ہونے  
میں ابھی دس سال باقی ہیں اگر امام مہدی اور  
مسیح موعود ظاہر ہو گئے تو وہ چودھویں صدی کے  
مجدد ہوں گے۔

(ب) اسی طرح نواب صاحب موصوف کے  
فرزند ارجمند ابوالخیر نواب نور الحسن خاں صاحب  
چودھویں صدی کے شروع ہونے پر کتاب  
"اتقرب الساعۃ" ص ۲۲ پر رقمطراز ہیں:-

"اس حساب سے ظہور مہدی علیہ السلام  
تیرہویں صدی میں ہونا چاہیے تھا۔ مگر  
یہ صدی پوری گزر گئی تو مہدی نہ آئے۔

اب چودھویں صدی ہمارے سر پر آتی  
ہے۔ اس صدی کے اس کتاب کے لکھنے  
تک چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ  
اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے۔  
چار چھ سال کے اندر مہدی ظاہر ہو جائیں!"

(ج) خواجہ حسن نظامی صاحب مرحوم نے  
ممالک اسلامیہ کی سیاحت کے بعد تحریر فرمایا کہ:-  
"ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے  
مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی ہیں نے  
ان کو امام مہدی کا بڑی بیستابی سے  
منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ  
سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تو یہاں  
تک کہہ دیا کہ اسی ۱۳۳۱ھ میں امام  
ممدوح ظاہر ہو جائیں گے۔"

(الحمد للہ ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء)

(۳) مسند زبائیو! یکم محرم الحرام ۱۲۸۷ھ

حضرت خذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب  
۱۳۴۰ سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ  
مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(۶) یخرج المہدی من قریۃ  
یقال لہا کدعہ۔

(جواہر الاسرار فی حضرت شیخ علی حمزہ بن علیؒ  
و ارشادات فریدی جلد ۲ ص ۷۰)

کہ امام مہدی ایک بستی سے ظاہر ہو گا  
جسے کا دعوہ کہتے ہیں۔ کا دعوہ قادیان کا  
ہی معترب ہے۔

(۷) ان لمہدینا آیتین لہم تکونا  
منذ خلق السموات والارض  
بینکف القمر لاؤل لیلۃ من  
رمضان وتکسف الشمس فی

النصف منہ (دارقطنی ص ۱۸)  
کہ ہمارے مہدی کے لئے دو ایسے نشان  
ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے  
میں کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان  
البارک میں (چاند گرہن کی تاریخوں میں سے)  
پہلی تاریخ کو یعنی ۱۳ تاریخ (اور سورج  
گرہن کی تاریخوں میں سے درمیان تاریخ یعنی  
۱۸ تاریخ کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ گرہن  
حسب پیش گوئی ۱۳۱۱ھ (۱۸۹۴ء) کو مقررہ  
تاریخوں میں لگ چکے ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ  
حضرت عیسیٰ بن مریمؑ وفات پا چکے ہیں۔ اس لئے  
ان کے واپس دوبارہ آنے کا تو سوال ہی پیدا  
نہیں ہوتا اسی لئے آنے والے امام مہدی کو  
ہی مسیح موعود قرار دیا گیا ہے۔ گویا موعود دو شخصیتیں  
نہیں صرف ایک ہی شخصیت ہے جو امام مہدی  
اور مسیح کے ناموں سے ملقب ہوگی۔

(۲)

اے متلاشیان حق! احادیث مذکورہ بالا اور  
ان میں بیان کردہ علامات کو پورا ہوتے دیکھتے ہوئے  
اس امت کے بزرگان تیرہویں صدی کے آخر اور

(۱) محترم بھائیو! آج سے چودھو سال قبل  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت میں بعثت  
نجدین اور ایک مہدی اور مسیح کے ظہور کے بارہ  
میں پیشگوئیاں فرمائی تھیں جن کا احادیث میں  
ذکر ہے۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:-  
(۱) - اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِہِذِہِ الْاُمَّۃِ  
عَلٰی رَاسِہِمْ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مِّنْ  
یَّجِدُ دُلّٰہَآ دِیْنِہَا۔

(ابو داؤد جلد ۲ ص ۲۴۱ و  
اصول کافی ص ۶۹۱ خاتمہ طبع)

کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے  
سر پر ایسا شخص مبعوث کرتا رہے گا  
جو دین اسلام کی تجدید کرتا رہے گا۔  
(۲) - کَیْفَ اَشْتَمُ اِذَا اَنْزَلَ فِیْکُمْ  
ابْنُ مَرْزِیْمٍ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ۔

(بخاری جلد ۲ بحوالہ مشکوٰۃ باب نزول عیسیٰ)  
اے لوگو! تمہارا اُس وقت کیا حال ہو گا جب  
تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اس حالت  
میں کہ وہ تمہارے امام تم میں سے ہوں گے۔  
(۳) - وَلَا الْمَہْدِی الْاَعِیْشِیُّ بَنُ مَرْزِیْمٍ

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان)  
کہ امام مہدی اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی  
شخصیت ہیں۔

(۴) - یُؤْتِیْکَ مَنْ عَاشَ مِنْکُمْ اَنْ یُّلَاقِیَ  
عِیْسٰی بَنَ مَرْزِیْمٍ اِمَامًا مَّہْدِیًّا  
حَکَمًا عَدْلًا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۴۱۱)  
کہ قریب ہے جو تم میں سے زندہ رہے وہ  
عیسیٰ بن مریم سے ملاقات کرے جو امام مہدی  
اور حاکم اور عدل ہوں گے۔

(۵) - عَنْ حَذِیْفَۃَ بْنِ یَہَانَ قَالَ رَؤُوْلُ  
اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا مَضَتْ الْفَتْرَۃُ  
مِائَتَانِ وَارْبَعُونَ سَنَۃً یُّبْعَثُ  
اللّٰہُ الْمَہْدِی۔

(التجم الثاقب جلد ۲ ص ۲۰۹)

(بمطابق ۲۲ نومبر ۱۹۷۹ء) سے چودھویں صدی ہجری کا  
آخری سال شروع ہو چکا ہے۔ اب ایک سال گزرنے  
کے بعد نئی صدی یعنی پندرہویں صدی ہجری کا انشاء  
اللہ آغاز ہو گا۔ چودھویں صدی کے اختتام اور  
پندرہویں صدی کے آغاز میں آپ سب بھائیوں کے  
لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ کہ سنجیدگی و متانت سے  
غور کریں کہ اس صدی کا مجتہد۔ امام مہدی اور مسیح موعود  
کون ہیں اور کہاں ہیں؟ جن کے بارہ میں اسلامی کتب  
میں پیشگوئیاں پائی جاتی تھیں۔ اور جن کے مطابق  
وہ اس موعود کے ظہور کے اس چودھویں صدی میں  
منتظر تھے۔ جبکہ علامات ماثورہ پوری ہو چکی ہیں اور  
زمانہ اُس مأمور ربانی کے ظہور کا متقاضی تھا۔ علماء  
کرام اور عوام مسلمانوں کے نزدیک اب تک وہ  
امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر نہیں ہوئے۔ اور  
یہ پوری صدی انتظار میں ہی گزر گئی۔ اب غور طلب  
امر یہ ہے کہ کیا مسلمان اب مایوسی اور ناامیدی  
کا مریض بن کر بالفاظ علامہ اقبال یہ کہہ کر اپنے  
دلوں کو تسلی دے لیں یہ

مینار دل پہ اپنے خدا کا نزول دیکھ  
اب انتظار مہدی و عیسیٰ بھی چھوڑے  
یا بقول شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لاہور یہ  
کہہ کر مطمئن ہو جائیں کہ:-

"رہا مہدی موعود کا عقیدہ تو یہ زبوں  
کاروں اور بے ہمتوں کے کارخانے  
کا مضر وب ہے"

(چٹان لاہور ۲۸ مئی ۱۹۶۲ء)

یا پھر وہ خلوص قلب اور محبت نیت سے اُس مأمور  
ربانی اور موعود روحانی کی تلاش کریں۔ اور اس  
کی شناخت کر کے اور اس کی جماعت میں شامل ہو  
کر خدمت دین اور اشاعت اسلام کی سعادت و  
توفیق پائیں۔

(۲)

پس آئے بھائیو! آپ کو مایوس و ناامید  
ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو یہ بشارت و  
خوشخبری دی جاتی ہے کہ احادیث نبویہ کی پیشگوئیاں  
کے مطابق عین وقت پر (باقی دیکھئے صفحہ ۳ پر)







بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے۔ اور خدا کی طرف سے ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبر میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا وہ میں ہی ہوں۔ جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا وہ خدا سے لڑتا ہے کہ تو نے کیوں ایسا کیا؟

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۷۷-۷۸)

”میں ہر ایک مسلمان کی خدمت میں نصیحتاً کہتا ہوں کہ اسلام کے لئے جاگو۔ کہ اسلام سخت فتنہ میں پڑا ہے۔ اس کی مدد کرو کہ اب یہ غریب ہے۔ اور میں اس لئے آیا ہوں اور مجھے خدا تعالیٰ نے علم قرآن بخشا ہے۔ اور حقائق معارف اپنی کتاب کے میرے پرکھو لے ہیں۔ اور خوارق مجھے عطا کئے ہیں۔ سو میری طرف آؤ تا اس نعمت سے تم بھی حصہ پاؤ۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔“

(برکات اللہ صافحہ ۳۶-۳۷)

”میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ .... میں آپ ہی کا غلام ہوں۔ اور آپ ہی کی مشکوٰۃ نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہوں۔ اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں۔ اسی سبب سے میرا یہ بیختم عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ میں مستقل طور پر بلا استفاضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مامور ہوں اور خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخدول ہے۔ خدا تعالیٰ کی ابدی مہر لگ چکی ہے اس بات پر کہ کوئی شخص وصول الی اللہ کے دروازے سے آ نہیں سکتا، بجز اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۷)

”خدا تعالیٰ کے اہام اور وحی سے کہتا ہوں وہ جو آنے والا تھا وہ میں ہوں۔ قدیم سے خدا تعالیٰ نے منہاج نبوت پر طریق ثبوت کار کھا ہوا ہے وہ مجھ سے جس کا جی چاہے لے لے۔“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹)

کی پیشگوئی کے مطابق ان ہی دنوں میں وقوع میں آیا۔ اور بہت سی بستیوں کو برباد کر گیا۔ اور خبر دی گئی تھی کہ اسی کے متصل مسیح بھی آئے گا۔ کیا تم نے آتھم کی نسبت وہ نشان نہیں دیکھا جو ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ظہور میں آیا۔ .... کیا لیکھرام کی نسبت پیشگوئی اب تک تم نے نہیں سنی؟ .... کیا تمہیں خدا سے کچھ بھی شرم نہیں آتی جس نے تمہاری تیرھویں صدی کے غم اور صدمے دیکھ کر چودھویں صدی کے آتے ہی تمہاری تائید کی؟ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کے وعدے عین وقت میں پورے ہوتے؟ بتاؤ ان سب نشانوں کو دیکھ کر پھر تمہیں کیا ہو گیا؟ .... آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک ہوش ہے۔ اور توحید کا مقدمہ حضرت اہدیت کی پیشی میں ہے۔ مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بے خبر ہیں۔ آسمانی سلسلہ کی ان کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں۔ کاش! ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں۔ اور آسمانی تائید ہو رہی ہے۔ اور نور پھیلتا جاتا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں۔“ (کتاب البریہ صفحہ ۳۲۵-۳۳۱)

”اگر میں خود دعویٰ کرتا ہوں تو بے شک مجھے جھوٹا سمجھو۔ لیکن اگر خدا کا پاک نبی اپنی پیشگوئیوں کے ذریعہ سے میری گواہی دیتا ہے اور خود میرا خدا میرے لئے نشان دکھلاتا ہے تو اپنے نفسوں پر تسلیم مت کرو۔ یہ مت کہو کہ ہم مسلمان ہیں، ہمیں کسی مسیح وغیرہ کے قبول کرنے کی کیا ضرورت ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے میرے لئے آج سے تیرہ سو برس پہلے لکھا ہے۔ اور میرے وقت اور زمانہ اور میرے کام کے نشان بتلائے ہیں۔ اور جو مجھے رد کرتا ہے وہ اُسے رد کرتا ہے جس نے حکم دیا ہے کہ اسے مانو۔“

(ایام الصلح صفحہ ۹۳)

”پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے؟ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجیب سخت دلی ہے جو سمجھ میں نہیں آتی، جب کہ میرے دعویٰ کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے؟ ہاں یہ سچ ہے کہ میں نہ جہانی طور پر آسمان سے اتر ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے



# مذہبہ متورہ کی طرف آنحضرت ﷺ کی ہجرت جبریل علیہ السلام کے شروع کا شروع ہوا

قرآنی پیشگوئی کے مطابق ۱۸۰۰ میں مسیحی طے ۱۲۰۲ میں قمری لحاظ سے اس میں طسوع فہم کا ایمان اس روز تذکرہ

چوتھی زیر دست شکوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہندوؤں سال پہلے طسوع فجر کی تاویچین نک دی گئیں

اور پھر اس کے بعد اق کو بین انہی تاویچوں میں دنیا کی ہیئت کیلئے کھرا کہ جو قرآن و احادیث میں اس کے ظہور کے لئے مقرر تھیں

عظیم مفسر قرآن سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے سورۃ الفجر کی ابتدائی چار آیات: وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اِذَا يَسْرِ کی جو مدلل اور سبب تفسیر فرمائی ہے وہ سید دلوں میں اتر جائے والی ہے اس کے متعلق حضور نے خود فرمایا ہے کہ یہ تفسیر خود خدا تعالیٰ نے بطور القاء مجھے سکھائی ہے جو دوست اس کی پوری تفصیل پڑھنا چاہیں وہ تفسیر کبیر جلد ششم جو چھارم نصف اول ص ۲۹۷ تا ۳۰۲ ملاحظہ فرمائیں ذیل میں ہم اس پر معارف تفسیر کا کچھ حصہ جو ہمارے اس خصوصی نمبر کا لب لباب ہے۔ ہدیہ قاریان کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

.... اب میں اپنے معانی بیان کرتا ہوں جو مجھے اللہ تعالیٰ نے یکدم سجدہ آخری اٹھتے ہوئے عمر کی نماز میں بدھ کے دن سمجھائے۔

ان آیات میں چار باتیں بیان ہوئی ہیں اول وَالْفَجْرِ دوم وَلَيَالٍ عَشْرٍ سوم وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ چہارم اِذَا يَسْرِ میرے نزدیک جو جو کہ ایک بیان ہوئی ہے اور راتیں دس بیان ہوئی ہیں حالانکہ دس راتوں کی دس فجریں ہوتی ہیں اور راتوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے دس راتوں کا ذکر ہے درمیان میں

## شفع اور وتر

کا ذکر ہے اور آدھیں پھر ایک رات کا ذکر ہے اس لئے میرے نزدیک صحیح مضمون پر پہنچنے کے لئے ہمیں سب سے زیادہ اس امر پر غور کرنے سے مدد مل سکتی ہے کہ یہاں فجر ایک بیان ہوئی ہے اور راتیں دس بیان ہوئی ہیں پھر ان دس راتوں کے بعد کوئی واقعہ شفیع اور وتر کا ہے۔ پھر کسی اور رات کا ذکر کیا گیا ہے جو چلی گئی ہو یا دو فجروں کا ذکر کیا گیا ہے ایک فجرہ ہے جس کا دس راتوں کے ساتھ تعلق ہے پھر شفیع اور وتر کا کوئی واقعہ ہے اور پھر ایک رات کا ذکر ہے جو دوپہر کی یعنی اس کے بعد ایک اور فجر کا طلوع ہوگی اگر کسی ایسے واقعہ کا علم حاصل ہو جائے جس میں یہ سب باتیں پائی جائیں اور وہ واقعہ ایسا ہو کہ ان تمام حصوں پر پوری طرح چسپاں ہو

جاتا ہو تو دوست اور دشمن کوئی بھی اس کی صحت سے انکار نہیں کر سکتا پس ان آیات میں پہلے دس راتیں بیان ہوئی ہیں جن کے ساتھ فجر کا تعلق ہے پھر شفیع اور وتر کا ذکر ہے اور پھر ایک رات کے چلے جانے کا جس کے یہ معنی ہیں کہ یہاں رات پر زور دینا نہ نظر نہیں بلکہ رات کے دور ہو جانے پر زور دینا مد نظر ہے۔ لَیَالٍ عَشْرٍ میں رات پر زور دینا مقصود تھا۔ مگر وَاللَّیْلِ اِذَا یَسْرِ میں رات کے چلے جانے پر زور دینا مقصود ہے۔

چونکہ دنیا میں کوئی دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں جن کی ایک فجر ہو اور کوئی دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں جن کے بعد شفیع اور وتر کا واقعہ ہو اور کوئی شفیع اور وتر کا واقعہ ایسا نہیں ہوتا جس کے بعد ایک رات ہو اس لئے لازماً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس جگہ جن راتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کا مادی سورج کے چڑھنے اور ڈوبنے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور ایک رات سے مراد بھی کوئی ایسی رات نہیں جس میں سورج ایک طرف سے چڑھتا اور دوسری طرف نکل جاتا ہے کیونکہ دس راتوں کے بعد ایک فجر نہیں ہوتی اور نہ دس راتوں اور ایک رات کے درمیان کوئی شفیع اور وتر ہوتا ہے پس یہاں ظاہری راتیں کسی صورت میں مراد ہو ہی نہیں سکتیں۔ بلکہ عقلاً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس جگہ رات اور فجر کے الفاظ استعمال ہوئے۔

ہیں نہ کہ حقیقی معنوں میں کیونکہ کوئی ظاہری دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں جن کے بعد ایک فجر ہو کوئی ظاہری دس راتیں ایسی نہیں ہوتیں جن کے بعد کوئی شفیع اور وتر کا واقعہ ہو اور کوئی ظاہری ایک رات ایسی نہیں ہوتی جس کے بعد فجر ہی فجر رہے۔

پھر راتوں کے ذکر میں یہ فرق پایا جاتا ہے کہ لَیَالٍ عَشْرٍ میں تو رات کی ہیئت پر زور دیا گیا ہے مگر ایک رات کے ذکر میں اس رات کے جانے اور دن کے نکل آنے پر زور دیا گیا ہے۔

الفرض میرے نزدیک اس آیت کی ترتیب یوں ہے۔ دس راتیں پھر ایک فجر اور اس کے بعد شفیع اور وتر کا کوئی واقعہ اور پھر ایک رات اور پھر ایک طویل فجر گویا اس واقعہ میں دس راتوں کے بعد ایک فجر اور اس کے بعد ایک شفیع وتر کا واقعہ اور اس کے بعد ایک رات اور ایک طویل فجر کا ذکر ہے۔ پہلی فجر کو دس راتوں سے پہلے اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ حالانکہ فجر رات کے بعد ہوتی ہے (کیونکہ امر واقع تھا کہ رات سے پہلے فجر نہیں ہوتی بلکہ بعد میں ہوتی ہے۔ باقی رابطہ امر کہ فجر کا ذکر پہلے اور راتوں کا ذکر بعد میں کرنے کی کیا وجہ ہے؟ سو اس کا جواب یہ ہے کہ فجر کے لفظ میں

## ایک خوشخبری

تھی اور دنیا میں یہ ایک عام طرہی ہے کہ جب ہم اپنے دوست سے کسی ایسے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں جو تکلیف دہ ہے تو ہم اس کا انجام اچھا ہوتا ہے تو ہم اس کے

خوش انجام کا ذکر پہلے کر دیتے ہیں اور علم انجیز حصہ کو بعد میں بیان کرتے ہیں تاہم زیادہ عدد مذہب ہو۔ میں نے اس سورۃ پر سوچا اور سوچا سوچا آخر مفا

## بطور القاء

اس کامل مجھے ملا۔ میں یہ بتا چکا ہوں کہ دس راتوں کا ذکر محلاً پہلے ہے گو ذکر دوسرے نمبر پر ہے اور میں یہ بھی بتا چکا ہوں کہ یہ دس راتیں عام راتیں نہیں بلکہ استعاذۃ ان کو راتیں کہا گیا ہے۔ پھر میں یہ بھی بتا چکا ہوں کہ یہ سورۃ تیسرے سال کے آخر میں نازل ہوئی ہے جب کہ ابھی منظم مخالفت اسلام کی شروع نہیں ہوئی تھی۔ جب ابھی مسلمانوں کو کچلنے اور ان کو تباہ برباد کرنے کے منصوبے اجماعی طور پر رکھ رہے شروع نہیں کئے تھے وہ انفرادی طور پر تو اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے تھے مگر اکثر ایسے تھے جو اسلام کو مذاق میں اڑا دیتے تھے وہ مسلمانوں کو پاگل اور بھول کہہ کر خاموش ہو جاتے اور سمجھتے کہ یہ چند سر پھر سے لوگ ہیں انہوں نے ہمارا کیا ٹکار لینا ہے خود ہی چند دنوں تک خاموش ہو جاتے تھے غلطی غلطی، جبر انہوں نے بعد میں ایک تنظیم کے ماتحت کی اور جس میں مسلمانوں کو بڑے بڑے دکھ پہنچائے گئے وہ ابھی شروع نہیں ہوئی تھی قریباً تین سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسری نبوت پر گزر چکے تھے کہ اس وقت



خدا تعالیٰ نے اس سورۃ کو نازل کیا اور ملائکہ کو بتایا کہ اب تمہاری شدید ترین مخالفت ہو چکی ہے مصائب اور تکالیف کی بھینٹ بن جائیں گی۔ تم پر صاف جانے والی ہیں ایک کے بعد ایک رات آئے گی مگر کامیابی کی کوئی شاع نہیں نظر نہیں آئے گی اور یہ سلسلہ ممتد ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ

## پلوے دس سال

تمہیں ان مصائب اور مشکلات کا تختہ مشق بننا پڑے گا۔ اب غور کرو یہ بات کس حیرت انگیز طور پر پوری ہوئی تیسرے سال کے آخر میں یہ سورۃ نازل ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکہ میں رہے۔ پہلے تین سال مخالفت نہیں ہوئی لیکن اس کے بعد مکہ والوں نے شدید ترین مخالفت شروع کر دی۔ تیسرے سال سے تین سال تک دل دو توباتی ٹھیک دس سال رہ چکا ہے جن میں مسلمان کفار کا تختہ مشق بنے رہے اور یہ وہ دس سال تھے جن کی کئی سال عشرت میں خبر دی گئی تھی۔ اور جن کو مشکلات اور مصائب کے ہجوم کی وجہ سے استعارۃً رات قرار دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے جو تمہیں عامۃً ناصبۃً میں خبر دی تھی کہ اب یہ لوگ نظم مخالفت شروع کرنے والے ہیں وہ وقت اب آ پہنچا ہے۔ مصائب کا ایک شدید دھندہ تم پر اور تمہارے ساتھیوں پر آنے والا ہے۔ تاریک ترین راتیں۔ انتہائی بھانک راتیں جسم کو کھینک دینے والی راتیں رز و بر اندام کرنے والی راتیں ایک نہیں دو نہیں تین نہیں مسلسل دس راتیں آئیں گی اور تم کو اور تمہاری قوم کو سخت مصیبت دیکھنی پڑے گی مگر اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر اس کے کہ ہم ان دس راتوں کی خبریں پہلے ہی تمہیں یہ خوشخبری دیتے ہیں کہ ان راتوں کے بعد

## فجر آنے والی ہے

بیشک مخالفت ہوگی اور شدید ہوگی مگر انجام بہر حال اچھا ہوگا۔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ان غالب آئیں گے۔ مشکلات کے بادل دس سال گزرنے کے بعد بھٹ جائیں گے اور فجر ظاہر ہو جائے گی۔

چنانچہ ٹھیک چوتھے سال مکہ والوں نے اسلام اور مسلمانوں کی منظم مخالفت شروع کر دی اور مسلمانوں پر تاریک راتیں چھا گئیں۔ .... غرض تاریخی شہادتیں اس بات پر متفق ہیں کہ مسلمانوں پر منظم

ظلم جو پچھتے سال میں شروع ہوا ہے یعنی ہجرت سے دس سال پہلے اور یہ سورۃ اسی زمانہ میں نازل ہوئی ہے پس دس راتوں میں ان ظلم و تعدی کے دس سالوں کی خبر دی گئی ہے جن میں انسانیت اور انسانیت کا مکہ والوں نے جائزہ نکال دیا تھا اور ظلم ظلم کے شروع ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا کہ اب مکہ والے عامۃً ناصب بننے والے ہیں۔ ان کی طرف سے ظلم و ستم کا بازار گرم ہونے والا ہے اور وہ اسلام کے خلاف اپنا پورا زور و جوش کرنے والے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی اور یہ مظالم برابر دس سال تک چلے جائیں گے کہ ہر ایک سال ایک رات کی طرح ہوگا جس میں امید کی کوئی شمع لوگوں کو نظر نہیں آئے گی مگر آخر ان دس راتوں کے گزرنے کے بعد جو انتہائی دکھ اور تکلیف کی راتیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فجر کا طلوع کر دے گا یعنی صبح اور تکالیف کی یہ راتیں کٹ جائیں گی اور

## ایک نیا دور

مسلمانوں کی ترقی کا شروع ہو جائے گا۔ .... آخر خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اجازت دی اور آپ مدینہ تشریف لے گئے یہ ہجرت وہی خبر ہے جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے اور جس سے اسلام کے شروع کا طلوع ہوا اور جس سے

## اسلامی سال

آج تک چل رہا ہے اور قیامت تک چلے گا۔ .... یہ وہ خبر تھی جس کا دس تاریک راتوں کے بعد طلوع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہجرت کی اجازت دے دی اور باوجود اس کے کہ کفار ان کے دروازے پر قتل کے لئے کھڑے تھے آپ نے خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سکھ کو چھوڑا اور مدینہ تشریف لے گئے اور یہ قتل کا منصوبہ آپ کو نقصان پہنچانے کی بجائے آپ کے لئے

## ایک معجزہ

کے ظہور کا موجب ہوا۔ یہ پہلی خبر تھی جس جس سے مسلمانوں کے دل خوش ہوئے اور نہ ان کے دل کفار کے مظالم کو دیکھ کر کہ ہر وقت دھکتے رہتے تھے اور وہ لپاؤ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض ہوئی کہ کہ یا رسول آپ یہاں سے ہجرت کر کے کہیں اور تشریف لے جائیں مگر آپ یہی فرماتے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ

ملے میں اس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن کسی اور مسلمان ان راتوں کے مصائب سے تنگ آکر مگر جو ذکر چلے گئے بعض حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعض مدینہ منورہ پہنچ گئے اور گو ان کو حبشہ اور مدینہ میں آرام میسر آگیا اور کفار کے مظالم سے وہ بچ گئے مگر ان کے دل ہر وقت دھکتے رہتے تھے کہ نہ معلوم ہمارا آقا کس حال میں ہوگا اور دشمن آٹ سے کیا ٹکوک کر رہا ہوگا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ان کو پہنچی تو وہ پہلی رات آرام کی نیند سوئے اور ان کے دل مطمئن ہوئے کہ

## اب ہمارا آقا

دشمن کے حملوں سے محفوظ ہو گیا ہے یہ ہجرت طلوع آفتاب ایک شمع تھی جسے قرآن مجید میں فجر کے لفظ سے بیان کیا گیا ہے اور جو ظاہر کر رہی تھی کہ اب غریب آسمانی تغیر ہونے والا ہے

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کیا ان دس راتوں کی فجر کے بعد کوئی شمع اور دتر کا بھی واقعہ ہوا ہے یا نہیں اس غرض کے لئے جب ہم قرآن مجید پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک قطع اور دتر کے واقعہ کا بھی اس میں ذکر پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کہ کچھ مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے اَلَا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذَا اَخْرَجَهُ الْكَافِرُوْنَ ثَانِيْ اَثْنَيْنِ اِذْ هَمَّ بِفِي الْكَافِرِ اِذْ يَقُوْلُ لِمَصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَاجُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَہٗ بِجُنُوْدٍ يَّمُرُّوْنَ اَنْفُسَہٗا وَجَعَلَ كَلِمَۃً اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَللّٰهُ وَاَيَّدَہٗ اللّٰهُ حَتّٰی الْغَلِيْبَ وَاللّٰهُ مَزِيْزُ حَكِيْمٌ (التوبہ ۷) فرماتا ہے اگر تم ہمارے رسول کی مدد نہ کرو گے تو اس کا نقصان تمہیں خود ہی ہوگا ہمارا رسول تو ہماری حفاظت میں ہے اور ہم ہر موقع پر اس کی نصرت و تائید کرنے والے ہیں کیا تمہیں اس واقعہ کا علم نہیں جب کافروں نے اسے مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا اور جب وہ اکیلا نہیں بلکہ اپنے ساتھ ایک اور شخص کو لے کر نکلا تھا اور غار میں آکر چھپ گیا اور جب اس نے دیکھا کہ میرا ساتھی گھبرا رہا ہے اس لئے نہیں کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچ جائے بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔ تو اس نے اسے تسلی دی اور کہا

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کہ غم مت کر ہم . . . . . دہیں بلکہ ایک دتر بھی موجود ہے و تر کی تشبیح بھی نور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر دی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَحِبُّ اَلْهُوَسُوْرَ کہ خدا تعالیٰ دتر ہے اور دتر کو پسند کرتا ہے؟ پس شفع کفن تھا؟ شفع محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور دتر کون تھا؟

## وتر خدا تعالیٰ

تھا جو ان دو کے ساتھ تھا۔ .... جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے تو کفار نے انہیں رو کر دے قبائل کو ترسایا اور ہر گناہ شروع کر دیا کبھی خود چھاپے مارنے اور اس طرح مسلمانوں کو دتر کرتے رہتے گویا

## ابھی ایک لیل

مسلمانوں پر باقی تھی مدینہ میں مسلمانوں کو یہ تسلی تو پہنچی تھی کہ ہمارا رسول محفوظ ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی کفار کے مظالم بند نہ ہوئے تھے بلکہ نئے سرے سے انہوں نے عرب قبائل کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سہر گنا شروع کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ گو دس راتوں کے گزرنے کے بعد درخشنی کی ایک شمع ظاہر ہو گئی ہے۔ ہجرت ہو چکی ہے اور شمع دتر کا واقعہ بھی رد ہوا ہو چکا ہے مگر ابھی ایک رات باقی ہے۔ مشکلات کا ایک سال ابھی رہتا ہے اس ایک سال کے گزرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے دوسری فجر جڑھا دی جائے گی۔ چنانچہ اس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آتا ہے۔

اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَمَآ اَہٗ اَنْ کُنْتُمْ اٰمِنٌ مِّنْ بِاللّٰہِ وَبِآٰیٰتِہٖ عَلٰی عٰبِدِہٖا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ التَّقِی الْجَمْعِیْنَ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِذَا نَسَمَ بِالْعَذُوْرَةِ الدُّنْیَا وَحُمَ بِالْعَذُوْرَةِ الْقُصُوْی وَالرَّکِبِ اَسْفِلَ مِنْکُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعَادِہٖ وَلٰکِنِّ لِیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا لَّہٗ لَیْسَ لَکَ مِنْ حَلٰکَ عَنْ یَدِہٖ وَیَخِیْ مَنْ حَتّٰی تَنْتَہَی لَوَ اَنَّ اللّٰہَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اِذَا یُرِیْکُمْ



اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا لَّوْكَ  
أَرَيْتَهُمْ كَيْفَ تُلَوِّحُ بِأَمْرِكَ  
وَلَقَدْ تَنَزَّلْنَا بِكُنُوزٍ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنْ  
وَلَهُ مَنَاسِكُ مَعَهُ عَالِمًا  
بِذَاتِ الصُّدُورِ وَإِذَا  
تَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّكُمْ  
فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَالُ لَكُمْ  
فِي أَعْيُنِهِمْ لِيُقْضَىٰ إِلَيْهِ  
أَمْرًا كَانَ مَفْهُومًا لَا يَدْرِي  
إِلَّا تَرْجِعُ الْأُمُورَ  
(الأنفال ۸)

ان آیات قرآن میں جنگ بدر کا  
تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ  
نے اسے

### فرقان قرار دیا ہے

اور بتایا کہ اس جنگ کے ذریعہ ہم نے مسلمانوں  
کو بھی جو ان پر چھائی ہوئی تھی دُور کر دیا  
اور ان کے لئے روشن صبح کا طلوع کر دیا  
یہ ایک عجیب بات ہے کہ وَاللَّيْلِ إِذَا  
يَسُورُ میں رات کے جانے کی خبر دی گئی  
یعنی جس کے معنی یہ تھے کہ اس رات کے  
گذرنے کے بعد فجر شروع ہو جائے گی  
اور اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کا نام  
خرفان رکھا ہے اور فرقان کے متعلق  
لغت میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں الصبح  
الْبُحْرُ (اقرب) پس وہ فجر کا دن  
یعنی کا وعدہ سورہ فجر کی آیت وَاللَّيْلِ  
إِذَا يَسُورُ میں کیا گیا تھا کہ طلوع فجر کے  
بعد بھی ایک گیارہویں رات (یعنی باقی رہ  
جائے گی جو آخر دور کر دی جائے گی آخر اللہ  
تعالیٰ نے اس وعدہ کو جنگ بدر میں پورا  
کر دیا اور کئی طاقت کو اس سے شکست  
کے لئے توڑ کر رکھ دیا اب کفار میں سے  
کوئی شخص بھی یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا  
ہے کہ اگر میرے دشمن پر عمل کیا جاتا تو فائدہ  
رہتا کیونکہ وہ تینوں تدابیر جو اسلام  
کو کھٹکنے کے لئے کی گئی تھیں اسلام اور  
مسلمانوں کی ترقی کا باعث بن گئیں۔

یہ ایک عجیب فخر تھی جو مسلمانوں کے  
لئے ظاہر ہوئی پہلی فخر تو وہ تھی جو دس  
راتوں کے بعد ظاہر ہوئی اور جس میں نور  
کی ایک شعاع مسلمانوں کو نظر آنے لگ  
گئی تھی مگر ابھی فجر کی صرف ایک تو پیرا ہوئی  
تھی کیونکہ ایک رات ابھی باقی تھی جب  
وہ رات بھی گزر گئی اور گیارہ راتیں آچکیں  
تو اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان ظاہر کر  
دیا جس میں رب کی طاقت کو بالکل کھل دیا  
گیا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں

پر اس کے بعد بھی مظالم ہوتے رہے  
اور انہیں کفار سے کئی لڑائیاں لڑنی پڑیں  
مگر اس میں بھی کوئی شہ نہیں کہ جنگ  
بدر نے کفار کی طاقت کو بالکل توڑ دیا تھا  
اور مسلمانوں کی شوکت ان پر ظاہر ہو گئی  
تھی۔

... چھ دن پہلے وہ

جوان آیات قرآن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے  
سمجھایا اور جس کا ایک ایک ٹکڑا اسلامی  
تاریخ اور قرآنی حوالوں سے ثابت ہے  
کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا  
کہ مسلمانوں پر دس تاریک راتیں آئیں اور  
پھر ان تاریک راتوں کے گزرنے پر بھرت  
کی صورت میں فجر کی ایک شعاع ظاہر  
ہوئی۔ اس کے بعد شفع اور وتر کا وقت  
ہوا اور آخر میں پھر ایک گیارہویں رات  
آئی جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق پورے  
ایک سال کے بعد گزر گئی اور قیدار کی ماری  
حتمیت خاک میں ملا دی گئی اس کے بعد  
بے شک جنگیں ہوتی ہیں۔ مگر جنگ بدر  
کے بعد کفار کا رعب بالکل مٹ گیا تھا اور  
اب وہ مسلمانوں کو ترنوالہ نہیں سمجھتے تھے  
بلکہ اس حقیقت کا برملا اظہار کرتے تھے  
کہ مسلمانوں کا مقابلہ کرنا آسان بات نہیں۔

پس اس پیشگوئی میں رسول کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آئندہ حالات  
بیان کئے گئے ہیں اور وہ سارے واقعات  
جن کا اس جگہ پر ذکر ہے قرآن مجید میں نام  
لے لے کر بیان کر دئے گئے ہیں۔

... میں نے بتایا تھا کہ گزشتہ کئی  
سورتوں میں اکٹھی پیشگوئیاں چلی رہی ہیں۔  
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت  
اولیٰ کے متعلق تھیں اور آئندہ کی بعثت  
ثانیہ کے متعلق بھی سورۃ الفجر میں اسی  
صلہ کی ایک اہم لکھی ہے اور جس طرح  
سورہ غاشیہ اور بعض دوسری سورتوں میں  
اکٹھے حالات بیان کئے گئے ہیں رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کے  
بھی اور آپ کی بعثت ثانیہ کے بھی اسی  
طرح اسی سورتہ میں دونوں زمانوں کے  
حالات اکٹھے بیان کر دئے گئے ہیں۔

پس یہ پیشگوئی صرف ایک زمانہ کے متعلق  
نہیں بلکہ دو زمانوں کے متعلق ہے۔

... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْفَجْرِ  
وَلَيْلٍ مِّنْ شَشْرِ كِهْمِ اس فجر کی اور  
ان دس راتوں کی قسم کھاتے ہیں جو  
میں فجر سے پہلے آئیں گی اور اس سے  
مُراد

وہ ہزار سالہ

دور تنزل اور دور ضعف ہے جو اسلام  
پر پہلی تین صدیوں کے بعد آیا اور ہر رنگ  
میں تنزل آنا شروع ہوا یہاں تک کہ  
سارے تاریکیاں جمع ہو گئیں گو یا جس طرح  
پہلے دور کے متعلق ایک رات ایک سال  
کے قاتم مقام تھی دوسری پیشگوئی میں ایک  
رات ایک صدی کے قاتم مقام ہے۔ اللہ  
تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان تاریک راتوں کے  
بعد فجر کا زمانہ آئے گا اور تاریکی ظلمت کے  
بادل آسمانی روحانیت سے پھٹ  
جائیں گے چنانچہ اسی مناسبت سے مسیح  
موجود کا ایک نام

### طارق رکھا گیا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی پہلا الہام  
وَاللَّيْلِ وَالطَّارِقِ ہوا اور یہ الہام پٹ  
کتاب کے والد کی وفات کے وقت ہوا  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے  
معنی ان کی وفات کے لئے یہ کیونکہ  
ان کی وفات رات کو ہوئی مگر اس کے معنی  
صبح کے سنارہ کے بھی ہوتے ہیں اور  
والد کی وفات کے وقت جب آپ کو ٹوک  
ہوئی کہ والد فوت ہو جائیں گے تو کیا ہوگا  
تو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ تم تو طارق ہو  
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو ظاہر کرنے  
والے ہو پس تمہارے والد محمد رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس دینی والد کی وفات  
کا تم کو کیا غم ہے اور عجیب بات یہ ہے  
کہ المسحور کے بعد ہی اعدا کو اگر فیج  
اعزج کے ہزار سال سے ملایا جائے اور  
پھر سارے حساب کو عید بنائے کے  
لئے اس میں ۶۶۱ سال وہ شامل کئے  
جائیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ہجرت کے زمانہ تک مسیح عیسیٰ کے  
لحاظ سے بنتے ہیں تو عین وہ سن عیسیٰ  
نکل آتا ہے جس میں فجر کا طلوع ہوا اور حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے  
پناہ دے پیش فرمایا۔ المسحور کے اعدا

۶۶۱ ہیں اس میں دس صدیاں شامل کی  
جائیں تو ۱۲۶۱ بن جاتا ہے پھر ۱۲۶۱ میں  
۶۶۱ سال پہلے شامل کئے جائیں  
تو ۱۸۹۲ بن جاتے ہیں اب اس میں  
سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی  
پڑیں گے کیونکہ المسحور سورہ سعد  
میں آتا ہے جو مکی سورۃ ہے اور ہجرت  
سے دو تین سال پہلے نازل ہوئی تھی  
اب اگر دو سال نکال دیں تو ۱۸۹۰ء  
جاتے ہیں اور یہ دس سال ہے جس میں  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ  
کیا اور اگر تین سال نکال دیں تو ۱۸۸۷ء  
جاتے ہیں اور یہ وہ سال ہے جس میں حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں سے بیعت  
کی۔

اسی طرح اگر ہم ہجری سنہ کا حساب  
کریں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی بیان فرمودہ تین صدیوں کو تسبیح  
عشیر میں مشال کریں تو یہ ۱۳۰۰ بن  
جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
نے اس کے بالکل قریب یعنی ۱۳۰۸ء  
میں دعویٰ فرمایا اور سات یا آٹھ ایسا چھوٹا  
دھکا ہے کہ تیرہ صدیوں کے ذکر میں ان  
کو شمار ہی نہ سمجھا جائے گا۔

پھر اگر ہم ایک اور لحاظ سے دیکھیں  
تو اس سے براہین احمدی کی پیشگوئی نکل  
آتی ہے۔ براہین احمدیہ ۱۳۰۰ھ میں لکھی  
گئی اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی ہے  
اور یہ دس سال ہے جس میں قرآنی پیشگوئی  
کے مطابق

### فجر کا طلوع

مقرر تھا۔ گویا شمس اور قمری دونوں لحاظ سے  
یہ پیشگوئی پوری ہوئی اور رات کی تاریکیوں  
کو دور کرنے کے لئے اپنی آسمان سے  
الطارق کا ظہور ہوا۔

یہ کتنی زبردست پیشگوئی ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کی طرف سے طلوع فجر کی تاریخیں  
تک بتا دی گئیں اور سینکڑوں سال پہلے  
اس کا ذکر کر دیا گیا اور پھر اس کے مصداق  
کو عین انہی تاریخوں میں اللہ تعالیٰ نے  
دنیا کی ہدایت کے لئے کھڑا کیا جو فرقان د  
احادیث میں اس کے ظہور کے لئے مقرر  
کی گئیں تھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم  
الشان نشان ہے جس پر غور کرنے سے  
اس کی ہستی اور قدرت پر زندہ ایمان پیدا  
ہوتا ہے اور ہر شخص جو تعصب سے  
خالی ہوا ہے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اسلام  
خدا تعالیٰ کا زندہ مذہب ہے۔

اب رہے پیشگوئی کا تیسرا حصہ یعنی

### وَالشَّفَعِ وَالْوَتْرِ

اس کے دو حصے ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ  
شفع اور وتر کا جو معاملہ ہوگا اس سے  
ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں  
یا درکھنا چاہیے کہ اس آیت میں اللہ کے  
واو عطف کے ہیں اور مراد یہ ہے کہ ہم  
اس کی بھی قسم کھاتے ہیں اور اس کی  
بھی قسم کھاتے ہیں۔ لیکن وَالْفَجْرِ  
میں واو قسم کے لئے آیا ہے کیونکہ اس  
سے پہلے کوئی اور مضمون نہیں کہ ہم اس  
واو کا عطف قرار دیں۔ وَالْفَجْرِ دراصل  
اُتسم بالفجر ہے اور واو کو اُتسم  
کا قاتم مقام بنایا گیا ہے لیکن اس کے بعد



تھے خادیں سب الفجر کے بعد جو امر فرما کر ہوئے ہیں انہیں معذرت بنائیے کہ آئے ہیں اس لحاظ سے والشفیع والوشیر کے معنی ہو گئے کہ "اور ہم شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں اس معاملہ کو جو شفیع اور تر کا ہے۔" جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غار ثور میں گئے تھے اور حضرت ابوبکر آگ کے ساتھ تھے تو آگ نے فرمایا تھا لَا تَخْشَوْا إِيَّاهُ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ نعمت کفر ہمارے ساتھ ہے اسی طرح جب شاہد شہود جمع ہو جائیں گے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ ظاہر ہوں گے۔ اور آپ کا ایک خادم جو

### آپ کا بروز

ہوگا۔ ظاہر ہوگا تو وہ وقت بھی اسلام کے لئے بنائے تھے ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شاگرد سمیت گریا حضور ہو جائیں گے تب دترابنی اللہ تعالیٰ اس بات کو ثابت کرے گا کہ وہ ان کے ساتھ ہے چنانچہ حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کا الہام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے قلم ہند میں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۲)

یعنی جس طرح پہلے کفار کے حملے سے بچنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غار ثور میں پناہ لی اور حضرت ابوبکر آگ کے ساتھ تھے اسی طرح آخری زمانہ میں آپ کی روحانیت کفر سے بچنے کیلئے

قلم ہند میں پناہ گزین ہوئی ہے اسی الہام الہی نے صاف بتا دیا کہ دوسری غار ثور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے تھے پھر آپ کے ساتھ ایک ساتھی ہوگا اور پھر آپ سے فرمائیں گے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے وہ قید ہی کیلئے باقی کا دلیہ ہو جائے گی پس والشفیع والوشیر میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح پہلے غار ثور میں حضرت ابوبکر کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزین ہوئے تھے اس آخری دور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسیح موعود کے ساتھ

بنام گزین ہوں گے مگر اس دفعہ غار ثور میں نہیں بلکہ قلعہ ہند میں پناہ گزین ہوں گے اور پھر خدا تعالیٰ ان کی معیت کیلئے اپنے فرشتوں کی فوج کے ساتھ آئے گا جس طرح کہ غار ثور کے وقت آئے تھے۔

اللہ عز و جل والشفیع والوشیر کے ایک اور معنی بھی ہو سکتے ہیں اور وہ یہ کہ درمیانی عطف کو الفجر کی طرف منسوب کیا جائے بلکہ شفیع کی طرف بھرا جائے اس صورت میں آگ کے یہ معنی نہ ہوں گے کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفیع کی اور ہم قسم کھاتے ہیں تر بلکہ اس کے معنی یہ لئے جائیں گے کہ ہم قسم کھاتے ہیں شفیع کی اور اس کے ساتھ تلقین رکھنے والے

دتر کو گویا دتر کی علیحدہ قسم نہیں کھائی بلکہ شفیع اور دتر کو ملا کر ان کی قسم کھائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے وجود کو ہم بطور شاہد پیش کرتے ہیں جو اپنی ذات میں شفیع بھی ہے اور تر بھی ہے اس صورت میں اس آیت کے معنی یہ ہو گئے کہ میں اس شفیع کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جو ساتھ ہی دتر بھی ہے یہی ایک جہت سے وہ شفیع ہے اور ایک جہت سے دتر ہے اور یہ مطلب ہوگا کہ تسبیح ال عشر کے بعد جو ظاہر ہوگی وہ ایسے وجود کے ذریعہ ظاہر ہوگی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر ہوتے ہوئے پھر غم کھلانے کا مستحق نہیں ہوگا ظاہر وہ دوسرا ہوگا اور شفیع کھلانے کا لیکن باوجود ایک دوسرا شخص ہونے کے اس کے آنے سے ڈوبی نہیں ہو جائیں گے وہ نام نہیں ہو جائیں گے۔ بلکہ وہ الیا

### فنا فی الرسول

ہوگا کہ باوجود اس کے آنے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے ایک رہیں گے یعنی وہ یہ کہے گا چھو

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ ہی ہے اور وہ کہے گا میں فخری بیعتی و مبین المصدق علی فیما عرفنی وما راٰی تبس نے کہا کہ میں جو رسول اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ وجود ہوں وہ الگ ہیں اور میں الگ نہما عرفنی و ما راٰی اس نے مجھے پہچانا بلکہ وہ تو گمراہ ہو گیا۔

..... دوسرے اس کے یہ معنی ہو گئے کہ الیا وجود ظاہر ہوگا جسے دو سمجھتے ہو گئے یعنی ہماری اور علی کی لیکن وہ دتر ہوگا یعنی ایک ہی وجود کے یہ دونوں نام ہوں گے اور باوجود شفیع مجھے جانے کے جب وہ ظاہر ہوگا تو دتر ثابت ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں اس قسم کی مثال پہلے کئی زمانہ میں نہیں ملتی کہ لوگ دو شخصوں کے امیدوار ہوں لیکن جب وقت آئے تو وہ دو دو ایک ہی وجود ثابت ہوں صرف میں ایک زمانہ ہے جس میں لوگ کہتے تھے کہ ایک شیخ ہوگا اور ایک ہماری ہوگا۔ مگر جب وہ آیا تو دتر تھا یعنی بیشتر لوگوں کے لحاظ سے وہ کی خبر دی گئی تھی مگر حقیقت کے لحاظ سے

### وہ دو نہیں تھے

بلکہ ایک ہی وجود کے دو مختلف نام تھے یہی بات اس آیت میں بیان کی گئی تھی کہ یہ دونوں ایک ہی وجود ہوں گے اور باوجود شفیع سمجھے جانے کے جب وہ ظاہر ہوگا تو دتر مدعوں سے بگاڑا عرض اس صورت میں والشفیع والوشیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ آنے والے کی دو تہیتیں ہوں گی ایک تعینیت شفیع

اور ایک حقیقت و تر وہ ایک علیحدہ وجود ہوگا اس لئے ظاہر اسلام میں دو نبی نظر آئیں گے مگر جو مذکورہ فانی الرسول ہو کر یہ درجہ پائے گا اور اسلام پر ہی عمل کرے گا اور ہی پر عمل کرے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھے گا اور وہی لوگوں سے حوائیے گا اس لئے وہی کوئی مدعا ہوگی بلکہ اسلام ہی ایک ہی نبی رہیگا وہ نہ ہو گئے کیونکہ وہ اختلاف سے ہوتے ہیں اتحاد سے وہ ایک ہو جاتے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ دو کاہوں کی وجہ سے اسے دو عہدے ملیں گے۔ مگر وہ حقیقت وہ ایک ہی وجود ہوگا۔

پھر فرماتا ہے وَالسَّبِيلِ إِذَا لَيْسَ۔ اس حقہ آیت میں پھر

### ایک اور صدی

کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دس تا ایک راتوں کے بعد کی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے بعد اللہ اسلام کی ترقی نہ ہوگی وہ فخر تو ان کے بعد ظاہر ہو جائے گی شعاع نور نظر آ جائے گی اور لوگوں کی امیدیں بندھ جائیں گی مگر ابھی رات نہ جائے گی بلکہ ایک صدی کا ابھی وقفہ ہوگا۔ اب اگر ۱۸۹۰ء کو غم سے تو یہ صدی ۱۹۹۰ء تک چلتی ہے آجکل ۱۹۸۵ء ہے اس لحاظ سے چھ اسی سال ابھی اس سبیل میں باقی رہتے ہیں اور اگر پچاس سال لے لو اور ۱۹۸۱ء کو دسویں تا ایک راتوں کا آخری سال قرار دے دو تو یہ صدی ۱۹۷۱ء میں ختم ہو جاتی ہے گویا اس لحاظ سے سبیل کے ختم ہونے میں صرف ۸ سال باقی رہتے ہیں اور اگر صدی کا ممبر زاد لو اور مستقیم ہو جس اس سبیل کا اختتام سمجھ لو اس میں ۳۷ سال باقی رہتے ہیں یہ تین مدتیں ہیں جو تین مختلف جہتوں سے پیدا ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان میں سے کون سی جہت یقینی ہے اور کون سی غیر حقیقی یہ بھی ممکن ہے کہ تینوں جہتیں ہی حقیقی ہوں جیسے دس راتوں کی جنگ کی بارہ میں میں نے بتایا تھا کہ اچھے دعویٰ کے لحاظ سے ایک رنگ میں پیشگوئی پوری ہو جاتی ہے بمعیت کے لحاظ سے دوسرے رنگ میں اور برائے منہدیہ کی اشاعت کے لحاظ سے تیسرے رنگ میں اسی طرح ممکن ہے کہ جانے والی ایک رات کا ایک ظہور آخر سال

بعد ہو یعنی ۱۹۵۲ء میں ایک ظہور ۲۷ سال بعد ہو یعنی ۱۹۸۱ء میں ایک ظہور ۶۶ سال بعد ہو یعنی ۱۹۹۰ء میں ترقی لحاظ سے ایک صدی میں جو کم ترین سال کی کمی آ جاتی ہے اس لئے ۲۷ سالہ مبعدا میں سے اگر تین سال نکال دے جائیں تو ۲۴ سال رہ جاتے ہیں اس لحاظ سے یہ سبیل ۱۳۹۰ء میں ختم ہوگی تو مانیں کی بجائے چار جہتیں ہو گئیں۔ چونکہ ابھی ۱۹۸۱ء کی پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے جتنے نقطہ مانے نگاہ سے

یہی تعین کی جا سکتے ہیں انی سب کو مد نظر رکھنا چاہیے ایک نقطہ نگاہ سے اس

### سبیل کے جانے میں

صرف اٹھ سال باقی ہیں ایک نقطہ نگاہ سے ۳۷ سال باقی رہتے ہیں ایک نقطہ نگاہ سے ۳۷ سال باقی رہتے ہیں اور ایک نقطہ نگاہ سے ۶۶ سال باقی رہتے ہیں۔ اس عرصہ میں یقیناً دوبارہ اللہ تعالیٰ کے کسی جلوہ کے ساتھ

### لیونم الفرقان

ظاہر ہوگا اور کسی خاص نشان کے ذریعہ اہدیت کو تقویت حاصل ہوگی جیسا کہ بدر کی جنگ آخری جنگ نہیں تھی اس کے بعد بھی لڑائیاں ہوتی تھیں اسی طرح اس کے بعد بھی مخالفین سے ہماری لڑائیاں جاری رہیں گی مگر بہر حال اہدیت کو اس وقت تک ایسے رنگ میں ظاہر ہو جائیگا کہ دشمن اس کو محسوس کرنے لگ جائیگا کہ اسلام و اہدیت کی کامل فتح تو حیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ قریباً

### تین سو سال

کے عرصہ میں ہوگی اس کے بعد جو تین اہدیت میں شامل نہیں ہونگی ان کی حیثیت بالکل ایسی ہی رہ جائے گی جتنی کہیں یہودی کی ہے بہر حال وہ آخری ترقی خواہ کچھ لمبے عرصے کے بعد ہوا اہدیت کی ایک فتح یا آئندہ سے اٹھ سال بعد ہوگی یا آئندہ سے ۲۷ سال بعد ہوگی یا آئندہ سے ۶۶ سال بعد ہوگی۔ یا ان باتوں کے ایک جگہ وہ فتح ظاہر ہو جائے گا کہ نہ کہ پیشگوئیوں میں دل نہیں گنتے جاتے بلکہ ایک ایسا اندازہ بتایا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انی چاروں اوقات میں چار مختلف قسم کی فتوحات ظاہر ہوں پس ان سب سالوں میں یا انی سالوں کے ایک جگہ ضرور کہہ سکیں گے کہ اہدیت کو فتح حاصل ہو جائے گی۔

فتح و نصرت کے نشان قریب قریب ہر میں ظاہر ہونے سے یہ بھی دائرہ ہوتا ہے کہ مومنوں کے ایمان ساتھ کہ ساتھ تازہ ہوتے رہتے ہیں۔ جیسے گھر سے بخیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل آئے تو مومنوں کو ایک خوشی پہنچی جب غار ثور میں مومنوں کے حملے سے بچ گئے تو دوسری خوشی پہنچی طرہ پہنچے تو دوسری خوشی پہنچی بدر کی جنگ میں کفار کو شکست ہوئی تو چوتھی خوشی پہنچی۔ اسی طرح ممکن ہے اللہ تعالیٰ انی چاروں مدتوں میں سے ہر مدت کے اختتام پر بخیر کی ایک ایک نو ظاہر کرے اور اسی طرح مومنوں کے ایمان کو تقویت دیتا رہے کیونکہ ک نعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اخبار میں فرمایا ہے

ولن یزول عہد عثمان وین کام پر راست ہے میرے مورخ نکل باہر کریں ہر ہر قرار



نبی اکرم ﷺ کے رفیق و پیامیں جو ہم و مافی القلاب پہنچا اس کا عروج مہدی موعود کے زمانہ میں منقذ ہے

آپ میں سے ہر فرد اس جماعت کا ایک فرد ہے جس کے ذریعہ نوریع انسانی کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہند نئے جمع کیا جائیگا

اپنے اس مقام کی اہمیت کو سمجھو اور اس کے مطابق دُعائیں کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرو۔ — !

حَدِّ اُمِّ الْاِخْوَیَّہِ کے سالِ ایشِ مرکزی اجتماعِ مبنی سیدہ اھضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کابصیرت افروز افتتاحی خطبہ

مؤرخہ ۴ مرنوٹ ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء کو مسجد اقصیٰ کے صحن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے جو خطاب فرمایا تھا، اس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹریں)

بریا کرنے کا منصوبہ تھا وہ تو زون کی اس تقسیم کے نتیجہ میں دھڑام سے زمین پر گر گیا۔ اور کامیاب نہیں ہوا۔

بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ

سے ایک عظیم انقلاب دنیوی بھی اور روحانی بھی برپا ہوا اور کہا گیا کہ یہ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ ساری دنیا کے انسانوں کو صرف *علم و مصلحت* پر کو نہیں بلکہ مظلوم کو بھی اور ظالم کو بھی اپنے احاطہ میں لے لے گا۔ مظلوم کو مظلومیت سے نجات دلائے گا اور ظالم کو اس کے اندر جو ظلم کرنے کی خرابی اور بدی پائی جاتی ہے اس سے نجات دلا کر دیکھ دو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے ایٹھے ہو جائیں گے۔ بتایا یہ گیا کہ یہ عظیم انقلاب جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شروع ہوا ہے آخری زمانہ کے آنے تک (یعنی جس کو آخری زمانہ کہا گیا ہے اس کی ابتداء تک) تو اس کی شکل یہ بنے گی کہ مدو جہز ہوگا۔ کبھی دنیا کے ایک حصہ میں نیکی کا اور تقوے کا اور انصاف کا اور عدل کا اور پیار کا اور بھائی چارے کا اور خیر خواہی کا انقلاب برپا ہوگا۔ اور دوسری طرف ایک تنزل شروع ہو جائے گا۔ لیکن مجموعی طور پر آسمانوں کی طرف بلند ہونا ہوا ایک گراف بنے گا۔ پھر خیر القرون کی تین صدیوں کے بعد یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدی اور بعد کی دو صدیاں گزرنے کے بعد پھر ایک تنزل کا زمانہ آئے گا۔ لیکن وہ ناکامی کا زمانہ نہیں ہوگا یعنی وہ زمانہ ایسا نہیں ہوگا۔ کہ ہم کہیں کہ انقلاب ناکام ہو گیا بلکہ ہم یہ کہیں گے کہ انقلاب کے اندر ایک کشتی پیدا ہو گئی اور جس تیزی کے ساتھ وہ

اسیہما فی رفعتوں کی طرف

بڑھ رہا تھا۔ وہ تیزی باقی نہیں رہی اور اس کے ایک حصہ میں بہت سی خبریں پیدا ہو گئیں۔ بہت سے بد اثرات آ گئے۔ بہت سی برعات آ گئیں۔ بہت سے ظلم داخل ہو گئے۔ لیکن ایک حصہ ایسا بھی رہا جس کو محاورے میں *لحمہ لکھنؤ* (ہارڈ کور) کہا جاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے ایسے فدائی اور جان نثار کہ جن کا ذرہ ذرہ خدا تعالیٰ پر قربان اور اس کی تعلیم اور ہدایت کی اشاعت کے لئے وقف تھا۔ ایسے لوگ بھی موجود تھے۔ حضرت سید مودود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جو منزل کا زمانہ تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج کا زمانہ قرار دیا ہے۔ جس میں ظلمات میں پھر ایک حرکت پیدا ہوئی، اور انقلاب کی رفتاریں، اس کی حرکت میں ایک کمی اور سستی پیدا ہو گئی۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ کے مقربین دریاۓ عظیم کے طرح تھے۔ لیکن یہ نہیں ہے کہ اسکی خبر نہ دی گئی ہو بلکہ پہلے سے خبر دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ پہلی تین صدیوں میں یہ انقلاب عظیم ترقی کرے گا۔ پھر اس میں سستی پیدا ہوگی۔ اور پھر ایک ہزار سال تک اس میں آہستہ آہستہ سستی

شہد و فتوح اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-  
 ..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ نوع انسانی  
 جس کا تعلق ہمارے بہن بھائیوں کے ساتھ ہے، کی زندگی میں ایک ایسا انقلاب  
 برپا ہو گیا اور ایک ایسی انقلابی حرکت پیدا ہوئی کہ جس سے پہلے کبھی نہیں  
 ہوئی۔ اور نہ قیامت تک

اس قسم کا عظیم انقلاب

بیاہو سکتا ہے۔ انقلابی حرکت یا انقلاب (ایک چیز جو آہستہ آہستہ  
 آگے بڑھ رہی ہے وہ نہیں) بلکہ زمین و آسمان تہ و تابا کر دیئے جائیں  
 اور ایک نئی زمین ہو اور نیا آسمان پیدا ہو جائے۔ یہ ہے انقلاب۔  
 تاہم انسان اپنی کوشش میں افرادی طور پر بھی اور اجتماعی زندگی میں بھی  
 ارتقائی مراحل میں سے گزرتا ہے۔ ترقی کرتا ہے۔ چھوٹے سے بڑا ہوتا ہے  
 جو کمزور قومیں ہیں وہ طاقتور ہو جاتی ہیں۔ جو سائنس اور تحقیق اور علم میں پیچھے  
 ہوتی ہیں وہ آگے نکل جاتی ہیں۔ وہ زمین کو چھوڑ کر چاند پر پہنچ جاتی ہیں۔ اور  
 دنیا کو اکٹھا کرنے کے خواب دیکھنے لگتی ہیں۔ اشتراکی انقلاب نے ساری  
 دنیا کے انسان کے ایک حصہ کو جس کو ہم ایک بڑا حصہ کہہ سکتے ہیں اکٹھا کرنے  
 کے خواب دیکھے۔ جب انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ *Proletariat of*  
*all countries* کہ سارے غریب اور وہ لوگ جن پر ظلم ہو رہا ہے جن  
 کا قصہ الکی جا رہا ہے اکٹھے ہو جاؤ۔ ہم تم سب کو ساتھ ملا کر تمہیں ظلم سے  
 نجات دلائیں گے۔ اس قصہ کا حاصل کر دو گے اور پھر ترقیات کی  
 راہ پر اور آگے بڑھیں گے۔ لیکن ابھی اتنا وقت گزرا

شاہ سال کے قریب

سمجھ لیں آپ، اور ابھی سے ان کی حرکت آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف  
 ہونی شروع ہو گئی ہے اور وہ جنہوں نے ساری دنیا کے Proletariat  
 (پرولیٹریٹ) کو یہ کہا تھا کہ کمونزم (کمونٹ) اکٹھے ہو جاؤ ہم تمہارے  
 ساتھ مل کر تمہاری قیادت کر کے تمہیں ہدایت دیگا اور یہی ادھر لے جاتے ہیں  
 مائیں گے۔ وہی لوگ جو ساری دنیا کے کمونزم (کمونٹ) کو، غریب اور مظلوم  
 کو اکٹھا کر رہے تھے۔ انہوں نے بعض دوسری قوموں کے ساتھ مل کر اپنے  
 تاثرات کا دائرہ مقرر کر لیا کہ دنیا کے یہ حصے میرے influence  
 (انفلوئنس) اور یہ حصے تمہارے influence میں ہوں گے۔ یعنی جن  
 کے ساتھ لڑائی تھی جن کو وہ ظالم کہہ رہے تھے دنیا کے Proletariat  
 کا ایک حصہ ان کے سپرد کر دیا۔ پس وہ جو ساری دنیا کو اکٹھا کر کے ایک انقلاب



بڑھتی چلی جائے گی۔ لیکن اس وقت بھی انقلابی کردہ اپنے مقام کو ہیانت ہوگا۔ اور جنگی کے ساتھ اپنے مقام پر کھڑا ہوگا۔ اور پھر ایک حرکت آسمانوں کی طرف شروع ہوگی اور پھر آخری جنگ ہوگی، کسی کی بدی کے ساتھ اور صلاحیت کی شیطانی طاقتوں کے ساتھ اور نور کی ظلمت کے ساتھ۔ پھر وہ بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ آخری کامیابی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب کو حاصل ہو جائے گی۔ اور دوسرے سارے انقلاب دب جائیں گے اور ناکام ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے۔ اور اپنی شکست کو تسلیم کر لیں گے اور پھر وہ انقلابی بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔

## خدا تعالیٰ کی یہ عجیب نشان ہے

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو انقلاب پیدا کیا گیا جو حرکت قائم کی گئی اس کے اس دور میں جو آخری زمانے کے قریب کا زمانہ تھا اور آخری دور کی ابتداء کا زمانہ تھا (یعنی آخری زمانے کا ابتدائی حصہ اور اس سے کچھ پہلے کا زمانہ) اس میں تین زبردست غیر اسلامی انقلابی حرکتیں پیدا کی گئیں۔ یعنی وہ انقلابی حرکتیں تو تھیں۔ لیکن اسلامی نہیں تھیں۔ ایک حرکت پیدا ہوئی سرمایہ داروں کی۔ سرمایہ دارانہ نظام انقلابی نظام ہے اور بڑا زبردست انقلابی نظام ہے۔ سرمایہ دارانہ انقلابی نظام کے اس دور میں صنعت نے انقلابی ترقی کی، زراعت نے انقلابی ترقی کی۔ علوم نے انقلابی ترقی کی۔ ذرائع آمد و رفت اور نقل و حمل نے انقلابی ترقی کی۔ یعنی انسان کو جلد تر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا۔ اس کی آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیفون) اس کے پیغام کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا انتظام ہوا (ٹیلیگراف) اور ٹیلیکس وغیرہ) انسان کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کے لئے موٹر، سوائی جہاز اور دھانی کشتیاں بن گئیں۔ غرض

## سرمایہ دارانہ انقلاب

بڑا عظیم انقلاب تھا۔ اس میں چھاپے خانہ بن گئے۔ کتابیں کثرت سے شائع ہونے لگیں اور نوے انسانوں کو اس سرمایہ دارانہ انقلاب نے ایک دوسرے کے بہت قریب کر دیا اور سرمایہ دارانہ انقلاب اگرچہ غیر اسلامی انقلاب ہے لیکن اس نے اسلامی انقلاب کے لئے راہ ہموار کر دی اور اس کے لئے سہولتیں بہم پہنچا دیں۔ اس کے بعد دوسرا انقلاب آیا وہ Russian Revolution (رشتین ریولوشن) کی شکل میں آیا۔

## روسی انقلاب

سرمایہ دارانہ انقلاب کی بنیادوں پر علمی تحقیق میں زیادہ توجہ دیکر آگے بڑھا ہے۔ اور اس وقت وہ باہر کی دنیا میں غالباً سب سے زیادہ آگے نکل چکا ہے۔ اس کے بعد پھر اس کی نقل کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ ممالک امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک اس کے پیچھے چلے۔ تاہم روسی انقلاب نے سرمایہ دارانہ مادی انقلاب کے اوپر ایک ذہنی انقلاب کی عمارت بنائی اور اگرچہ اس ذہنی انقلاب نے نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی بجائے بہت حد تک نقصان پہنچایا۔ لیکن اس نے بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم انقلاب کو عروج پر پہنچانے کی جو تحریک شروع ہو چکی ہے اس کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر دیں۔ اور اسلام سے باہر

## تیسرا انقلاب

اخلاقی آیا۔ یہ اخلاقی انقلاب پہلے دو انقلابوں کی عمارت پر تیسری منزل ہے۔ سرمایہ دارانہ انقلاب پہلی منزل، پھر علمی اور ذہنی انقلاب یعنی روسی انقلاب، دوسری منزل اور اس پر تیسری منزل اخلاقی انقلاب، وہ ہے Chinese Socialism (چائینیز سوشلزم) ہر انقلاب کے

اپنے سے پہلے منزل کے اوپر عمارت بنائی۔ گویا پہلوں سے بھی فائدہ اٹھایا۔ ذہنی انقلاب (رشتین انٹیلیکچول ریولوشن) نے سرمایہ دارانہ انقلاب کے اوپر اپنی عمارت کھڑی کی۔ اور چین کے اخلاقی انقلاب نے جو ابھی اپنے بچپن میں ہے سرمایہ دارانہ انقلاب اور ذہنی انقلاب، روسی کمیونزم کے اوپر اخلاق کی ایک منزل کی بنیاد رکھی۔ روسی انقلاب نے اخلاق کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ اور ان کی کتب میں کبھی ایسے اقتباسات بھی نہیں نظر آتے ہیں کہ انہوں نے اخلاق کو حقارت سے دیکھا ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ حالانکہ خدا تعالیٰ نے جو زبردست صلاحیتیں اور قوتیں انسان کو دی ہیں ان میں سے ایک حصہ اخلاقی طاقتوں کا بھی ہے۔ ہر حال ان تین انقلابوں نے جو کہ غیر اسلامی تھے، اسلامی انقلاب کے لئے جو اپنی ذات میں ایک زبردست روحانی انقلاب ہے راہ ہموار کر دی۔

## عظیم روحانی انقلاب

جس نے اخلاقی قدروں اور ذہنی قوتوں اور سرمایہ دارانہ نظام میں خدا تعالیٰ کی نعمتوں اور ان اسباب سے فائدہ اٹھا کر اپنا کام کرنا تھا اور ہر ایک چیز کو انسان کی روح میں جلا پیدا کرنے کے لئے استعمال کرنا تھا اور اس عظیم انقلاب نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے یہ انقلاب شروع ہوا تین سو سال تک اس میں بڑی وسعت پیدا ہوئی۔ اس اسلامی انقلاب کی یہ جماعتیں اپنے اپنے قائدین کی قیادت میں دنیا کے مختلف حصوں میں انقلاب کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھ رہی تھیں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب عظیم کا نوع انسانی کو جو ایک خاندان بنا دینے کا منصوبہ تھا۔ اس مقصد کو پورا کرنے والی کوئی طاقت ہمیں ان کے اندر نظر نہیں آتی۔ بلکہ ان میں اختلاف کی بہت سی وجہ پیدا ہو گئیں۔ کہا گیا کہ هُوَ الَّذِي ارْسَلَنَا رَسُولًا بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصافات آیت ۱) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ ایک کامل اور مکمل شریعت اور ہدایت انسان کے لئے آئے ہیں۔ دے دی گئی اور انقلاب عظیم پیدا ہو گیا۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا۔ اب اس انقلاب کے نتیجہ میں

## اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا

اور تمام ازمز (isms) اور اصول اور فلسفے جو اخلاقیات پر بحث کر رہے ہیں اور ذہنی قوتوں پر بحث کر رہے ہیں۔ ان سب کی غلطیوں کو ظاہر کرے گا۔ حضرت سید مودود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اتنا علم دے گا کہ وہ آج کی علم میں آگے بڑھی ہوئی دنیا کے ہر طرف غلط جملوں سے اسلام کو بچائیں گے بلکہ ان کی تحقیق کی غلطیوں کو ثابت کر دیں گے اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ مثلاً میں باہر جاتا ہوں (خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ) اور ان کے بڑے بڑے سکالرز سے بات کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ان کو یہ بتانے کی توفیق دیتا ہے کہ تم نے جو ریسرچ کی ہے اس کے اندر یہ غلطیاں ہیں اور اسلام نے جو اصول ہمارے سامنے رکھے ہیں وہ ان چیزوں سے کہیں بالا ہیں۔ جو تمہاری تحقیق نے علم کے میدان میں دریافت کی ہیں هُوَ الَّذِي ارْسَلَنَا رَسُولًا بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدُّنْيَا كُلِّهَا۔ یہ کام اس انقلاب عظیم کا عروج ہے کہ اسلام تمام ادیان باطلہ پر غالب آجائے اور نوع انسانی کو اُمت واحدہ بنا دے اور یہ اس کی اصل غرض ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپ کی بعثت کے ساتھ جو انقلاب عظیم پیدا ہوا

## اس کا اصل مقصد یہی تھا

کہ سارے کے سارے انسان کیا مغرب میں بسنے والے کیا مشرق میں بسنے والے کیا شمال میں کیا جنوب میں کیا براعظموں میں کیا جزائر میں سارے



ہوتا ہے۔ اپنا کز۔ بیس کو دیکھتا ہے تو ہمت ٹوٹنے لگتی ہے۔ لیکن خدا نغائے نے جو یہ اعلان کیا ہے کہ میں اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا۔ اپنے وعدے پورے کیا کرتا ہوں اس پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم نے کچھ اندازے لگائے

## میرا اندازہ ہے

کہ آنے والی صدی جس میں کہ اب گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں۔ (اب تو صرف دس سال باقی ہیں۔ تاہم) غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ اس اگلی صدی میں یعنی جماعت احمدیہ کے قیام کی دوسری صدی میں دنیا میں ایسے انقلابی حالات پیدا ہو جائیں گے کہ اب جو دنیا کہتی ہے کہ یہ کیا یا گلوں والی باتیں کرتے ہیں۔ ایک اتنی سی جماعت ہے غریب جماعت، دھتکار می ہوئی جماعت جو برسرِ اقتدار نہیں ہے۔ ساری دنیا کی طاقتیں اس کے خلاف ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کے دل خدا اور اس کے رسول کے لئے جیت لیئے ہیں۔ اس دنیا کا ایک حصہ سمجھنے لگے گا کہ جو کچھ کہا گیا اس میں صداقت معلوم ہوتی ہے اور ایک حصہ تو اسلام کی گود میں آجائے گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیگا۔ پس اگلی صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ اور اس سے پہلے تیاری کا زمانہ ہے۔ صدی کے آنے میں جو گیارہ بارہ سال رہ گئے ہیں۔ ان میں ہمیں سب سے زیادہ تو

## دعاؤں کے ساتھ تیاری کرنی چاہیے

..... پس اپنے مقام کو پہنچو اور دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں بھی اور تمہیں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہماری علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو اور نوع انسانی اسلام کے آخری غلبہ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور ایک خاندان بن جائے۔ آمین (الفضل جلد ۱۰ نمبر ۱۹)

# سارے جوبلی منصوبہ سلسلہ میں عباد کا پانچ نکاتی پروگرام

- ۱۔ صدرالاحمد جوبلی کے عالمگیر منصوبے کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے فکری عبادات اور ذکر الہی کا ایک خصوصی پانچ نکاتی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-
- ۲۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہمراہ احباب جماعت ایک فکری روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر حصہ شریعت میں ہمینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔
- ۳۔ دو دفعہ فی روزانہ اذکار جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لیکر نماز فجر سے پہلے تک یا نماز فجر سے پہلے عبادت کے لئے جائیں۔
- ۴۔ کم از کم سات بار روزانہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور اس پر غور و تدبیر کیا جائے۔
- ۵۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف اور استغفار کا درود روزانہ ۳۳۳ بار کیا جائے۔
- ۶۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں :-

(الف) رَبَّنَا آفِرْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ ثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَافِّرْ عَنَّا الْقُوزِ اسْكَفْرُونِ  
(ب) اَللّٰهُمَّ اِنَّا جَعَلْنَاكَ فِيْ نَحْوِ رَحْمَتِكَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّكَ هِمَّ

تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ  
درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

کے ہمارے ایک خاندان کی طرح ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر یہ مقصد آپ کی زندگی میں ہی یا پہلی تین صدیوں میں پورا ہو جاتا تو لوگ سمجھتے کہ چونکہ آخری مقصد پورا ہو گیا ہے اس لئے آپ کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت، قدسید اور روحانی افادہ کے ذریعہ سے ہی اس نے پیدا ہونا ہے لیکن اس آخری مقصد کے پورا ہونے کا تقاضا آخری زمانہ سے ہے اور وہ یہ زمانہ ہے آپ (صلعم) کے ایک خادم مسیح موعود کا زمانہ! پس

## آپ وہ لوگ ہیں

جن کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دہائی تھی کہ آپ کو جو دین دیا گیا ہے جو شریعت عطا کی گئی ہے۔ جو مذہب دیا گیا ہے۔ یعنی اسلام وہ تمام نوع انسانی کو امت واحدہ بنادے گا اس کے لئے آپ جدوجہد کریں۔ اسلام ایک انقلاب عظیم ہے، اتنا زبردست انقلاب کہ نہ پہلے کبھی آیا اور نہ آئے گا۔ اس کے نتیجے میں سارے انسان، سینکڑوں قسم کی بولیاں بولنے والے، جن کی عادات مختلف، جن کا رہن سہن مختلف، سارے کے سارے انسان اسلام کی روشنی حاصل کرنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے اور یہ کام ہماری صدی کے زمانہ میں تقدیر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور صرف آپ نے ہی نہیں فرمایا بلکہ پہلوں نے بھی لکھا ہے۔ امت کے جو بڑے بڑے بزرگ علماء پہلے گزرے ہیں انہوں نے بھی کہا ہے کہ آیت اَلَّذِيْ اَرْسَلْنَا رَسُوْلًا بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ عَلٰى الدِّيْنِ كَلِمَةً كَلِمَةً کے مطابق ساری دنیا میں

## اسلام کا کامل غلبہ

آخری زمانہ میں ہماری کے ہاتھ سے ہوگا جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک روحانی فرزند ہے جس کا پیارا اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اتنا عظیم ہے کہ جب آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائت لڑتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی روح کی طرف سے یہی پکار ہے کہ میں تو کوئی چیز نہیں ہوں سب کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور انہی کی خدمت پر میں مقرر کیا گیا ہوں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خادم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند نے ایک ایسی جماعت پیدا کر لی ہے۔ اور خدا کے فضل سے ساری کی ہے جن کے ذریعہ سے، جن کی دعاؤں کے ذریعہ سے، جن کی مالحہ قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کی دقت کی قربانیوں کے ذریعہ سے، جن کے ابشار کے نتیجہ میں، جن کے مجاہدہ کی وجہ سے دنیا میں یہ انقلاب عظیم اپنے عروج پر پہنچنے والا ہے اور آپ میں سے ہر شخص اس جماعت کا ایک فرد ہے جس کے ذریعہ سے یہ کام ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اور پہلے بزرگوں نے بھی آپ کی احادیث اور اقوال کو سمجھ کر یہ فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی خدا تعالیٰ نے یہی سمجھایا اور آپ کو یہ بشارتیں دیں کہ یہ وہ زمانہ ہے جس میں بنی نوع انسان ایک خاندان بنادے جائیں گے۔ اب آپ سوچیں کہ

## اس ذمہ داری کے نتیجہ میں

آپ کو کیا کچھ چھوڑنا پڑے گا۔ اور کیا کچھ لینا پڑے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا سب کچھ اپنے خدا کے حضور پیش کر دے۔ اور خدا تعالیٰ سے یہ مانگے کہ اے خدا ہر وہ چیز جس کی اس انقلاب عظیم کو کامیاب کرنے کے لئے ضرورت ہے وہ ہمیں عطا کر دے۔ بڑی ذمہ داری ہے، بڑی ذمہ داری ہے، آدمی سوچتا ہے تو بہت پریشان



یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ مفتی محمد امجد علی منہاج نبوت کے تمام کلمے کسی مجاہد کی ضرورت بانی نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف ایک صدی کا مجاہد بنا کر نہیں بھیجا بلکہ دنیا کی عمر کے آخری ہزار سال قبل مجاہد بنا لیا جائے

از سیدنا حضرت امیر المومنین مسیح الثالث آیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث آیدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ قادیان منعقدہ دسمبر ۱۹۴۷ء کے موقع پر جو روح پرور پیغام ارسال فرمایا تھا اس کے معنوں کو ہمیشہ ستھم رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس غرض کے پیش نظر اس پیغام کا کچھ حصہ ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں (ایڈیٹورس)

مسیح موعود علیہ السلام کے قتل ہوں گے۔

یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خلافت کا اتمام اس امر کے ساتھ مشروط ہے کہ جماعت مومنین اس نظام کی قدر و قیمت کو پہچانے اور اس کی بقا اور دوام کے لئے مناسب جدوجہد اور کوشش جاری رکھے۔ اس لحاظ سے جماعت کا فرض ہے کہ وہ تمام جھوٹوں اور بڑوں اور مردوں اور عورتوں میں نیز آنے والی نسلوں میں خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو اچھی طرح واضح کرتی رہے اور ہر فرد جماعت کے دل میں پورے وثوق سے یہ بات جاگزیں ہو جائے کہ اسلام کی ترقی اور خدا تعالیٰ کی برکات و کرموں کے لئے اس نظام اور اس کے بقا و دوام سے وابستہ رہنا ہے۔ اور یہ کہ ہر شخص اللہ تعالیٰ فی السائر کے بموجب جس نے اس سے انحراف کیا اس نے جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنایا۔

عرض آپ کی سب سے اول اور مقدم ذمہ داری یہ ہے کہ آپ خدا اور رسول کے سچے و فسادار بندے بنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے چٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جیسے دعوای پر صدق دل سے ایمان رکھیں اور خلافت حقہ اسلام کے ساتھ وابستگی میں کوئی تزلزل نہ آنے دیں۔ اور پھر غلبہ اسلام کی آسمانی ہم میں دامن دے، درے، سنبھلنے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور یہ ذمہ داری بھی ہے کہ آپ ان اوصاف سے نہ ہم صرف خود تشغیل ہوں۔ بلکہ ان اوصاف کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرتے چلے جائیں تا احبار و غلبہ اسلام کا کام نسل بعد نسل قیامت تک چلتا چلا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو یہ باتیں سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ان آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین



..... سلسلہ عالیہ حمیریہ کو قائم ہوئے کم و بیش ۸۸ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ پہلے یہ ایک ننھی سی کوئل تھی۔ خدائی وعدوں کے مطابق آہستہ آہستہ اس کا نشوونما ہوا۔ اور اب یہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں تمام ممالک اور تمام آبادیوں میں پھیل چکی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے اس کے بچپن کا زمانہ گزر چکا ہے۔ اب ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں چند باتوں کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اول یہ کہ سحری سنہ کے لحاظ سے چودھویں صدی ختم ہونے میں صرف سال باقی ہیں (ب) تو صرف گیارہ مہینے باقی ہیں۔ (ناقل) اور ہم عنقریب تیسویں صدی میں قدم رکھنے والے ہیں۔ نئی صدی کے شروع ہونے کے ساتھ گزشتہ صدیوں کی طرح ایک نئے مجاہد کے پیدا ہونے کا خیال بعض طبائع میں پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب ظہور ہوا تو جیسا کہ آپ نے خود دعویٰ فرمایا ہے آپ کو صرف ایک صدی کا مجاہد بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ بلکہ دنیا کی عمر کے آخری ہزار سال کے لئے مجاہد بنایا گیا ہے۔ اور آپ کی بعثت امام آخر الزمان کی حیثیت سے ہوئی ہے۔ اس لئے اب کسی امام یا مجاہد کے آنے کا گنجائش نہیں۔ مجاہدین کی ضرورت اس دور کے لئے تھی جب خلافت کا سلسلہ برقرار نہ تھا۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کے لئے مجاہدین کے آنے کی خبر دی وہاں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور مہدی موعود کے ذریعہ خلافت علی منہاج نبوت قائم کرے گا۔ اور اس کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ پس یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کے بعد الگ کسی مجاہد کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اب محب بدید اور احباب دین کا کام تا قیامت انشاء اللہ خلفاء مسیح موعود کے ذریعہ ہوتا رہے گا۔ جو حضرت



# موجودہ اوقاف عالم کے مذہب اور مذہب پیشگوئیاں !

## اس موعود کا طوبیہ و بدیہ صدی کے آخر اور چوبیس صدی کے شروع میں تھا

آزاد محمد مولانا بشیر احمد صاحب، فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ دنیا میں جب بھی گناہوں کی زیادتی ہوئی، فسق و فجور بڑھا، لوگ اپنے خالق و مالک کو بھول گئے، تب ہی خدا نے اپنی مخلوق کی حالت پر رحم کھا کر نیا پیغمبر بھیجا، نئی امت بھی بنائی، اور ان کے لیے نیا قانون وضع کیا۔

اسی طرح ۱۰۰۰ سال پہلے بھی خدا نے اپنے پیغمبر بھیجے جنہوں نے دنیا کا سدھار کیا اور اسے نیا رنگ دیا۔ ان کے پیچھے چھوڑ کر نیکو کے راستے پر چلایا۔ ان کے لیے ایک نیا قوم اور ایک نیا ملک سے مختص نہیں تھے بلکہ ہر قوم اور ہر ملک میں ایسے مصلحین کو آگے آتے رہے ہیں جیسا کہ قرآن مجید نے بھی فرمایا: **وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (سورہ نمل ۲۵)**

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے ہر امت میں رسول بھیجے جنہوں نے ان کو یہ تعلیم دی کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔

موجودہ زمانہ کے بارے میں اکثر مذہبی کتب اور دھرم گرامر میں یہ ذکر آیا ہے کہ یہ زمانہ ظلمت سے بھرا ہوا اور گھبراہٹ کا زمانہ ہوگا کیونکہ لوگ دنیا کی طرف مائل ہو کر سخت پاپ کریں گے۔ اکثر مذہبی کتابوں میں اس امر کی تفصیل موجود ہے کہ اس زمانہ میں کس طرح لوگ دھرم اور مذہب سے دور ہوں گے اور خدا سے اپنا تعلق کو منقطع کر لیں گے۔

تفصیل کے لئے دیکھیں احادیث صحاح ستہ، اقرباب الساعۃ صفحہ ۸۸ تا ۱۵۴، بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۱، جنم ساکھی جلد ۱۱، شریعی دھرم پیران اسکندریہ ۱۲، باب ۱۲ کی کتاب تہمتیں۔

ان حالات کے ساتھ ہی یہ پیشگوئی بھی ہے کہ مذہب میں مٹی ہے کہ ان حالات کی اصلاح کے لئے ایک مصلح اور ایک برگزیدہ انسان کا ظہور ہوگا۔

ہندو مذہب کی رو سے شری کرشن جی ہمارا راجہ کلنگی اوتار کے روپ میں آئیں گے وہ اگر نیکوں کی حفاظت کرنا سکھار دیں گے اور دھرم کی استقامت (قیام) کریں گے گیتا اور دھرم کے شری مذہب گوت پیران اسکندریہ صفحہ ۴۳۳، غیسائی مذہب کی رو سے حضرت عیسیٰ کا ظہور ہوگا، مٹی باب ۲۳ اور یہودی مذہب کی رو سے عہد کا رسول آئے گا۔ ملائکہ نبی کی

کتاب باب ۲ آیت ۱۴، مذہب اسلام کی رو سے امت محمدیہ میں سے حضرت مسیح موعود اور امام مہدی علیہ السلام اشرف لائیں گے، بخاری شریف ترمذی شریف، حدیث انجم الثاقب جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲۔ پارسی مذہب کی رو سے ایک فارسی لائیں شفق پیر یا جانیگا، سفرنگ و ساتر صفحہ ۱۸۸۔ سکھ مذہب کی رو سے مسلمان جامع میں کرشن جی قائم کریں گے، رام نام مہدی بن کر آئیں گے، جسم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۳۲ اور ۶۶۱ اور ۶۶۲۔ بدھ مذہب کی رو سے ایک مثیل بدھ کا آنا مقدر ہے جس کا نام ستریا ہوگا کھلیان دھرم صفحہ ۳۷۳ باب ۵۷، آیت ۱۵۱۲۔

جماعت احمدیہ کے نزدیک دھرم رکھنے والوں اور مذہبی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کا مصلح عین وقت پر آگیا اور وہ آئے والا خدائی کلام اور آسمانی نشانوں سے شرف ہو کر آیا، اور یقیناً دی آج اس کی خبر مذہب اسلام اور باقی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کے نام سے دی تھی۔ نیز انبیائے بنی اسرائیل نے جس کی خبر دی تھی جس کا ذکر ہر مانتا بدھ اور شری کرشن نے کیا تھا۔ اور جس کی بابت حضرت بابائناں رحمتہ اللہ علیہ اور گورو گوبند سنگھ جی نے بھی خوشخبری دی تھی۔ یہ آئے والا عظیم مصلح سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود ہے جنہوں نے تیرہویں صدی ہجری کے آخر میں یہ اعلان فرمایا: **یا ایہا الناس انی انا المسیح الموعود المہدی وانا لا احمہ المہدی وخطبہ الہامیہ صفحہ ۲۷۷**

۲۔ نیز فرمایا: **”مجھے خدا کی پاک اور مہر دہی سے خلاص دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود، مہدی مہمود اور اندرونی دیر دہی اختلافات کا خاتمہ ہوں (ابوعلین صفحہ ۳)“**

۳۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں مسیح موعود اور مہدی مہمود ہوں گے جو اللہ حضرت کرشن علیہ السلام کا بھی مقبیل ہوں۔ فرمایا:

”جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے

ہوں۔ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے آئے ہوں۔ میں کرشن جی کے روپ میں آئے ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے سب سے بڑا اوتار تھا۔ یا یہ کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں دی ہوں یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین اور آسمان کا خدا ہے اس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔ مجھے منجھ اور ہمارا کے اپنی نسبت یہ بھی انہام ہے کہ: **”ہے درگاہ پائی نیری ہما گتیاں گھی ہے“** سو میں کرشن سے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں اس کا ظہور ہوں اور اس جگہ ایک اور راز درمیان میں ہے کہ جو صفات کرشن کی طرف منسوب کئے گئے (یعنی پاپ نشست کر سنے والا اور غریبوں کی مدد کرنے والا) یہی صفات مسیح موعود کے ہیں صرف تو ہی اصطلاح میں قائم ہے۔ (پیکر سالکوت)

ہم اپنے اس مختصر مضمون میں اس امر پر روشنی دالیں گے کہ موجودہ زمانہ کے لئے مختلف مذہبوں میں جو ایک مصلح کے آئے گا ذکر کیا ہے۔ مذہبی کتب کی روشنی میں اس کے آئے گا ٹیپک وقت کیا تھا اور کیا اس کے لئے کتب مقدسہ میں کوئی خاص علامات بھی بیان کی گئی تھیں۔

پیشتر اس کے کہ ہم اس بارہ میں کچھ وضاحت سے لکھیں یہ بتا دینا چاہیے کہ یہ موعود جس کی آمد کا تذکرہ اس زمانہ کے لئے مختلف مذہب میں ہے دراصل ایک ہی وجود ہے۔ اپنی اپنی اصطلاحات کے مطابق اور مختلف قوموں کی اصلاح نیز اس کے کاموں کے مطابق اس کے مختلف نام رکھے گئے ہیں کسی نے اس کا نام امام مہدی اور دیکھا۔ کسی نے اس کا نام کرشن کلنگ اوتار دیکھا لیکن یہ سب نام ایک ہی جہان پرش اور عظیم وجود

کے ہیں۔ ہندو مذہب میں گیتا میں کرشن جی کے وعدہ کے مطابق کہتے ہیں کہ کرشن جی دوبارہ نہ کلنگ اوتار کے روپ میں آئیں گے، لیکن دیگر مذہب کی پیشگوئیوں کو سامنے رکھتے ہوئے وہ بھی اعتراف کرتے ہیں کہ آئے والا شخص ایک ہی ہے جیسا کہ کئی دوروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔

۱۹۳۱ء میں الزاماد سے ایک رسالہ ست یک نام سے نکلا کرتا تھا۔ اس میں زیادہ تر بحث اس زمانہ میں ظاہر ہوئے واسے اوتار کے بارے میں ہو کر تھی۔ ایک پنڈت سوامی جھولانا تھ جی کا مضمون اس بارہ میں شائع ہوا تھا کہ آئے والا وجود ایک ہے یا کئی میں تو انہوں نے لکھا دراصل آئے والا وجود ایک ہی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: **”ہندو کہتے ہیں کہ پورن ہونم کلنگ اوتار دھارن کریں گے۔ مسلمانوں کا دشوار اس ہے کہ کلنگی اوتار ہوگا۔ اور عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اشتر سے ایک ہو کر برہما کے۔ پرتو اب یہ جانا شیشنگ یہ ساری سنائیں (ساری سنائیں) پرتیک پرتیک (علیحدہ علیحدہ) ہوں گی یا ایک ہی اس کا اتہر ہے کہ نہیں یہ ایک ہی ہوں گی نیز اپنی درستی سے دیکھیں مسلمان اپنی سے سکھ یا عیسائی اپنی اپنی درستی سے دیکھیں گے“** (رسالہ ست یک ستمبر ۱۹۳۱ء)

دیر بھارت کے کرشن انجریس اسی موضوع پر ایک نظم شائع ہوئی تھی جس کے دو شعر ہیں **کلنگ اوتار آ آئے امام دو جہاں منتظر ہیں ہم کہ کب ہوتا ہے پورا ظہور تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح تو شاہ سکان پستی تو مشہد شاہ ظہور (دیر بھارت لاہور کرشن نمبر ۱۹۳۱ء)**

پس آئے والا وجود ایک ہی ہے اس لئے ہم اس آئے والے وجود کو موعود اوقاف عالم دنیا کی قوموں کا موعود، کے نام سے یاد کرتے ہیں جیسا کہ وہ مصلح جو سب قوموں کا ایک ہی موعود ہے دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیے کہ اس آئے والے موعود کا ظہور امت محمدیہ میں ہوتا ہے کسی اور امت میں نہیں۔ اس پر مذہبی کتب کی روشنی ڈالتی ہیں اور امت محمدیہ میں اس کے ظہور کی وجہ یہ ہے کہ باقی اسلام سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمت لائیں بن کر مبعوث ہوئے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے **وَمَا ارسلناک الا رحمتا للعالمین اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک کامل شریعت دے کر بھیجا۔ آپ کی شریعت نے پہلی تمام شریعتوں کو مٹا کر دیا۔ آپ کی آمد کے بعد اب کسی سابقہ کی شریعت جاری نہیں۔ حضور کی شریعت قیامت تک جاری و ساری رہے گی۔ حضور نے آئندہ زمانہ کے لئے جہاں اور جہاں کے دلائل یہ بھی بتایا کہ میری امت آئندہ آئندہ دین اسلام پر عمل کرنا**



قبور پر ہے۔ اور یہاں تک کہ ایک میری امت ہر فرد میں تقسیم ہو جائے گی۔ ان میں سے ۷۲ فرسے اپنی بد اعمالی کی وجہ سے ناری اور جہنمی ہوں گے صرف ایک، فرقہ بندی ہو گا۔ اس وقت مسلمانوں پر امام مہدی کا ظہور ہو گا۔ اس کی تصدیق حضور کی مشہور حدیث کیفیت انعم اذا فرل فیکم ابن منزم حکماء علیکس الصلیب و یقتل الخنزیر سے ہوئی ہے (بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اسے مسلمانوں میں بکھریا گیا حالت ہو گی جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ یعنی اس وقت مسلمانوں کی حالت دہی ہو گی جیسی ابن مریم کے آنے کے وقت یحود کی تھی گویا آخری زمانہ میں مسلمان جب اپنی بد اعمالی کے لحاظ سے یحود کے نقش قدم پر چلیں گے تو اس وقت ان کی اصلاح کے لئے انہی میں سے ایک مسیح ابن مریم بھیجا جائے گا۔ جو پہلے مسیح ابن مریم سے مخالفت رکھتا ہو گا اور اس کی آمد کے لئے نزد دل کا لفظ استعمال کرے کہ بیا کر اس کا آنا نعمت کے طور پر ہو گا اور وہ آسمانی برکتوں اور نور کا حامل ہو گا۔

قرآن مجید، سورۃ جمعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے ایک بعثت جو سر زمین عرب میں آئیں گی اور دوسری بعثت جو آخر میں ہوں گی۔

آخر میں جس جہنمی کی بعثت اس زمانہ میں ہے جب مسلمان خراب ہو جائیں گے قرآن مجید اور اسلام پر عمل چھوڑ دیں گے یہ گویا آپ کی مثال کی بعثت ہے جسے آپ نے امام مہدی قرار دیا ہے۔ اور اس کے متعلق فرمایا کہ وہ اپنا کئے فارس میں سے ہو گا۔

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضور پر سورہ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔ و اخرج منہم علیہم حقوا بھحد یعنی اللہ تعالیٰ نے اس رسول کو ان میں سے بعثت فرمایا ہے اور پھر آخر میں ان میں سے بعثت فرمائے گا۔

ہم نے پوچھا حضور یہ آخر میں کون لوگ ہیں جن کا اس آیت میں ذکر ہے۔ اس مجلس میں حضرت خنزل خاڑی بھی موجود تھے جنہوں نے سلطان ادرسی کے کدر سے یہ بات رکھنا اور فرمایا: "لو کان دایمان معافا لشریائنا لہ دجلہ اور جاتے مئے ہوا لاجہ" اور بخاری میں تفسیر سورہ جمعہ "یعنی اگر ایمان نہ رہا ہو بھی چلا جائے گا۔ تو ان سے ان لوگوں میں سے ایک شخص یا کچھ اشخاص اور ان میں سے نہیں گئے۔"

اسی مسئلہ میں حضور نے یہ بھی فرمایا کہ میری امت میں سے ایک شخص یا کچھ اشخاص

اس سے ظاہر ہے کہ موعود اقوام عالم سے نہیں ہوں گے اور ہر فرد میں گرا ہو جائے گا۔ اس سے اس کا ظہور امت مسلمہ میں ہو جائے گا اور اس نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاندار ہو کر ظاہر ہونا ہے۔

سکھ لڑکچہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب ہندو اور مسلمان اپنے دین دھرم کو چھوڑ دیں دین اور قرآن مجید کو چھوڑ دیں گے۔ مسیح اور مذہب کو لوگ بھول جائیں گے تو اس وقت ایک بھگت پیدا ہو گا جو نبیل بستر پھرے گا۔ (سکھوں کی اصطلاح میں نبیل بستر مسلمانوں کے لباس کو کہا جاتا ہے گویا وہ بھگت اسلامی لباس میں بیٹھتے ہو گا۔ چنانچہ گورو نانک جی فرماتے ہیں۔

چکنا چور کرے گا گورو پر لانا لیکھ مٹیا جانی مسلمان صفت شریف سارے کی دڈیاں اس کی تشریف میں لکھا ہے۔

اور آج ہندو صاحب کا امیکا تدا نام رمد ہو گا (یعنی خدا رسیدہ) سو گورو کے حکم سے امیکا پر جا کر اس کا مسلمان کا ہو دے گا۔ جنم ساکھی دڈی بھائی بالا صفحہ ۶۳۲۔

اور آگے فرمایا۔

نہ کلنگ جو ہے اتری یہاں ہی اوتار چھیا جگ جگ اٹھان کرے شنگار یعنی وہ آئے والا گورو شری کلنگ اوتار ہو گا۔ وہ نیل دی کی رکشا کرے گا اور شکر کا ناس کرے گا (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۳۸) اور گورو گوبند سہاہ جی نے اس کو میر مہدی کے نام سے یاد کیا ہے، جیسا کہ لکھا ہے۔

جنگ ایس ریت چلائے سر اتر پتر پھرائے نہیں کالی پرکھ جینت نہیں دیو جاپ بھینت تب کال دیو راتے اک اور پرکھ بنائے رچے اسی مہدی میر

رسولت ہتھ ہمیر (دسم گرنتھ) "یعنی جب دنیا میں لوگ خدا کو چھوڑ دیں گے اور ہر ایک اپنی برائی کرے گا۔ دوسرے کو عداوت کی نگاہ سے دیکھیں گے لوگ خدا کی عبادت کو چھوڑ دیں گے تب خدا کی منت تیاریت جوش میں آئے گی اور وہ ایک شخص کو اصلاح خلق کے لئے بعثت کرے گا جو امام مہدی میر ہو گا وہ مستقل زمان اور خلق ہو گا۔ وہ دجال کو قتل کرے گا۔"

سکھ لڑکچہ ان باتوں سے بھی واضح ہے کہ آئے والا موعود مسلمان یا جامہ میں آئے گا۔ اور امت مسلمہ میں آئے گا۔ ہندوستان میں آئے گا تیسری بات جو مذہبی اکتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اس موعود اقوام

عالم سے ہندوستان میں ظاہر ہونا ہے چنانچہ کرامات جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ کی مشہور حدیث ہے کہ مسیح موعود دمشق کے مشرقی جانب میں آئے گا اور بائبل میں یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۱ میں اس کی تصدیق کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ وہ ناسبتار موعود یورپ کی طرف بعثت ہو گا اور حدیث کی کتاب نسائی میں اور نجم التائب سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موعود ہندوستان میں آئے گا۔ (خلافت ہونانی جلد ۲ باب غزوہ ہند اور انجم التائب جلد ۲ صفحہ ۴۴۴ حاشیہ)

انہی روایات کے پیش نظر کسی بزرگ نے یہ کہا ہے اور خوب کہا ہے۔

کائنات لا در ارض اہلنا و نہ ہلنا و فیہ نور رسول اللہ مستعول من ہدنا مستبسن آت و ہدنا مہند من سیوف اللہ مسئول کہ صفت آدم کے اترنے کی جگہ ہندوستان ہے اور اس میں رسول اللہ کا نور روشن کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے مہدی بھی ہندی ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کھچی ہوئی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربی کی مشہور کتاب فتوحات مکیہ میں مہدی اور اس کے دروازہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ عجیب ہوں گے و فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۶۵ نیز شیخ علی حمزہ بن علی تنک العلوی نے اپنی کتاب جوہر الاسرار میں جوہر شہد بوری میں تالیف ہوئی امام مہدی علیہ السلام کے خروج کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ کدو نامی بستی سے ظاہر ہوں گے اور اتھروید میں اس عظیم نبی کے بہادری دکھانے کا مقام کلدان (قادیان) بتایا گیا ہے۔ (اتھروید سوکت ۹۷ متر ۳) اور حضرت بابا نانک رحمتہ اللہ نے بتایا ہے کہ آئے والا موعود پنجاب میں پرگنہ ہلال میں آئے گا۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۶۳۸) ۱۲۵ ہلال عرب پنجاب صنف گورو رامپور کی مشہور تحصیل ہے اور قادیان تحصیل ہلال میں واقع ہے۔

ان باتوں کی وضاحت کے بعد اب ہم اس طرف آتے ہیں کہ اس موعود اقوام عالم نے کب ظاہر ہونا ہے۔

### قرآن مجید احادیث اور اقوال پر کان میں بیان کردہ وقت.....!

قرآن مجید کی سورۃ مجدہ آیت یذکر انما من السماء وانی الازمن ثم یفرج البینہ فی یوم کان وقت اوتار کف سکتہ۔ سے واضح ہوتا کہ اسلام ایک ہزار سال تک حکم و مبطوط رہے گا ثم یعرج الیہا سے اسلام کے ضعف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اگر اس کے ساتھ حدیث میں بیان کردہ ان تین صدیوں کو ملا جائے جن کے بارہ میں حضور فرماتے ہیں۔

"خیر القرون قری فی تم اللہ یبعث نبیاً یصلی علی محمد و آلہ" یعنی تین صدیوں کے بعد نبی کی بعثت ہو گی اور کتب پیچھے لگے گا۔ ان تین صدیوں میں ہزار سال جمع کرنے سے تیرہ ہزار سال بنتے ہیں۔

آیت آتی ہے ایک ہزار سال میں اسلام کی رتی کی پیشگوئی ہے اور پھر اس ہزار سال کے بعد تیس صدی تک تنزل ہونا شروع ہو گا۔ اس تنزل کے بعد پھر خدا تعالیٰ اس کی بعثت کی تدبیر کرے گا۔ غایتہ المقصود جو شیخہ حضرات کی مشہور کتاب زبان فارسی ہے۔ اس میں آیت ان یوسف کا کف سنۃ اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

ترجمہ از فارسی "ایک ہزار سال سے مراد شریعت کے غلبہ کی قوت ہے۔ ایک ہزار سال گزر جائے پر دین اسلام پر کمزوری آتی شروع ہو گی۔ یہاں تک کہ بالآخر بہت کمزور اور غریب ہو جائے گا اور اس کمزوری کی ابتداء گیارہویں صدی سے تیس سال گزرے پر ہو گی۔ اس سے وقت سے مہدی علیہ السلام کے بعثت ہونے کا انتظار شروع ہو گا۔ (غایتہ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۱)

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلَا یَا بھو اللہ اتین (رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ باب الشراط الساتر) یعنی نشانات دو سال بعد ظاہر ہوں گے۔ اس کی تشریح میں حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں و یحتمل ان یکون اللام بعد المائتین بعد الالف وھو وقت ظہور المہدی۔ (مرقاۃ قرآن مشکوٰۃ بر حاشیہ صفحہ ۱۰۸ منبر ہدی)

گم المائتین کے لفظ پر جو التام ہے اسے مفسر دیکھتے ہوئے اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ ایک ہزار سال کے بعد دو سال گزرے پر نشانات ظاہر ہوں گے۔ اور یہی مہدی کے ظاہر ہونے کا وقت ہے یعنی تیسویں صدی میں ظہور ہو گا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے امام مہدی کے ظہور کی تاریخ "مہراج دیو" سے تیسویں صدی کا آخر نکالی ہے۔ (حج الکرامہ ۱۳۶۴)

حافظ برغزدار صاحب مشہور مسلم حدیث اپنی کتاب افواج میں لکھتے ہیں۔

پچھلے ایک ہزار دس گز سے تیسویں صدی عیسوی تا ہر سو سیساکری عدل سال ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ تیسویں صدی کا آخر اور چودہویں صدی کا شروع ہے۔

چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی مشہور کتاب حج الکرامہ کے صفحہ ۵۲ پر لکھتے ہیں دیر بر تقدیر ظہور مہدی بر سرہ صد ہندو احتمال قوی دارد۔



یعنی میرے اندازے کے مطابق مہدی کا  
آئندہ صدی (چودھویں صدی) کے سر پر ظاہر ہونے  
کا قوی احتمال ہے۔ اندھکتے ہیں۔  
”برصغیر چار دہم کہ وہ سال کامل از  
باتر ات اگر ظہور مہدی و نزول عیسیٰ  
صورت گرفت پس ایشان مجد و معتمد  
باشند۔“

یعنی چودھویں صدی کے سر پر چکے آنے میں  
ابھی کامل دس سال باقی ہیں اگر مہدی مسیح کا  
ظہور اور نزول ہو گیا تو وہی مجدد و معتمد ہونگے  
اور نواب صاحب کو نزرگان سلف کے اوتار  
پر استعدیقین تھا کہ انہوں نے یہاں تک سچ اقول  
میں لکھ دیا کہ یہ بندہ بڑی خواہش رکھتا ہے کہ  
اگر میں حضرت روح اللہ کا زمانہ پاؤں تو پہلا شخص  
جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام انہیں  
پہنچائے میں ہوں گا۔

یہی وجہ ہے کہ تیرھویں صدی کے آخر میں  
عالم اسلام میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی  
آمد کا نہایت بے چینی کے ساتھ انتظار شروع ہو  
گیا۔ وہی کے مشہور تصوفی ”سجادہ نشین درگاہ  
حضرت نظام الدین ادنیاء رحمۃ اللہ علیہ غائب  
خواجہ حسن نظامی نے محالک اسلامیہ کی سیاحت  
کے بعد لکھا:-

”محالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے  
مستشرق اور علماء سے ملاقات ہوئی  
میں نے ان کو امام مہدی کا بڑی بے تابی  
سے منتظر پایا۔ شیخ صنوسی کے ایک  
خلیفہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے  
تقریباً تک کہہ دیا کہ اسی سلسلہ میں  
امام مہدی ظاہر ہوں گے۔“

(بحوالہ المحدث ۳۱ جنوری ۱۹۱۲ء)  
پھر خواجہ صاحب موصوف اپنی کتاب شیخ صنوسی  
میں فرماتے ہیں:-

”کیا عجب ہے کہ یہ دہی وقت ہر  
اور ۱۳۳۳ھ میں صنوسی کی خبر کے مطابق  
حضرت امام کا ظہور ہو جائے اور اگر ابھی  
وہ وقت نہیں آیا تو سلسلہ ہم تک  
تو ظہور یقینی ہے کیونکہ متعدد بزرگوں  
کی پیشگوئیوں کو ملایا جائے تو ۱۲۴۰ھ  
تک سب کا اتفاق ہو جاتا ہے۔“

لیسوں اسلامی شریعتیں آمدہ روایات کے  
مطابق حضرت امام کی ظہور تیرھویں صدی کے  
آخر میں اور زیادہ سے زیادہ چودھویں صدی  
کے شروع میں ہو جانا چاہیے تھا۔  
گزشتہ علماء کے برخلاف آجکل کے علمائے  
کرام نے یہ لکھنا شروع کر دیا ہے کہ چودھویں  
صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہو رہی ہے  
اس لئے اب امام مہدی کا ظہور ہو گا احادیث  
اور بزرگان سلف کے اقوال کے یہ بالکل خلاف  
ہے۔  
حال ہی میں کچھ باغیوں نے سرزمین مکہ میں

مجموعیت اللہ کے موقع پر مسجد حرام میں گویا  
چلائیں اور کہا کہ امام مہدی ظلال ظاہر ہو گیا ہے  
اس کو مانا جائے۔ یہ واقعہ تو سعودی عرب کے  
حکام کے خلاف ایک بغاوت تھی جہاں تک  
امام مہدی کے آنے کا سوال ہے امام مہدی  
کے آنے کا وقت سو سال قبل تھا۔

پس امام مہدی کا ظہور تیرھویں صدی کے  
آخر اور زیادہ سے زیادہ چودھویں صدی کا سر  
یعنی شروع تھا۔

### باپیل کا بیان کردہ وقت

باپیل میں دانیال نبی کی بعض اہم پیشگوئیاں  
درج ہیں ان میں سے ایک پیشگوئی ان الفاظ میں  
ہے:-

”اے دانیال تیرہ راہ چلا جا کہ یہاں  
آزادیت تک سر پہر رہیں گی اور بہت  
لوگ پاک کئے جائیں گے اور سفید  
کئے جائیں گے اور آزمائے جائیں گے  
لیکن شر بر شرارت نہ کریں گے اور مردوں  
میں سے کوئی نہ سمجھے گا یہ دانشور بھی  
گے اور جس وقت سے دانیال قربانی  
موقوف کی جائے گی اور بڑی کوتاہ  
کیا جائے گا ایک ہزار دو سو نوے دن  
ہوں گے مبارک وہ جزا انتظار کرتا ہے  
اور ایک ہزار تین سو بیستین دن تک  
کرتا ہے۔“

(دانی ایل باب آیت ۱۲ تا ۱۳)  
دانیال کی اس پیشگوئی میں مسیح موعود کی آمد  
کا وقت بتایا ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ظہور کے وقت کی دو نشانیاں  
بتلائی ہیں۔

ایک دانی قربانی کا موقوف کیا جانا  
دوسرے بتوں کا قیام کیا جانا

خرج باب نمبر ۲۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ  
نبی اسرائیل کو روزانہ صبح و شام دو بکرے نبی  
سید اللہ قربان کرنے کا حکم تھا یہ قربانی ختم  
نہیں ہو سکتی تھی جب تک شریعت موصو یہ  
فروع نہ ہو یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ذریعہ فتح مکہ کے وقت پوری ہو گئی  
ان ہر دو واقعات کے بعد سے ٹھیک  
۱۲۹۰ دن تک موعود مصلح نے آنا ہے۔  
الہامی کتب میں عموماً دن سے مرقوس سال  
ہوتا ہے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی  
یا دوسرے نظروں میں مسیح موعود کا ظہور اسی  
پیشگوئی کی روشنی میں تیرھویں صدی ہجری کا  
آخر بنتا ہے۔

دانیال نبی کی اس پیشگوئی کے مطابق عیسیٰ  
خدا اور معین نے یہ اعلان کیا کہ حضرت  
مسیح علیہ السلام ۸۶۸ھ میں آئیں گے۔

اور تمام عیسائی دنیا نے بڑی بے قراری سے  
انتظار شروع کیا۔  
در اصل اس پیشگوئی کے مطابق مسیح کی آمد  
کا زمانہ ۱۸۷۸ء سے ۱۸۹۸ء تک تھا اور ہجری  
کیلندر کے مطابق یہ زمانہ تیرھویں صدی کا آخر اور  
چودھویں صدی کا شروع بنتا ہے

### ہندو و دونوں کا بیان کردہ وقت

گیتا میں حضرت کرشن جی کے اس دعوے کے  
مطابق کہ جب بھی دھرم کا لوہ اور دھرم کی  
در دھمی در زیادتی ہوگی میں دنیا کے سدھار کے  
لئے آیا کر دوں گا ایسویں صدی کے آخر سے  
چودھویں صدی ہجری کے شروع سے ہندو  
دنیا نے حضرت کرشن کو ملنا شروع کیا اور برہمن  
اشٹمی کے موقع پر آپ کو ملانے کے لئے ہندو  
لوگوں کی چنچ و پکار بڑھتی گئی اور ہندو علماء نے  
بھی کئی تاریخیں کرشن جی کی آمد کے لئے مقرر کرنی  
شروع کر دیں۔

۸ جولائی ۱۸۹۹ء کو انگریزی اخبار ”ٹرینڈین“  
میں ایک بہت بڑے نجومی کا مضمون شائع ہوا تھا  
جس میں اس نے لکھا تھا کہ ۱۹۰۰ء میں زمین  
پر خدا کا ایک نیا اوتار ظاہر ہو گا جو انسانیت کے  
لئے وہ کچھ کرے گا جو مسیح نے اپنے زمانہ میں کیا  
زوال بعد ان کے ظہور کی آخری تاریخ ہندو  
دو دونوں اور علماء نے یکم اگست ۱۹۴۲ء مقرر کی  
تھی در سال تک ۱۹۴۰ء

### سکھ گوروں کا بیان کردہ وقت

جنم ساکھی ڈی جانی بالا وال میں ایک مصلح  
کے آنے کے بارہ میں پیشگوئی ان الفاظ میں  
درج ہے:-

”ماں مردانے پچھا گورو جی کیر بھگت  
جیہا کوئی ہو رہی ہو یا ہے سر گوردوانک  
نے آکھیا۔ مردانیاں۔ اک جلیٹا ہوئی  
پر اسال تو پچھے سو برس توں بعد ہوئی۔“  
(جنم ساکھی ڈی جانی بالا وال ص ۲۵۱)  
یعنی تب مردانے نے گوردوانک جی سے پوچھا  
کہ گورو صاحب کیر بھگت سے بڑا کوئی ہو رہی  
بھگت ہو گا گورو صاحب نے فرمایا ان مردانیاں  
ایک جاٹ زمیندار سم سے ایک سو برس بعد ہو گا  
گوردوانک صاحب کا ”اسال تو پچھے سو  
برس توں بعد ہوئی“ کا مطلب گورو گوندھا صاحب  
کے سو برس بعد ہے گورو گوندھا صاحب کی وفات  
کا تک ۱۷۹۵ء ہوئی۔ اور ۱۷۹۵ء کی  
کے ایک مدرس بعد ۱۸۶۶ء ہجری کے بعد اس  
گورو نے آنا تھا گورو درگتھ صاحب میں اس  
کی تائید ان الفاظ میں موجود ہے کہ:-  
آدن اٹھتے جادون ستانوسے  
اکت ہو رہی آدھی مرد کا جیلا۔  
(تنگ محلہ ص ۱۳۷)

ایک مرد و حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کا چیلہ (شاگرد)  
۱۸۷۸ء ہجری اور ۱۸۹۷ء ہجری کے درمیان  
آئے گا۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب  
کی پیدائش یکم مچاگن ۱۸۹۱ء ہجری کو ہوئی  
عیسوی سنہ کے مطابق آپ کی پیدائش  
۱۲ فروری ۱۸۳۵ء کو ہوئی اور ہجری سن  
کے مطابق ۱۲ رتوال ۱۲۵۰ھ کو آپ  
کی پیدائش ہوئی۔ ۴۰ سال کی عمر میں تنگ  
۱۲۹۰ھ کو آپ پر سلسلہ دہی والہام شروع  
ہوا اور ۱۳۰۷ء ہجری میں آپ نے دعویٰ  
مسیحیت و ہدایت کیا اور عین چودھویں  
صدی کے سر پر آپ کا یہ دعویٰ تھا کہ تمام  
تو میں مصلح کی شدید منتظر تھیں کیونکہ وہی  
وقت اس مصلح کے ظاہر ہونے کا  
تھا۔ پس آپ ہی وہ موعود اقوام علم  
جو پیشگوئیوں کے عین مطابق اس  
زمانہ میں ظاہر ہوئے۔

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی  
علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہد فرماتے  
ہیں:-

”یہ چودھویں صدی ہجری  
ہے جس کے لئے عورتیں تک  
کہتی تھیں کہ چودھویں صدی ضرور  
برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں  
پوری ہوں اور چودھویں صدی  
میں اللہ تعالیٰ کی منشاء کے  
مطابق اسم احمد کا بروز نما  
اور وہ میں ہوں۔۔۔۔۔ جس  
کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے سلام کہا مگر انھوں نے کہ جب  
وہ دن آیا اور چودھویں کا چاند  
نکلا تو دکاندار۔ خود غرض کہا گیا  
انفوس ان پر جنھوں نے دیکھا  
اور نہ دیکھا وقت پایا اور نہ پہچانا  
..... آسمان اور زمین کے  
نشان پرے ہو گئے زمانہ کی حالت  
خود تقاضا کرتی ہے کہ آنے والا  
آدے۔ آنے والا آگیا اور عین  
وقت پر آگیا ناقل۔۔۔۔۔ خدا کی  
تس سچی ہوں اور پوری ہو کر  
ہیں۔“

(ملفوظات سیدنا حضرت مسیح  
موعود علیہ السلام جلد دوم ص ۱۹)  
وآخر دعوانا ان الحمد  
للہ رب العالمین

وقت تھا وقت کچھ نہ لہی اور کا وقت  
میں نہ اتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا



# پودھوں صدی کے مبارک ثمرات

آزمحترم ملک مولانا محمد امین ایم اے درویش دکیل المال تحریک جدید قادیان

ایک سو سال ہوئے کہ جب خصوصاً ہندوستان میں مسلمانوں اور اسلام پر ہیبت اور دیگر بعض تحریکات کی طرف سے شدید پورشی جاری ہوئی جس کے مقابلہ کے لئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے صداقت اسلام کے بارے میں ایک مبسوط اور لائق قریب پریشانی کتاب بڑھائی اور یہ کتاب پچھلے ۱۸۸۰ء میں شائع فرمائی جس میں مذاہب عالم کے لیڈروں کو دعوتِ مقابلہ دی کہ وہ اپنے مذہب کی عقائد کی صداقت کے ثبوت میں اپنی الہامی کتاب میں سے میرے پیش کردہ دلائل کا پانچواں حصہ ہی پیش کر دے تو میں اپنی دستہ ہزار روپیہ کی جائیداد سے لیدوں گا (جو فی زمانہ لاکھوں روپیہ کی بنتی ہے) مشہور پیر حضرت حاجی صدیقی صاحب نے جن کے ہزاروں مرید تھے اس کتاب کے مصنف کو "فیضِ رسال" عالم مہدی جو دو کرم حجۃ الاسلام قرار دیا دیکھا کہ۔

"(حضور) بے شک وہ شبہ... مجددِ وقت اور طالبانِ سلوک کے لئے آفتاب اور گمراہوں کے لئے خضر اور منکرینِ اسلام کے واسطے سیف قاطع... ہیں۔"

(بحوالہ اثباتِ قادیان ص ۶۲ تا ۶۸) مشہور مسلم اخبار "مشرقِ محمدی" بنگلور نے اپنے تبصرے میں اس کو کتابِ لا جواب قرار دیا (پرچہ بابتِ درجہ اولیٰ الاخریٰ ۱۲۰) حضرت اقدس علیہ السلام کا تائید اسلام کے بارے میں مسلسل تصانیف جاری رہا ملکہ معظمہ و کثوریہ انگلستان کو بھی آپ نے دعوتِ اسلام دی آپ کی مساعی کے اثرات عالمِ مسیحیت نے بہت جلد بکثرت محسوس کئے چنانچہ لندن میں ۱۸۹۴ء میں پادریوں کی منعقدہ عالمی کانفرنس میں لارڈ بشپ آف گلوسٹر نے سخت گجراہٹ کا اظہار کیا اور کہا کہ:-

"ہندوستان میں ایک نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آ رہا ہے... اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی پہلی ہی عظمت حاصل ہوتی جارہی ہے... اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ ہم میں سے بھی بعض کے ہن

(اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔) پادریوں کی کانفرنس کی سرکاری رپورٹ ۱۸۹۴ء - صفحہ ۶۲) کسی بے مردمانی کی حالت میں یہ دعوتِ اسلام کا کام جاری رکھا گیا اس امر سے ظاہر ہے کہ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر یورپ اور امریکہ میں تبلیغِ دیگرہ کے بارے میں مشورہ ہوا۔ نتیجہً ازاجات اڑھائی صد روپیہ باہر گویا تین ہزار روپے سالانہ کا ہوا۔ تین سو کے احباب نے مانی مدد کی پیشکش کی جن میں سے چوتھہ افراد کے باہر چندہ کا مجموعہ ساڑھے بارہ روپے کے قریب بنتا ہے۔ اس وقت کل ساڑھے اکھتر روپے ماحول میں آٹھ صد اٹھاون پچھلے سالانہ کے وعدے ہوئے اور نقد وصول صرف پونے اڑتالیس روپے کے قریب ہوئی۔ چند سال بعد آپ نے قادیان میں ایک پرائمری مدرسہ جاری کرنا چاہا تاکہ بچوں کو اس میں تعلیم و تربیت دے کر ان کے ذریعہ نور اسلام کو پھیلا یا جائے ابتدائی صرف پانچ احباب کی طرف سے مجموعہ ساڑھے چودہ روپے باہر اس مدرسہ کے لئے دیئے کا وعدہ ہوا تھا۔ قومِ مسلم کا رد یہ تھا جو کہ حضور کے ۱۸۹۱ء میں عروج ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ

"اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں... اس نازک وقت میں ایک شخص خدا کا لے کی طرف سے اٹھا اور پتا چلتا ہے کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ عام دنیا پر ظاہر کرے اور اس کی راہیں تمام مغربی ملکوں کی طرف سے کھولے لیکن قوم اس کی امداد سے دستکش ہے اور سوزن اور دنیا رستی کی راہ سے بکلی تعلقات ششعل کر کے بیٹھتی ہے..."

(ازالہ ادھام حصہ دوم) مگر آپ نے ان صبر آزمائیاں میں بھی کام جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس قدر کچھ شامل حال رہی کہ اب تک مختلف ممالک میں قریباً سات درجن احباب نے امدیت کی خاطر شہادت قبول کی۔ کوڑوں روپے کی جائیدادیں انہیں اپنے جگہ گوشتے خدمتِ دین کے لئے مسلسل اد جوق در جوق پیش کئے جا رہے

ہیں۔ تمام ممالک میں مراکز اسلام کے جال پھیلائے جا رہے ہیں جن میں سینکڑوں مبلغین سرگرم عمل ہیں۔ مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے جا رہے ہیں ایک کروڑ سے زیادہ افراد شرک و بدعت و رسومات سے توبہ کر کے آپ کی تحریک کو ہر طرح کی جاننا رہا سے فروغ دے رہے ہیں۔ قریباً تین کروڑ روپیہ سالانہ تک بجٹ پہنچ چکا ہے۔ دسمبر ۱۹۰۳ء میں حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھائی کروڑ روپیہ کی رقم کے مطالبہ پر جماعتِ امدیہ نے بارہ کروڑ روپے سے زائد فراہم کرنے کے وعدے کئے جس میں سے کینیڈا اور سوئیڈن کے ممالک میں ایک ایک مسجد تعمیر ہو چکی ہے جو چودہ سو سال میں اولین مساجد ہیں اور مسیحیت کے دشمنوں مراکز اٹلی اور سپین میں بھی ایسا انتظام ہو رہا ہے کس احسن طریق سے ۱۸۹۱ء میں تحریر کردہ حضرت اقدس علیہ السلام کی نیابت پوری ہو رہی ہے کہ

"میں جو کہتا ہوں کہ ان الہی کاموں میں قوم کے ہمدرد ہو کر وہ سب بے صبری سے نہیں بلکہ صرف ظاہر کے لحاظ سے اور احباب کی رعایت سے کہتا ہوں، درنہ خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا دل مطمئن ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا اور میرے تمام ارادے اور امیدیں پوری کر دیگا۔"

(ازالہ ادھام حصہ دوم)

(۲) دوسری طرف اشاعتِ اسلام اور اسلام پر عمل کرنے کے لحاظ سے عالم اسلام کا کردار قابلِ توجہ ہے۔ ایک ہی رات میں عرب شہزادے نے ایک غیر ملک میں جا کر چھ کروڑ روپے جوئے میں ضائع کئے روزنامہ نولے وقت لاہور بابت یکم اگست ۱۹۰۹ء لکھتا ہے کہ:-

"آہ! بیل کی دولت سے مالا مال شہزادے جو دونوں ہاتھوں سے دولت لٹاتے ہیں۔ عیش و عشرت لٹاتے ہیں۔ اور خیروں کی نظر میں اسلام کے وقار کو ٹی میں ملاتے ہیں۔ کاشش! دنیا

میں اسلام کے نفاذ کی خواہش رکھنے والے اپنی ذات پر بھی اسلام نافذ کر سکیں۔" جدو کے انگریزی اخبار سرب نیوز کی خبر مضمون دو کھٹا ہے کہ ایک شخص نے ایک بلی کی شادی دھوم دھام سے رچانے پر قریباً چار لاکھ روپیہ خرچ کیا اس تقریب میں ایک سو اقاوب اور احباب کو بھی اس نے مدعو کیا۔ (بحوالہ روزنامہ امر دوز لاہور بابت ۳۱ جولائی ۱۹۰۹ء) بائی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام نے تو ایک سو سال پہلے تبلیغِ داشتِ عدتِ اسلام کا کام پوری ذہ سے شروع کیا۔ لیکن رابطہ عالم اسلامی نے اس بارے میں سال رواں میں خود کیا ہے

(۳) آج سے اکھتر سال پہلے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ کی عظیم ہم عصر کی شہرِ ثمرات حسنہ نظر آ رہی تھی۔ اخبار دکیل امرتسر کے ذیل کے تبصرے سے ظاہر ہے۔ اس نے لکھا کہ:-

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم محض سادہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر منقہ اور دواز حشر تھی... وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے میں برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شہرِ قیامت ہو کر خفا ہوا خواب بستی کو بیدار کرتا رہا... دنیا سے اٹھ گیا... اے... نازش فرزندِ ان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں... وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہیں... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

آپ کے وصال کے اکھتر سال بعد احیت کا یہ لکھا مایہ بیچ ایک تار و درت بن چکا ہے۔ جس کے شیریں ثمرات سے دنیا بھر کے اقوام لطف اندوز ہو رہی ہیں جس کو ایک فرعون صفت آمر کی عسکری طاقت اور مادی وسائل ذرہ بھر جھٹش نہ دے سکے تحریکِ امدیت اور دیگر تمام مسلم فرقوں کے مجموعہ کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے تحریکِ امدیت کے غیر میں صلح و آشتی اور خیر و برکت اور خدمتِ خلق ہے اور یہی تھا اعلیٰ حلقہ بگوشانِ امدیت کو دوزوں سے حجاز کرتے ہیں۔ اللہ صل علی محمد و علی آل محمد



# حضرت مسیح موعود و مہدیؑ کا منصب و مقام

از: مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد قائم مقام ہڈیا سٹرڈ اسیر: ایٹا

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورِ اول میں اسلام کے عروج کی جہاں پہلے سے بشارتیں دی تھیں وہاں آپ نے اسلام کے تنزل کی بھی پیشگوئیاں فرمائی ہیں کہ مسلمان نام کے رہ جائیں گے اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ اُس وقت دنیا ایک پُر آشوب دور میں سے گزر رہی ہوگی۔ روحانی اور مادی ہر طرح کی مشکلات درپیش ہوں گی۔ ایسے دور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہی اُمت میں سے ایک عظیم الشان روحانی مصلح کے مبعوث کئے جانے کی بشارت دی تھی۔ اور اس مقدس وجود کو آپ نے مسیح اور مہدی قرار دیا ہے۔ اُس کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقرر ہوگی جس سے دم سے اسلام اور مسلمانوں کا احیاء وابستہ تھا۔ اور جس کے انفارخ قدسیہ کے نتیجے میں اقامتِ دین کا فریضہ سرانجام پانا تھا۔ جس نے ایمان کو دوبارہ ثریا ستارے سے لاکر تمام دنیا میں اسلام کو غلبہ کر کے حضرت نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو ساری دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

هُوَ الَّذِي آتَاكَ دِينًا وَرَسُولًا  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَدِدْنَا الْمُحَقِّقِينَ لِيُظْهِرُوا  
عَنِ الدِّينِ كُلِّهِ (توبہ: ۳-۴)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کر کے دکھادے۔ یہ غلبہ حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی ہونے والا ہے۔ اور آپ ہی کی توحیدِ قدسیہ کے نتیجے میں ہوگا۔ تمام مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان جلد ۲۹ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

”وَذَلِيلًا عِنْدَ نَزُولِ عِيسَى  
بَنِ مَرْيَمَ“

یہ غلبہ دینِ عیسوی بن مریم کے زمانہ میں ہوگا۔ اس امر کی تائید ایک حدیث نبوی کے یہ الفاظ بھی کرتے ہیں کہ

”يُظْهِلُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَدَلَ  
كُلَّهُمَا إِلَّا الْإِسْلَامَ“

(البداء جلد ۲ صفحہ ۲۱۶)

اللہ تعالیٰ اس موعود مسیح کے زمانہ میں اسلام

کے سوا باقی تمام دینوں کو ختم کر دے گا۔ یعنی رفتہ رفتہ تمام دُنیائے اسلام کی صداقت کو قبول کر لے گی۔ پس قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کی بناء پر اُمتِ مسلمہ تیرہ صدیوں سے اجماعی طور پر مسیح موعود اور مہدیؑ کا انتظار کرتی رہی۔ اگرچہ اس موعود کی کیفیت آمد میں قدسے اختلاف رہا ہے۔ لیکن نفسِ آمد پر سب کا اتفاق ہے۔

اس سلسلہ میں اس امر کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے کہ پیشگوئیوں میں اخفاء کا پہلو ضرور ہوتا ہے۔ اور ان میں تاویل و تعبیر ضروری ہے۔ جب قرآن مجید کی متعدد آیات میں حضرت مسیح نامہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا ثبوت پایا جاتا ہے اور موجودہ عصری تحقیقات بھی ان کی تائید کرتی ہیں تو معلوم ہوا کہ احادیث میں جس مسیح کے آنے کی پیشگوئی ہے وہ دراصل اُمتِ محمدیہ ہی کا ایک فرد ہے جو عیسیٰ بن مریم کے منصب و مقام کو حاصل کر کے مبعوث ہونے والا ہے۔ حدیث بخاری کے الفاظ ”إِمَامُكُمْ مِنْكُمْ“ بھی اسی مفہوم پر دلالت کرتے ہیں۔ اور یہ ایسی صحیح تعبیر ہے کہ علامہ اقبال کو بھی اس کی معقولیت کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:-

”جہاں تک میں نے اس تحریک کے منشاء کو سمجھا ہے اجدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیح کی موت ایک عام فانی انسانی کی موت تھی۔ اور رجعت مسیح گویا ایسے شخص کی آمد ہے، روحانی حیثیت سے اس کا شاہد ہے۔ یہ خیال سے اس تحریک پر ایک طرف عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے“

[رسالہ علامہ اقبال کا پیغام ملت اسلامیہ کے نام-۲۲-۲۳]

## مقامِ نبوت

بہر حال مسیح کی آمد ثانی میں اُن کا مقام نبوت کا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:-

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ  
رَسُولًا مِنْهُمْ..... وَآخَرِينَ

مِنْهُمْ لَعَلَّاهُمْ يَلْتَمِذُونَ (سورۃ جمعہ)

یعنی خدا نے عربوں میں اپنا ایک رسول بھیجا ہے..... اور وہ ایک بعد میں آنے والی قوم میں ہیں۔ انہو کے ساتھ کی ہے اس رسول کو (ایک ظل اور بروز کے ذریعہ) دوبارہ ظاہر فرمائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم کے باب ذکر الدجال میں آنے والے مسیح کو ایک ہی مقام پر بار بار نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

”وَيُحْصِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ..... فَيَرْغِبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ..... ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ..... فَيَرْغِبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ“

یعنی جب مسیح موعود یا جوج ماجوج کے زور کے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس صحابی دشمن کے نزع میں محصور ہو جائیں گے..... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے..... اور اس دعا کے نتیجے میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابہ مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے قہقہے میں گھس جائیں گے۔ لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی..... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھکیں گے۔

اسی طرح امام جلال الدین السيوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

”مَنْ قَالَ يَسْلُبُ نُبُوَّتَهُ  
عَفَرَ حَقًّا“

(حجج الکرامہ ص ۱۳۱)

کہ جو شخص یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول نبی نہ ہوں گے، وہ پکا کافر ہے۔ پھر لکھا ہے کہ:-

”فَهُوَ إِنْ كَانَ خَلِيفَةً فِي الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ فَهُوَ رَسُولٌ وَنَبِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى حَالِهِ“

(حجج الکرامہ ص ۱۳۲)

یعنی باوجود اس بات کے کہ وہ اُمتِ محمدیہ کے ایک خلیفہ ہوں گے پھر بھی بدستور رسول اور نبی ہوں گے۔ اسی امر کا اعتراف مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے بھی یوں کیا ہے کہ:-

”..... آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی اپنی جگہ نبوت پر برقرار ہونے کے باوجود شریعتِ محمدیہ پر عمل کریں گے“

[شہاب یکم مارچ ۱۹۶۴ء ص ۶۱۹۴ (سوالہ الفضل-۱۰ مئی ۱۹۶۴ء)]

پس قرآن مجید، احادیث نبویہ اور بزرگانِ سلف اور عام مسلمانوں کے اعتقاد کے مطابق مسیح کا مقام، نبوت کا مقام ہے۔

## مسیح موعود اور مہدیؑ

عامۃ المسلمین میں یہ خیال رائج ہے کہ مسیح موعود اور امام مہدیؑ دو الگ الگ وجود ہیں۔ حالانکہ بخاری شریف کی حدیث و امام مکرم منکم اور مسلم کے الفاظ فاقمکم منکم سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مسیح موعود ہی امام الزمان اور امام مہدیؑ ہوں گے۔ اس امر کی تائید مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ص ۲۱۱ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ:-

”يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا مُهْدِيًا وَحَكَمًا عَدْلًا“

یعنی جو زندہ رہے گا وہ عیسیٰ بن مریم کو ملے گا جو امام مہدیؑ اور حکم اور عادل ہوگا۔ پھر ابن ماجہ باب شدۃ الزمان کی ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

”وَالْمُهْدِيُّ الْأَعْيَى بْنُ مَرْيَمَ“

کہ مہدی دراصل ابن مریم ہی ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس دعویٰ کے تعلق میں فرمایا ہے کہ:-

(۱)

”میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اُسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اُسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں“

(تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

(۲)

”میں مسیح موعودوں اور نبیوں کا نام سرورِ انبیاء سے نہیں رکھا ہے“

(نزول المسیح ص ۱)



تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

(الف) —

”مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی مہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔“  
(اربعین اول ص ۳)

(ب) —

”حدیثوں میں یہ پیشگوئی موجود ہے کہ وہ مسیح موعود جو اُس اُمت میں سے ہوگا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا۔ یعنی جس قدر اختلاف داخلی اور خارجی موجود ہیں ان کو دور کرنے کے لئے خدا نے بھیجے گا۔ اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اُسے راستی پر قائم کرے گا۔ اور جو کچھ کہے گا بصیرت سے کہے گا۔ اور کسی فرقہ کو حق نہیں ہوگا کہ اپنے عقیدہ کے اختلاف کی وجہ سے اس سے بحث کے کیونکہ اس زمانہ میں مختلف عقائد کے باعث متعولی مسائل جن کی قرآن شریف میں تصریح نہیں، مشتبه ہو جائیں گے۔ اور باعث کثرت اختلافات تمام اندرونی طور پر جھگڑنے والے یا بیرونی طور پر اختلاف کرنے والے ایک حکم کے محتاج ہوں گے جو آسمانی شہادت سے اپنی بیخالی ظاہر کرے گا۔“  
(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۷)

### موعود اقوام عالم

موجودہ دور مذہبی اور روحانی اعتبار سے اس قدر پر آشوب ہے کہ تمام مذہب میں نہ صرف اس زمانہ کی علامات کا ذکر اور خسرا بیوں کی تفصیل بیان ہوئی ہے بلکہ ان مفسد کا علاج بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت خدا کا ایک عظیم ا نشان مصلح مبعوث ہوگا اور اس کے زمانہ میں وہ مذہب ساری دنیا پر چھا جائے گا۔ چنانچہ دنیا کی تین بڑی قومیں عیسائی، مسلمان اور ہندو اپنے اپنے معتقدات کے لحاظ سے اس زمانہ میں مسیح اور کرشن کی آمدن کی منتظر ہیں۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر مذہب کی علیحدہ علیحدہ مصلح ظاہر ہو کر سارے مذاہب پر غالب آئے یہ بات عقلاً ناممکن ہے۔ بلکہ اس طرے تو امن عالم مزید تباہ ہو جانا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آنے والا ایک ہی شخص ہے جس نے ان مذکورہ ساری اقوام کو اور دنیا کے تمام ہی نوع انسان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور ایک متحدہ قوم بنادینا تھا۔ اور وہ شخص ہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام۔

(۳)

”نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخلص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

(۴)

”سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔“

[آخری خط مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء  
مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء]

(۵)

”خدا کی مہرتے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔“  
(حقیقۃ الوحی ص ۹۶ حاشیہ)

### اُمتی نبی

(۶)

”یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکا کھا جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اُس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی۔ اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث، اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ایسا ہی میرا نام اُمتی بھی رکھا ہے۔ نامعلوم ہو کہ ہر ایک کمالی مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملتا ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

### حکم و عدل

اُمت محمدیہ کے مسیح موعود اور مہدی مہود کا ایک مذہب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور عدل بھی قرار دیا ہے۔ اس

آپ فرماتے ہیں :-

(۱)

”اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔۔۔۔۔ اور میری نسبت جو اللہ فی حلال الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے پیرائوں میں۔ موصوفہ رہے کہ ہر ایک نبی کی شان مجھ میں پائی جائے۔ اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو۔۔۔۔۔ چنانچہ جو ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گزرا ہے جس کو رور گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اُس کا نام بھی مجھے دیا گیا۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن ہی ہوں۔ اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے۔ آریوں کا بادشاہ۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی ص ۸۲-۸۷)

(۲) اسی طرح آپ نے فرمایا :-

”میں اُن سن ہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں۔ جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا توں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اُس نے میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔“

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۲ طبع اول)

(۳)

”میں وہی ہوں جن کا خدا نے وعدہ کیا تھا۔ ہاں میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔“  
(ملفوظات جلد سوم ص ۵۵)

### خاتم الخلفاء

مسیح موعود و مہدی مہود علیہ السلام کا منصب و مقام خاتم الخلفاء ہونے کا بھی ہے۔ اس تعلق میں آپ فرماتے ہیں :-  
”جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک متر ہے اور آپ

خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانے کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی مشبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ پر ڈال دی جو قریب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۸۲-۸۳)

### مجدد الف آخر

چودھویں صدی ہجری کے آخری سال میں سے اس وقت ہم گزر رہے ہیں۔ یہ ایسا وقت ہے کہ ایک طرف تو عام مسلمانوں میں بے پنی اور مایوسی کا دور دورہ ہے کہ وہ موعود امام مہدی اور چودھویں صدی کا مجدد نہیں آیا۔ حالانکہ اس موعود امام کو ظاہر ہونے سے سال کا عرصہ گزر گیا۔ اور اُس کی قائم کردہ انہی جماعت نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بفضلہ تعالیٰ وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیے ہیں کہ اب وہ آئندہ دس سال کے بعد غلبہ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ لیکن دوسری طرف بعض پرانہ خیال لوگوں میں یہ دوسرے بھی پیدا ہوا کہ اب نئی صدی شروع ہونے والی ہے اس لئے اب پندرہویں صدی کا مجدد موعود ہوگا۔ اور مسیح موعود کا دور ختم ہو گیا۔ حالانکہ یہ بات قلت تدبر اور حسد کی پیداوار ہے۔ جبکہ مذکورۃ الصدر ایک عنوان کے تحت یہ بیان ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا مقام خاتم الخلفاء کا مقام ہے تو لازمی بات ہے کہ آئندہ صدیوں میں آپ کا دور ختم نہیں ہوا بلکہ آپ نہ صرف مجدد صدی ہیں بلکہ مجدد اُلف آخر بھی ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

”قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔ اور ہدایت اور نگرانی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔۔۔۔۔ (آگے دیکھیے ص ۲۶ پر)



# زمانہ نبوی کی علامات جو چودھوی صدی نبوی میں

از مکتبہ مولوی عبدالحق صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسموا صونہ السمکۃ جاکو المسیح جاکو الملیح  
نیز لیشو از زمیں آمد امام کا مسکارا  
(سیح موعود)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہماری  
زندگیاں چودھوی صدی ہجری کے گزرتے  
لمحات کو الوداع اور پندرہویں صدی کے  
مبارک آغاز کا استقبال کر رہی ہیں قرآن  
کریم، احادیث نبوی، اور سلف صالحین کی  
پیشگوئوں کے مطابق مسیح و ہمدی کی پیدائش  
کا زمانہ تیرھویں صدی ہجری اور ظہور  
چودھویں صدی بتایا گیا ہے۔ پندرہویں  
صدی یا اس کے بعد کی کسی صدی میں حضرت  
امام ہمدی علیہ السلام کے ظہور کی کہیں بھی  
نشاندہی نہیں کی گئی۔ جماعت احمدیہ الہی  
نوشتموں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد  
قادیانی مسیح موعود و ہمدی مسعود علیہ السلام  
پر آج سے نوے سال قبل چودھویں صدی  
کے آغاز میں ایمان لاکر انتظام کی گھڑیاں ختم  
کر چکی ہے۔ اور آج جب کہ پندرہویں صدی  
کا آغاز ہونے کو ہے۔ بالخصوص غیر احمدی  
مسلمانوں پر اور بالعموم اقوام عالم پر ایک  
تجربہ قاطع اور یربانی ساطع قائم ہو چکی  
ہے۔ کیونکہ ماضی زمانہ کی بعثت کا وقت  
ختم ہو چکا ہے۔

## اسلام کے دورِ اہم و دور

قرآن کریم اور احادیث نبوی سے یہ حقیقت  
افتر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اسلام کے  
دو ہی اہم اور نمایاں دور ہیں۔ قرآن کریم  
میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو مشیل موعود قرار دیا ہے۔ اور قرآن کریم  
میں موسوی شریعت کے دو ہی دوروں کا  
وضاحت کے ساتھ جگہ بہ جگہ تذکرہ کیا گیا  
ہے۔ میں سے ایک دور کا آغاز حضرت  
موسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا اور دوسرے اہم  
دور کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوا تھا۔  
اور بڑے ہی لطیف انداز میں قرآن کریم میں  
بتا دیا گیا ہے کہ اسلام کے بھی اسی طرح  
دو ہی اہم اور بڑے عظمت دور ہونگے ایک کا  
آغاز خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس  
وجود میں ہوا اور دوسرے دور کا آغاز  
حضرت کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ  
السلام کے وجود سے ہونا مفروضہ تھا۔ اور

اس سلسلہ میں جو علامات قرآن کریم میں  
موجود ہیں وہ سب کی سب مسیح موعود کی  
بعثت کے ساتھ اس زمانہ میں ظاہر ہوئی  
ہیں۔ اور وہ علامات بہت زیادہ ہیں۔ ان  
سب کا اس مختصر سے مضمون میں احاطہ کرنا  
مشکل ہے۔

حدیث نبوی میں ان دو بعثتوں کی نشاندہی  
اس طرح کی گئی ہے کہ حضور نے فرمایا۔  
”لیس بینی و بینتہ نبی“ (بخاری)  
یعنی میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی  
اور نبی نہیں ہوگا۔ گویا اس امت کے لئے  
دو ہی مقدس ترین وجود ہیں۔ ایک خود  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا حضور  
کے بروز کامل اور روحانی فرزند جلیل مسیح  
موعود علیہ السلام کا۔ ایک دوسرے مقام پر  
فرمایا کہ:-

”میری امت کی مثال اس بارش کی  
طرح ہے جس کے متعلق یہ معلوم نہیں  
ہوتا کہ پہلا قطرہ زیادہ بابرکت ہے یا  
آخری قطرہ۔“ (جامع ترمذی)

فرمایا:-  
”وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی  
ہے کہ جس کے شروع میں نبی ہوں اور  
اس کے آخر میں مسیح ابن مریم ہے؟“  
قرآن کریم کی سورہ جہد میں بھی رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بتائی گئی ہیں۔  
ایک ”امیین“ ہیں دوسری ”آخرین“ میں  
اس آیت کی تفسیر میں رسول اکرم صلی  
اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بخاری شریف  
میں موعود ہے کہ ”آخرین“ میں حضور کی  
بعثت ”رجل نارس“ کے وجود میں بروز  
طور پر ہوگی۔ اس کی تشریح میں حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”رجل فارس اور مسیح موعود ایک  
ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن  
شریف میں اسی کی طرف اشارہ  
فرمایا ہے۔ اور وہ یہ ہے والحقین  
منہم لہما یاءتوا جہم لہم  
آخرت کے اصحاب میں سے ایک  
اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا  
بہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے  
ہیں کہ جو نبی کے وقت میں ہوں اور  
ایمان کی حالت میں اس کی صحبت  
سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم  
اور تربیت پادیں۔ پس اس سے

یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنے والی قوم میں  
ایک نبی ہوگا۔۔۔۔۔ اور میں اس  
خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے  
ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے  
مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی  
رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود  
کے نام سے پکارا ہے۔ اور اسی نے  
میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے  
نشان ظاہر کئے ہیں۔“

(تمہ حقیقۃ الوحی ص ۷۷)  
حضور کے اشد ترین مخالف اس حقیقت  
کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-  
”مؤلف یرایں احمدیہ قریشی تہیں  
فارسی الاصل ہیں۔“

(اشاعت السنہ عظیم ص ۱۹۲)

بہر حال وہ تمام علامات جو زمانہ مسیح موعود  
سے تعلق رکھتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ  
وسلم کی بعثت ثانیہ کی ضمن میں قرآن و  
حدیث میں بیان ہوئی ہیں۔ وہ سب کی سب  
چودھویں صدی میں ہی پوری ہو رہی ہیں۔  
کیونکہ اسی صدی میں رسول مقبول صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ظہور ہوا ہے اور  
اسلام کے دوسرے اہم دور کا آغاز ہوا  
ہے جس کے ساتھ غلبہ اسلام والبتہ ہے۔

## مسلمانوں کی موجودہ حالت

قرآن کریم اور احادیث نبوی میں ایک  
ایسے زمانے کی خبر دی گئی تھی کہ جب اسلام  
کا صرف نام قرآن کریم کے صرف الفاظ  
باقی رہ جائیں گے۔ اور مساجد ہدایت سے  
خالی اور علماء بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔  
یہ سب علامات بھی اسی چودھویں صدی  
میں پوری ہوئی ہیں۔ اور اس کا اعتراف  
خود غیر احمدی علماء کو بھی ہے۔

مولوی شہاد اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:-  
”سچی بات یہ ہے کہ ہم ہیں سے قرآن  
مجید بالکل اٹھ چکا ہے فرضی طور پر  
ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر  
واللہ دل سے اسے معمولی اور بہت  
معمولی اور بے کار کتاب جانتے  
ہیں۔“ (الحديث ۱۰۱۲ ج ۱ ص ۱۹۱)

لکھتے ہیں:-  
”ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا  
نام رہ جائیگا اور قرآن کا رسم خط  
اس وقت کے مولوی آسمان کے تلے

بدترین مخلوق ہونگے سب رشتہ  
وفساد انہیں کی وجہ سے ہوگا۔ ہم  
دیکھ رہے ہیں کہ آجکل وہی زمانہ  
آگیا ہے۔“

(الحديث ۵۵۲۱ ج ۱ ص ۱۹۳)

## قتل دجال اور کسر صلیب

احادیث نبوی میں بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود  
صلیب کو توڑے گا اور دجال کو قتل کرے گا۔  
آخری زمانہ میں تین اقوام کا کربہ ارض پر  
غلبہ بتایا گیا ہے۔ دجال عیسائی اقوام اور  
یا جوج و ماجوج بوقت واحد تو تینوں اقوام  
کا دنیا پر غلبہ نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت یہ  
تینوں ہی عیسائی اقوام ہیں جو آج دنیا پر  
غالب ہیں۔ حدیث میں سب سے بڑا فتنہ  
دجالی فتنہ کو قرار دیا گیا ہے۔ جس سے ہر  
نبی، نبی قوم کو گھراتا آیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیے  
کہ دجال اور یا جوج و ماجوج کے متعلق احادیث  
میں بہت سی علامات مثیلی رنگ میں بیان  
ہوئی ہیں۔ ان کی حقیقت پر محمول نہیں کیا  
جاسکتا۔ یہ لطیف استعارات ہیں جو  
اپنے اندر بلیغ اور وسیع مضمون رکھتے ہیں  
ذیل میں ہم ایسی چند علامات کے پورا ہونے  
کا ذکر کرتے ہیں جو ہر دانشمند انسان کو  
ذہنیت فکر دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں دجال کا لفظ نہیں ہے بلکہ  
مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے والوں کا فتنہ  
سب سے بڑا فتنہ بتایا گیا ہے کہ جس کے  
نتیجہ میں قریب ہوگا کہ آسمان پھٹ جائے  
اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ  
ریزہ ریزہ ہو جائیں اور سورہ مہم میں  
”قوا لئلا عیسائی قوم کو قرار دیا گیا ہے  
جبکہ حدیث نبوی میں بتایا گیا ہے کہ مسیح  
موعود مقام لکھنؤ دجال کو قتل کر دے گا۔  
لکھنؤ کے معنی جھگڑے اور بحث کرنے کے بھی  
ہیں۔ پس یہ دجالی فتنہ عیسائیت کا فتنہ ہے  
جو اس چودھویں صدی میں اپنے عروج کو  
پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
نے ”جنگ مقدس“ کے عنوان سے عیسائی  
پادریوں کے ساتھ امرتسر میں پندرہ روز  
تک مناظرہ کیا۔ اور اس کے بعد حضور کی  
پیشگوئی کے مطابق مد مقابل پادری عبداللہ  
آٹھم حضور کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گیا۔  
اور حضور نے ایک ہی عربی و ذات صلیب  
صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا حضور  
فرماتے ہیں:-

”اے میرے دوستو! میری آخری  
وصیت سنو! اور ایک راز کی بات  
بتاتا ہوں! اسی کو خوب یاد رکھو تم اپنے  
ان تمام مناظرات میں جو تمہیں  
عیسائیوں سے پیش آتے ہیں۔ رخ



حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ یا جوع ماحوج  
اور ان کی متعلقہ علامات بڑی شان کے  
ساتھ چودہویں صدی میں پوری ہو چکی ہیں۔  
اور ظاہر ہے کہ یہ زمانہ مسیح موعود کی علامات  
پہن مگر یہ لوگ محض ہٹ دیر ہی سے حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لاتے  
ہیں۔

۱۴۴۴

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-  
يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْعَمَلِ  
وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ (المعارج)

اس دن (شدت حرارت کی وجہ سے) آسمان  
پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا  
اور پہاڑ دعفی ہوئی روٹی کی طرح ہو جائیں  
گے یعنی ایسی ایجادیں نکل آئیں گی جیسے  
ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کہ جن کے گرنے سے  
پہاڑوں جیسی مضبوط چیزیں بھی روٹی کے  
گالوں کی طرح ٹوٹ جائیں گی۔

قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام ہے ”الدخان“  
(دھواں) ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ  
مُبِينٍ هَٰ غَفَشِيَ النَّاسَ هَٰ هَٰذَا  
عَذَابُ الْيَوْمِ

پس تو اس دن کا انتظار کر جس دن آسمان پر ایک کھلا کھلا دھواں ظاہر ہوگا۔ جو مسیحا لوگوں پر حجیا جائیگا۔ یہ دردناک عذاب ہوگا۔ اس آیت میں اٹیم ہم اور ہائیڈروجن ہم کا ذکر ہے۔ جن کے پھینکنے پر تمام جزو میں دھواں پھیل جاتا ہے۔ اور ان ہموں کو اس وقت سائنسدان قیامت کا پیش نید بھی بتا رہے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ اٹیم ہم اور ہائیڈروجن ہم جو تیار ہو چکے ہیں، استعمال کئے جائیں تو جانداروں کا جو رڑے زمین پر لستے ہیں خاتمہ ہو جائے گا یعنی قیامت آجائے گی۔ جبکہ مسیح موعود کا ظہور بھی قریب قیامت میں بتایا گیا ہے۔ اور یہ ہم بھی جو دوہویں صدی میں ہمارا منصوبہ شدہ ہودہ پر آئے ہیں۔ اور یا جوج ماجوج کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔

## نئی نئی سواریاں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ  
مسیح موعود کی ایک خاص علامت یہ بتائی ہے  
کہ **وَلَيَمُوتَنَّ الْقَلَامُ فَلَا يَبْعَثُ عَلَيْهِا بَعَثُ**  
اس وقت ایسا ہوگا کہ اونٹوں کو بھی بار بار  
کے کام سے فارغ کر دیا جائیگا۔ مبداءوں  
اور صحرانوں کے لئے اونٹ میں ایک ایسی  
تیز رفتار سواری تھی جس کے ذریعہ سے  
ایک گھنٹہ سے دوسری گھنٹہ زیادہ وزنی اشیاء  
(باقی ملاحظہ فرمائیے ص ۱۰۰ پر)

حضرت نواس بن سمعان کی ایک لمبی حدیث جو مسلم شریف میں درج ہے اس میں زمانہ مسیح موعود کی بڑی عظیم الشان علامات بتائی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ یاجوج ماجوج کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں پر تو غلبہ پالیا (قتل کر ڈالا) اب ہم آسمان پر غالب آئیں گے۔ فَيَوْمَئِذٍ يُنْشَأُ بِهِمُ الْمَسَاءُ فَيَرَوْهُ مُدَوَّنًا نَّشَأُ بِهِمْ مَخْضُوبَةً مَّا يَعْنِي وَهَ اِنِّي تَبِيرُ آسْمَانٍ پَر پھینکیں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں خون آلود کر کے دائیں کر دے گا۔ یعنی کچھ کامیابی ان کو حاصل ہوگی۔ چنانچہ روس اور امریکہ کے راکٹ چاند اور مریخ تک پہنچ کر اس پیشگوئی اور علامت کو پورا کر چکے ہیں اور راکٹ کی شکل بھی تیسر کی سی ہے، قرآن کرم میں بھی بتایا گیا ہے کہ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ یعنی اس وقت کو یاد کر دو جب زمین بڑھادی جائیگی۔ چنانچہ اسی چودھویں صدی میں انسانی گرفت چاند اور مریخ تک پہنچ گئی اور اس طرح زمین کے حلقہ میں اضافہ ہوا۔

روس کا پہلا راکٹ جب زمین کی فضاؤ  
کو چیرتا ہوا آگے بڑھا تو اس وقت کے  
وزیر اعظم روس مسٹر خروشیچیف نے  
کہا تھا کہ ہمارا راکٹ آسمان سے بہت سی  
معلومات لے کر آیا مگر مذہبی لوگ جسے  
خفا کہتے ہیں۔ اس کی کچھ خبر نہیں ملی۔ اس  
پر غیر احمدیوں کے ایک نامور عالم مولانا  
عبد الماجد صاحب دریا بادی مرحوم نے  
"دیاجوبیوں کا نعرہ" کے زیر عنوان تحریر  
فرمایا تھا کہ :-

وہ خدا کی تلاش راکٹوں اور میزائل  
 کے ذریعہ کہنے کی آج تک کسی کو  
 کیوں نہ سوجھی ہوگی۔ دنیا میں آج  
 تک بے شمار سپر پیغمبر رشی اور منی  
 گذر چکے ہیں۔ کسی نے خدا رسی کے  
 لئے عبادتیں اور ریاضتیں بنائیں۔  
 کسی نے فلاں چلے اور فلاں مراتب  
 کے لئے نشانہ دہی کی ادھر ذہن ان  
 بے شمار رہنماؤں میں سے کسی کا بھی  
 دگیا کہ معبود حقیقی و خالق کائنات  
 کی جستجو آتش بازیوں اور آتش  
 بازیوں سے کی جائے۔ یہ عدت تو  
 دجال اور یاجوج و ماجوج کے لئے  
 مخصوص چلی آ رہی تھی کہ اس آسمان  
 کی طرف ہوائی جہاز چھوڑیں گے  
 یا تیر چلائیں گے اور پھر فتح مندی  
 کے نعرے لگائیں گے کہ ہم نے  
 لغو ذ بالک خدا کا خاتمہ کر دیا ہے۔

(صدق جلد ۱۲ فروری ۱۹۵۹ء)

کمی زبان میں یا جوج مایوج کہلائے۔ آج  
یا آج اچھا کے معنی میں آگ کا شعلہ مارنا  
اور بھڑکنا چنانچہ یہ اقوام شعلہ سے ہی  
کام لیتی ہیں۔ فیکٹریاں، ریلیں، موٹریں  
ہوائی جہاز، راکٹ، بحری جہاز اور جنگی  
اسلحہ جو ان کے دورِ اقتدار کی ایجادات  
ہیں۔ سب ہی شعلہ بار ہیں۔ اور یہ اقوام  
شعلہ رو بھی ہیں۔ پہلے یہ سب عیسائی تھیں  
اور مذہبی لحاظ سے دجالیت کا لبادہ اُدھر سے  
تھیں پھر دو حصوں میں تقسیم ہو کر یا جوج  
مایوج بن کر دنیا پر بھاگ گئیں۔ سو کہف  
کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-  
اِنَّ يٰۤاِجُوۡجَ وَصٰۤاِجُوۡجَ مُفْسِدُوۡنَ  
فِی الْاَرْضِ ۔

یعنی یا جوج ماجوج زمین میں فساد کرنے والے  
ہیں۔ سورہ انبیاء میں فرمایا: —

”حتیٰ اذا فتحت یا جوج و  
ما جوج و هم من کل حدیب  
ینسلون“

یعنی یہاں تک کہ جب یاجوج ماجوج کے لئے دروازہ کھول دیا جائیگا۔ اور وہ ہر پہاڑ اور سمندروں کی پہرہاں پر سے چلا نکلے ہونے دنیا میں پھیل جائیں گے۔ غیر احمدیوں کے نامور شاعر اور فلاسفر علامہ اقبال بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

کھل گئے یا جوج اور مابوج کے لشکر تمام  
 قوم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف نیلون  
 یا جوج مابوج کی ایک علامت حدیث نبوی  
 میں یہ بھی بتائی گئی ہے کہ لا یبدان لاحدا  
 بقا لہ (شکوۃ) یعنی یا جوج مابوج کے  
 کو لڑنے کی طاقت نہ ہوگی۔ چنانچہ  
 جوج اور مابوج ہلاک ہے اور دوسری  
 طرف مابوج ہلاک ہے۔ اور کسی تیسری  
 طاقت کی ان سے لڑنے کی جرات نہیں ہے  
 یہ تمام علامتیں جو دہویں صدی میں ظاہر  
 ہوئی ہیں۔

یاجوج ماجوج کے لمبے کان

احادیث نبوی میں دجال کی سواری کے  
بجائے لمبے کان بتائے گئے ہیں۔ اور یا جوج  
جوج کے بھی لمبے لمبے کان بتائے گئے ہیں  
۔ ایک کان کو اوڑھنا اور دوسرے کو  
پھونکنا بتائیں گے۔ اس سے مراد ٹیلیفون  
ڈسپیکر ریڈیو وغیرہ کی ایجادات  
رکتی ہیں۔ جو انہیں اقوام کے درِ اقتدار  
سے مرہونِ منت ہیں۔ اور یہ سب چودھویں  
صدی اور زمانہ مسیح موعود میں عالمِ وجود  
سے آئی ہیں۔

یوج ما یوج کے راکٹ

بدل لو اور عیسائیوں پر ثابت کر دو کہ  
درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے  
لئے فوت ہو گیا ہے..... ان کے  
مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ  
یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر  
بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش  
کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی  
مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ اللہ  
تعالیٰ ابھی چاہتا ہے کہ اس ستون  
کو ریزہ ریزہ کر دے اس لئے اس  
نے مجھے بھیجا اور میرے پر خاص الہام  
سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت  
ہو چکا ہے۔ (ازالہ اوہام)

کاتا دجال کا نمک کی طرح بیکھلنا

دجال کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ  
اِنَّهُ اَحْمَرُ الْيَمْنَنِ کہ دجال کی داڑھی آنکھ  
کافی ہوگی۔ چنانچہ اس قوم کی دین کی آنکھ  
کافی ہے کہ ایک کمزور انسان کو خدا بنا رہی  
ہے۔ اور دنیا کی آنکھ بڑی روشن ہے۔ کہ  
تمام دنیا پر سیاسی، سائنسی اور اقتصادی  
اقتدار و تسلط قائم کئے ہوئے ہے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد روس میں انقلاب آیا اور زار روس کے خاندان کے ساتھ اس کا مذہب عیسائیت بھی وہاں سے رخصت ہوا اور کمیونزم نے اس کی جگہ سنبھال لی۔ دوسری جنگ عالمگیر کے بعد انگریز عیسائیوں کے ہاتھ سے بہت سے ممالک نکل گئے۔ اور وہ واپس جزیرہ انگلینڈ میں پہلے گئے۔ اور ان کا یہ دعوے باطل ہو گیا۔ کہ ان کے قبضہ اقتدار

پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ اب ان پر سورج طلوع بھی نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی دکھائی دیتا ہے اکثر کھردر بادل ان پر چھائے رہتے ہیں۔ اور اس طرح عیسائیت کے اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ البتہ اس کا مقام امریکہ نے حاصل کر لیا ہے اور اگر ان اقوام نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کیا تو پیشگوئیوں کے مطابق ایک تیزی عالمگیر جنگ کے ذریعہ سے ان دونوں متحارب گروہوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور اسلام کو اکناف عالم پر خدائی نوشتوں کے مطابق ضرور غلبہ حاصل ہو جائیگا۔ پس حدیث نبوی کے مطابق مسیح موعود کے ظہور کے ساتھ دجالی طاقتیں آہستہ آہستہ اندر ہی اندر یکجہلتی جارہی ہے اور وہ وقت قریب ہے جب ان کا عروج زوال میں تبدیل ہو جائیگا۔

یاجوج ماجوج کی تحقیقت

پہلی جنگ عظیم کے بعد اس کے دو حصے ہو گئے جب روس نے کمیونزم کو اختیار کر لیا اور اس طرح قرآن وحدیث اور بائبل



۲۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ تبلیغ قادیان کو گذشتہ دنوں انفقہ ہونٹنہ کی تکلیف ہوئی تھی اب قدرے آفاقہ ہے۔ موصوف جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ خدمتِ سلسلہ کی توفیق بخشنے۔ (ایڈیٹر)

۳۔ مکرم عزیز احمد صاحب آف کینیڈا لکھتے ہیں کہ وہ ادیبوی اور والدہ صاحبہ بیمار رہتے ہیں احباب ان سب کی کامل صحت یابی اور رازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان



لَيْلَةُ الْقَدَرِ - اَدْر - مَطْلَعُ الْفَجْرِ  
دُومِ بَارِكْ صَدِ يَاں !

از مکرّم مولوی غلام رفی صاحب نیان مبلغ انحصاری بمبئی

چودھویں صدی ہجری عالم اسلام کے  
لیے بڑی نازک صدی تھی یہ صدی اسلام  
کے انحطاط اور کمزوری کی صدی تھی۔ یہ وہ صدی  
ہے جب دشمنان اسلام کی ہر دست یغار  
کے آگے بڑے بڑے علماء نے گھٹنے ٹیک دے  
تھے۔ جب لاکھوں مسلمان عیسائیت کے آغوش  
میں جا چکے تھے۔ جب ظلمت اور کفر و الحاد  
کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا۔  
جب عیسائی خاز کعبہ پر عیسائیت کا جھنڈا  
لگاڑنے کی سوچ رہے تھے۔ غرض کہ ایک  
تاریک زمانہ بہت ہی تاریک اور گھمبیر زمانہ  
تھا لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ کی رحمت  
کو جذب کرنے والی صدی تھی۔ چنانچہ اس  
جان کنی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام  
اور مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر ان پر  
اپنی رحمت کی نظر ڈالی اور اُس نے اپنے وعدوں  
اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
کی پیشگوئی کے مطابق آپ ہی کے روحانی  
زند جلیل سیدنا و مولانا حضرت مرزا غلام  
رضا صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی کا  
حود علیہ السلام کو عین صدی کے سر پر  
بعوث فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے  
اذن سے دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ :-  
اس صدی کے سر پر جو خدا کی  
طرف سے تجدید دین کے لئے آنے  
والا تھا وہ میں ہوں۔ تاکہ ایمان  
جو زمین پر سے اٹھ گیا ہے۔ اس کو  
دوبارہ قائم کروں اور خدا سے  
قوت پا کر اس کے ہاتھ کی کشش  
سے دنیا کو اصلاح اور تقویٰ کی  
طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی  
اور علمی غلطیوں کو دور کروں :-  
(تذکرۃ الشہادۃین ص ۱)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت  
سید موعود علیہ السلام نے جہاں دشمنان  
اسلام کا سروانہ وار مقابلہ کیا اور ہر میدان  
میں ان کو شکست دے دی وہاں آپ نے  
مسلمانان عالم کے ہاتھ میں ایک ایسا لڑچکر  
دیا جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اس  
عظیم الشان لڑچکر نے بڑے بڑے علماء کو  
خاص کر مولانا اشرف علی تھانوی  
اور مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ کو یہ کہنے پر  
مجبور کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں  
دشمنان اسلام کو ہمیشہ کے لئے مساکت

کیا وہاں ایک یا دو گارٹر پیر بھی مسلمانوں کو دیا۔

غرض آپ کی بعثت تاریک زمانے میں  
ہوئی اور یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے صنت  
ہے کہ انبیاء کا نزول تاریک زمانہ میں ہی  
ہوا کرتا ہے۔ اور ان کا زمانہ لیلۃ القدر  
کے مشابہ بلکہ لیلۃ القدر ہی ہوتا ہے۔  
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے  
ہیں :-

”لیلۃ القدر سے مراد وہ رات

نہیں جس میں قرآن کریم نازل ہوا  
بلکہ وہ تاریک زمانہ ہے جس میں  
قرآن کریم نازل ہوا۔ اور یہ بتایا  
گیا ہے کہ ایسے تاریک زمانوں میں  
ہی خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آکر  
اُٹھ اُٹھ کر اور تقویٰ کی بنیاد رکھا  
کرتا ہے اور جب تاریکی بڑھنے  
پڑھنے خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچتی  
ہے تو اُس وقت وہ تاریکی کا زمانہ  
بظاہر تاریک ہوتا ہے لیکن بالقوة  
اس کے اندر قدرت خداوندی  
پائی جاتی ہے گویا لیلۃ القدر ایک  
جہت سے رات ہے اور ایک جہت  
سے دن سے بھی زیادہ شاندار ہے۔

وہ اظہارِ قدرت کا وقت بھی ہے  
اور تاریکِ وقت بھی ہے۔ دنیا  
کی نگاہوں میں وہ تاریکی کی انتہا کو  
ظاہر کرنے والا وقت ہے اور خدا  
تعالیٰ کی نظر میں وہ آئندہ آنے  
والی عظیم الشان روشنی کے لئے  
ایک بیج کا کام دے رہا ہے؟  
(تفسیر کبیر سورۃ القدر)

تیسرے فرمایا: —

مُرسلِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیتے  
القدر میں نازل کیا گیا ہے یعنی اس  
زمانہ میں پیدا کیا گیا ہے جس میں لوگ  
اللہ تعالیٰ سے دور چلے جاتے ہیں اور  
آسمانی نور بالکل کھینچ لیا جاتا ہے  
اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے انسان  
مُروم رہ جاتا ہے۔ یہی وہ وقت  
ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا کوئی خاص  
بندہ نازل ہوتا ہے جو دوبارہ دُنیا  
کو روضتی اور ہدایت کی طرف  
لاتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

مندرجہ اراشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے  
چودھویں صدی ہجری کا بغور مطالعہ فرمائیے  
تو یہی سامنے آتا ہے کہ یہ زمانہ بہت ہی  
تاریک تھا دشمنان اسلام یہی سمجھتے  
تھے کہ اسلام چند روزہ ہمان ہے مین اس  
کمپری کے زمانے میں حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام کا نزول ہوتا ہے اور آپ اپنی  
بعثت کو طلوع بدر قرار دیتے ہوئے  
فرماتے ہیں :-

دو حیوۃ کے عدد کو روحانی تغیر سے

بڑی مناسبت ہے۔ چودھویں کو چاند مکمل ہوتا ہے۔ اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ولقد نصوكم الله ببدر و انتم اذلتم میں اشارہ کیا ہے یعنی (اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ) ایک بدر تو وہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفوں پر فتح پائی۔ اُس وقت آپ کی جماعت بھی قلیل تھی اور ایک بدر (بدر میں چودھویں صدی کی طرف بھی اشارہ ہے) یہ ہے اس وقت بھی اسلام کی حالت اذلت ہو رہی ہے۔

سوائے سارے وعدوں کے موافق اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص ۱۲)

پھر جو وہیں صدی کو نبیلۃ القدر کا زمانہ  
قرار دے کر غلبۂ اسلام کی بشارت دیتے  
ہوئے فرمایا :-

مدان عذرة المأة ليلة البدر  
عذرة وكليلة القدر مرقبة

فابشروا ببدرکم وانظروا  
آیاتہ النقصۃ - (الہدی والتبصرۃ)  
یعنی چھبیس صدی گنتی کے لحاظ سے بدر کی  
مات ہے اور مرتبہ کے لحاظ سے لیلۃ القدر کی  
مانند ہے پس تم اس بدر پر خوشی مناؤ اور مرد و  
نصرت (یعنی مطلع الغفر) کی انتظار کرو۔

مرض بود ہو ہیں صدی جس میں آپ مبعوث ہوئے  
وہ لیلۃ القدر ہے جس میں اسلام کے عالمگیر غلبہ  
کی بنیاد پڑی اور پندرہویں صدی جس میں اسلام  
واحدیت کا عالمگیر غلبہ مقدر ہے وہ مطلع الفجر کی  
صدی ہے جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور  
غلبہ اسلام کی بشارت دیتے ہوئے حضور علیہ السلام  
نے فرمایا: —

”میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحرِ زخا کی طرح دیا ہے جو سانپ کی طرح بل پیچ کھاتا

مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اور پھر  
دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے  
مغرب کو آتا اپنے نگاہے (تذکرہ ص ۴۲)

”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اسکی بیٹی ہے“

ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ انجی  
اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا  
اور تخت اور تہنہ کی رو سے صبر پر انکو غلبہ  
بخنے کا ۔۔۔۔۔ ابھی تیسری صدی آج کے  
دن سے پوری نہیں ہوئی کہ عیسیٰ کا انتظار  
کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت  
نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو غور  
دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا  
اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تھریری  
کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ  
تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور  
پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک  
سکے۔ (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵)

یہی وہ آخری صورت ہوگی جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا اور جماعت کو خوشخبری دی کہ انتشار کرو۔ اس میں بشارت ہے کہ دنیا کی حالت بدل جائے گی اور ایک نئی زمین ہوگی اور ایک نیا آسمان ہوگا اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے انشاء اللہ۔

اب جبکہ چودھویں صدی اختتام پذیر ہے تو اللہ تعالیٰ نے جن میں اپنا محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح (الکامل) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ یہ خوشخبری دی کہ اگلی صدی انشاء اللہ علیہ اسلام کی صدی یعنی مطلع الفجر کی صدی ہوگی آپ فرماتے ہیں ۔

ایک نیا دوری (۱۹ صدیء میں) شروع ہونے

دالا ہے میں نے بتایا ہے کہ پہلی صدی  
بنیادوں کو مضبوط کرنے کیلئے ہے اور  
دوسری صدی غلامی سلاطین کی طرف سے۔۔

... جس کے بعد تیسری صدی عیسوی میں  
بہت کام رہ جائیں گے اور وہ جیسا کہ  
انگریزی میں ایک فرضی محاورہ ہے ۔

MOPPING UP OPERATION

یعنی جو پھرتے چھوٹے کام رہ گئے ہوں

اُن کو کرنا۔ جب تیسری صدی والے

آئیں گے وہ خود ہی اُن کاموں کو سمجھا

لیں گے (و حطیہ جمعہ یلم فردری ۱۹۵۴)

مطبوعه العسل ۱۰ فردریکسن

چنانچہ فارسی بدر تصور اور سے از سادہ

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سنا ہے اور میں نے یہ سب سنا ہے

[illegible]

ہوگی لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ اسے

محبوبِ امام کے ازمشادات کو حُرِزِ جا

بنام کران پر عمل کرتی تاسم اپنی آنکھوں سے

اسلام کا نشانہ کریں۔ اللہ اعلم



# ذوالقرنین کی عظیم الشان مہم !!

ان محمد النعمان غفری

قرآن مجید میں سورہ کہف کے گیارہویں رکوع میں ایک ذوالقرنین اور اس کے کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ایک قوم نے ذوالقرنین سے درخواست کی :-

”يٰ ذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يٰ جُوجَ دَمَاجُوجَ مَفْسِدٌ فِى الْاَرْضِ نَهَلْ نَحْبَلُ لَكَ خَرَجًا عَلٰى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ه قَالَ مَا مَكْنٰى فِىْهِ رَقِيْ خَيْرٌ فَاَعِيْزُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ه

کہ: اے ذوالقرنین! یا جوج ماجوج ناپاک میں فساد پھیلا رہے ہیں۔ پس کیا تم لوگ آپ کے لئے کچھ خراج اس شرط پر مقرر کر دیں کہ آپ ہمارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں۔ اس نے کہا کہ اس قسم کے کاموں کے متعلق میرے رب نے جو مجھے طاقت بخشی ہے وہ (مومنوں کے سامانوں) بہت بہتر ہے پس تم مجھے اپنے مقصد پر بھر دے دو تاکہ میں تمہارے درمیان اور ان کے درمیان ایک روک بنا دوں۔ حضرت یحییٰ موعود رضی اللہ عنہ نے اس رکوع کی نہایت مدلل اور معقول تفسیر بیان فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یا جوج اور ماجوج ان لوگوں کا نام ہے جو شمالی ایشیا اور مشرقی یورپ کے علاقوں میں رہتی تھیں۔ اور ایشیا کی دہریز کی وجہ سے بار بار ایشیا پر حملے کرتی رہیں۔ ذوالقرنین سے مراد حضرت یحییٰ موعود رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے مطابق خورشید بادشاہ ہے جس نے ملکہ قوم کی درخواست پر ان کے تلواریں سے درہند کے پاس ایک پاس میل لمبی دیوار جو ۲۹ فٹ اونچی اور دس فٹ چوڑی تھی بنائی اور اس طرح یا جوج ماجوج کے داخلہ کو ایشیائی علاقوں میں روک کر گویا ایک طرح کا باریکٹ کر دیا۔ اس کا رد عمل دو طرح سے ظاہر ہوا۔ ایک مذہبی عداوت کی صورت میں، کیونکہ ان اقوام نے یورپ، یوحنا کیل کہ سچی مذہب کو قبول کر لیا اور دوسری ہی دنیا کے خلاف ایک زبردست جھٹم بن گئیں۔ دوسرے سیاسی عداوت کی صورت میں کہ شمالی علاقہ جس میں وہ اقوام گھبر گئی تھیں سب سے بڑی اور حقیر علاقہ تھا۔ اس لئے ان کے اندر ایشیا اور مشرق کے علاقوں میں داخل ہونے کی خواہش ان کے اندر شدت

پکڑتی گئی۔ اور اس طرح مذہبی اور سیاسی عداوت کے نتیجے میں یا جوج ماجوج کا فتنہ پیدا ہوا۔ ان کے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

”اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو اس کے نیک بندے ہوں جب ان کے کسی نیک فعل کے ثابوی رد عمل کے طور پر کوئی بدی پیدا ہو تو وہ انہی کی اولاد یا مومنین یا مثل کے ذریعہ سے اس بدی کو دور کر دیتا ہے کہ اس کے نیک بندے کے نام سے ایک دور کا عیب بھی منسوب نہ ہو۔ پس ذوالقرنین کا ذکر اس جگہ اس لئے کیا گیا تا اس خبر کو بطور پیشگوئی بیان کر کے ایک دوسرے ذوالقرنین کی خبر دی جاسکے۔ جو غار میں الاصل ہوگا اور اس طرح پہلے ذوالقرنین پر سے الزام کو دور کر دے گا۔ اور ذوالقرنین کا نام اس وجہ سے پائے گا کہ آخر زمانے میں وہ دو قوتوں کا دواست بنائے گا۔ ایک ہمدونیت کی قوت اور ایک مسیحیت کی قوت۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا وارث ہونے کی وجہ سے ہمہ گیر کہلائے گا۔ اور حضرت مسیح کی صفات کو اخذ کرنے کی وجہ سے مسیح کہلائے گا۔ جدید کہ جدید میں ہے یہ کہ مہدی اٹا عیسیٰ۔ پس ان دونوں قوتوں کے حاصل ہونے کے سبب سے اس کا نام ذوالقرنین ہوگا۔ نیز اس وجہ سے بھی کہ وہ بعض پیشگوئیوں کے مطابق دو صدیوں کو پائے گا۔ یعنی ایک صدی کے خاتمہ پر وہ خدا تعالیٰ سے الہام پائے گا اور دوسری صدی کے شروع ہونے پر اپنا کام ختم کر کے اترتا ہے کی طرف اٹھایا جائے گا۔ ..... اس واقعہ کو قرآن کریم میں بطور پیشگوئی کے بیان کر کے یہ بھی بتا دیا کہ اگر ایک ذوالقرنین نے دنیوی طور پر یا جوج ماجوج کے حملوں کی روک تھام کی تھی تو ایک اور ذوالقرنین ان کے مذہبی حملوں کی جو آئندہ زمانہ میں ہونے والے ہیں روک تھام کرے گا۔“

(تفسیر کبیر جلد ۳ سورہ یونس تا کہف ص ۹۸۹ و ۹۹۰)

اب آئیے فارسی النسل، بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی بعثت کے زمانہ کے حالات پر غور کیجئے۔ آج سے ایک سو سال پہلے کی بات ہے تیسری صدی کا آخر تھا اور چودھویں صدی کی آمد آتی تھی کیا کسی کا زمانہ تھا۔ حالت تھی میرے دین کی! بس اسلام کا صرف نام تھا، قرآن کی صرف تحریر تھی، دلوں میں ایمان نہ تھا، مسجدیں تھیں خوبصورت و عالیشان تھیں لیکن ہدایت سے خالی۔ یہ تو قلعہ کی اندرونی حالت تھی۔ بد قسمتی فیصل بھی ٹوٹ چکی تھی دوسری طرف یا جوج بھی سمندروں اور رضا کی لہروں کے دوش پر دوڑ ہو کر مشرق میں آگئے۔ بس پھر کیا تھا بتی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا، وہ لوٹ مارچی کہ الامان والحفیظ! لاکھوں مسلمان عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے، کئی آل سید، پادری بن بیٹھے اللہ اللہ! کیا نازک وقت تھا وہ! اس زمانہ کی روئدادشن کر تو کیجئے منہ کو آتا ہے!! حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا ”ذوالقرنین کی طرف سے تو چھ کروڑ کتاب استنک اسلام کے رد اور توہین میں تالیف ہو چکی ہیں اور سب دشمن کا کچھ انتہاء و زرع اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں ہونے دو جو کچھ ہوتا ہے۔“ (تو قرآن مطبوعہ ۱۸۹۵ء ص ۱۵۸)

اور مولانا ابوالکلام آزاد نے اس زمانے کا نقشہ یوں کھینچا ہے کہ ”اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا۔ اور مسلمان ..... اپنے قصور کی پاداش میں پڑے سکے رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کی ابتداء کی یہ حالت تھی کہ سچی دنیا اسلام کی شجہ ..... کو ..... مٹا دینا چاہتی تھی ..... اور دوسری طرف صف مذہبت کا یہ عالم تھا کہ توہین کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔“ (اخبار دیکنل امرتسر سنہ ۱۸۹۵ء)

ایسے نازک دور میں ایک ذوالقرنین حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح اور مہدی کے رنگ میں ظاہر ہوئے اور آپ نے دنیا کو یہ مشرہ سنایا :-

”اے بھائیو! میں اللہ جل شانہ سے الہام دیا گیا ہوں اور علوم دلائل میں سے مجھے علم عطا ہوا ہے۔ پھر میں

صدی کے سر پر عبوت کیا گیا تا بس امت کے دین کی تجدید کر دوں اور ایک حکم بن کر ان کے اختلافات کو درمیان سے اٹھا دوں اور صلیب کو آسمانی نشاں کے ساتھ توڑ دوں۔ اور قوت الہی سے زمین میں تبدیلی پیدا کروں اور اللہ تعالیٰ نے الہام صریح اور وحی صحیح سے مجھے مسیح موعود اور مہدی مہمود کے نام سے پکارا۔“ (نجم الہدی ص ۲۹)

مسیح اور مہدی یہ دو نام دراصل اس امام الزمان کی دو عظیم ذہن داریوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ وہ مسیح ہونے کے لحاظ سے ہر دینی حملوں کا دفاع کرے گا۔ اور اس زبردست یلغار کو جو صلیبی مذہب کی طرف سے ہو رہی تھی، پسپا کر دے گا۔ اور مہدی ہونے کے لحاظ سے امت محمدیہ کے اندرونی اختلافات کو دور کر کے ادعقاد و اعمال کی اصلاح کرے گا۔

”مسلمان را مسلمان باز کردن“ کا خریفہ مرزا انجام دے گا۔

①

## کس صلیب کی مہم

آئیے اس سے پہلے کس صلیب کی مہم کا سرسری جائزہ لیتے ہیں۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں کس صلیب کا کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ ”دیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر“ کی پیشگوئی کو حرف بحرف ثابت کرتا ہے۔

کہاں ایک وہ زمانہ تھا کہ انیسویں صدی میں صلیبی فتنہ کی یلغار نے دنیا کے ایک بڑے حصہ کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اور سچی دنیا نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ ”برطانوی، جرمن، روسی اور امریکی سلطنتوں کے حکمران افراد کرتے ہوئے کردہ یسوع مسیح کے نابین ہیں اور اسی حیثیت سے اپنی اپنی سلطنتوں میں حکمران ہیں۔ کیا ان سب کے زیر نگین علاقے مل کر یکساںی وسیع دھڑکتے سلطنت کی حیثیت نہیں رکھتے۔ کہ جس کے آگے ازمنہ دیرم کی بڑی سے بڑی سلطنت بھی سراسر بے حیثیت نظر آئے لگتی ہے۔“

## (بریز لیکچر ص ۳۱)

یہی نہیں بلکہ اپنی کاربانی کے خسار میں یہ بھی آمید لگائے بیٹھے تھے کہ ”ابہ قاہرہ، دمشق اور طبران کے شہر خراہند یسوع مسیح کے قدم سے



آباد نظر آئے جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیے)۔ اس وقت خداوند سید عالم اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص حرم میں داخل ہو گا۔ (انجیل از بائبل)۔ (بیرزلسہ پندرہ صحت)

دنیا سے عیسائیت کے ان نفروں اور نقیلوں کے درمیان کا یہ صلیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہم شروع ہوگی اور آپ نے عیسائیت کے بنیادی عقائد الہمیت مسیح - مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ کی خود بائبل کے بیانات کی روشنی میں ایسی مدلل اور معقول تردید فرمائی کہ مسیحی دنیا کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

حضرت مسیح کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں طبعی وفات اور مسیح کی بشریت اور کفارہ کے بطلان پر ایسا لاجواب نظر پھر حضور علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا کہ اس کے نتیجہ میں تھر عیسائیت میں ایک زلزلہ سما گیا ہے۔ چنانچہ روزنامہ ٹائمز لندن کی ۲۲ جنوری ۱۹۳۸ء کی شمارہ میں ایک مقالہ شائع ہوا جس کا عنوان ہے یہ ہے کہ "جب عیسائیت کے ستون ٹوٹ چکے" مقالہ نگار جو ایک عیسائی ہے کہتے ہیں :-

"عیسائیت کے ستون ایک ایک کر کے ٹوٹ گئے ہیں۔ یعنی کنواری کا بچہ پیدا ہونا، مسیح کا مرنے کے بعد جی اٹھنا اور مجنات .... ہمارے لئے صرف ایسا خدا رہ گیا ہے جو نہ خالق ہے نہ باپ بلکہ بطورکیل ہے۔" (محوالہ الفضلہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء) ایڈیٹور لوئس جو امریکہ میں ایک مذہبی ادارہ کے پرنسپل ہیں، نے لکھا کہ :-

"بسیوں صدی کے لوگ مسیح کو نہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں؟ ہاں یہ بات بالکل درست اور واقعات کے عین مطابق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیاب کسر صلیب کے بعد آج کا انسان مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ وہ تو خدا سے واحد لیگانہ کی تلاش میں سرگردان ہے۔ اور وہ تثلیث کردوں کو چھوڑ کر خدا کے واحد کی عبادت کے لئے مسجدوں کا رخ کر رہے ہیں۔

اور اس میں کیا شک ہے کہ اس زمانے کے ذوالقرنین نے یا جوج اور ماجوج اور دجالی فتنہ کا قلع قمع کر دیا ہے۔ اب اور مزید عیسائیت کے دام میں نہیں پھنسیں گے اور اب انشاء اللہ کوئی اور آل مسید پادری نہیں بنے

گا۔ کیونکہ یا جوج اور ماجوج کے مذہبی حملوں کو روکنا، دیکھا ہے۔ بلکہ اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"یاد رکھو کہ جھوٹی فدائی مسیح کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے وہ دن آئے ہیں کہ عیسائیوں کے سعادت مند لڑکے مسیح خدا کو پہچان لیں گے اور پرانے بھڑے ہوئے وعدہ لاشریک کو روکنے ہوئے آئیں گے۔" (مراجہ صحت)

## ایک پاک جماعت کا قیام

اس زمانے کے ذوالقرنین کے ذمہ مہدی ہونے کے لحاظ سے اُمت محمدیہ کی اندرونی اصلاح کا کام سپرد تھا۔ جس کو مسیحی الدین و یقینی الشریعہ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کے وقت مسلمانوں کی حالت اعتقادی، عملی، اخلاقی اور روحانی بلکہ سرلحاظ سے ناگفتہ بہ تھی اور ضرورت تھی کہ کوئی آسمانی رُوح آئے اور ان کا علاج کرے۔ ان کے اختلافات ختم کر کے عملی لحاظ سے انہیں ایسا بنائے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے صحابہ کی پاکیزہ زندگیوں کا نمونہ ایک دفعہ پھر دنیا کے سامنے آجائے۔ چنانچہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب دلیانی علیہ السلام کے ذریعہ عقائد کے لحاظ سے اعمال کے لحاظ سے، اخلاق و کردار کے لحاظ سے ایک ایسا روحانی انقلاب برپا ہوا ہے اور ایک ایسی پاک جماعت کا قیام عمل میں آیا ہے کہ جس کے دل دنیا کی محبت سے سحر ہو گئے۔ محبت الہی اور عشق رسول نے ان کے دلوں میں گھر کر لیا۔ اور بہتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدس بہ اور اپنی اعلیٰ تربیت کے فیض سے فنا اور نقیہ کے درجے سے اوپر اٹھا کر نقیہ کے مرتبہ تک پہنچایا۔ گویا ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں تیار ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ "میں مسیح ہی کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے۔ مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔" (ازالہ اطلع)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد بحیثیت مجموعی عملی لحاظ سے تمام دوسرے فرقوں سے محنت از نمایاں مقام پر پہنچے ہیں۔

آج تثلیث کردوں میں خدا کے واحد کی عبادت کے لئے مساجد تعمیر کی جا رہی ہیں تو جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے جا رہے ہیں تو جماعت احمدیہ کے ذریعہ اور دنیا کے چھوٹے چھوٹے مسلمانوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آج جماعت احمدیہ کے افراد پھیلا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر قسم کی مالی جانی اور وقتی ہر طرح کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

فالحمد للہ علی ذلک! اس کی تفصیل میں جانے کی یہاں گنجائش نہیں صرف ایک عزیز جماعت محقق اور ہندو پاک کے مشہور ادیب علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار کا ایک اقتباس بدیع تارین کرتا ہوں وہ لکھتے ہیں :-

"پچھلی نصف صدی میں کتنی غارتگیاں۔ کتنی خانوادے۔ کتنے ادارے۔ کتنے درس گاہیں اور کتنے عہدہ دارے مندرجہ ذیل ہری نگاہ سے گزرے اور میں کس طرح ان سے بے نیاز نہ گذر گیا۔ لیکن اب زندگی میں صوبہ سے پہلی مرتبہ احمدی جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم عمل دیکھ کر میں ایک جگہ ٹھٹھک کر رہ گیا ہوں اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اپنی زندگی کے اس نئے تجربہ کا احساس کو کن الفاظ میں بیان کر دوں۔

میں مسلمانوں کی زبان حالی اور علم و اسلام کی بے عملی کی طرف سے اس قدر مایوس ہو چکا ہوں کہ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ ان میں کبھی آثار حیات پیدا ہو سکتے ہیں لیکن اب احمدیہ جب جماعت کی جیتی جاگتی تنظیم دیکھ کر دیکھ کر کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے گویا وہ غنیمت چھوڑ گئے آج ہم نے اپنا دل خوں کیا ہوا دیکھا گم کیا ہوا پایا .... اگر میں احمدی جماعت کو پسند کرتا ہوں تو صرف اس لئے کہ اس نے اپنی منزل پائی ہے اور یہ وہی منزل ہے جس کی بانی اسلام نے نشاندہی کی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں اور کچھ نہیں سوچتا اور نہ سوچنے کی ضرورت" (رسالہ نگار لکھنؤ ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء)

اس زمانے کا امام آگیا مسیح موعود مہدی مسعود کی بعثت ہوگی اور جو کام اس کے ذمہ تھے وہ بھی نفاذ ہو گئے۔ اب کسی اور کا انتظار اپنے قیمتی اوقات کو ضائع کرنا ہے۔ پس آئے اور امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اشاعت اسلام کے کاموں میں ہاتھ

بٹھائیے۔ اگر دجالی فتنہ سے بچنے آپ کو چاہئے اور یا جوج ماجوج کے حملوں سے اپنے آپ کو امن میں لانا ہے تو اس زمانے کے ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار کی پستاد میں آنا ہوگا۔

نہایت درد بھرے دل کے ساتھ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب دلیانی علیہ السلام فرماتے ہیں :-

اے نادان قوم! میں تمہیں کس سے مشابہت دوں تم ان بدتمیزوں سے مشابہ ہو جن کے گھر کے قریب ایک فیاض نے ایک باغ لگایا اور اس میں ہر قسم کا پھلدار درخت نصب کیا اور اس کے اندر ایک شیریں نہر چھوڑ دی جس کا پانی نہایت میٹھا اور اس باغ میں بڑے بڑے سایہ دار درخت لگائے جو سبز اردوں انسانوں کو دھوپ سے بچا سکتے تھے۔ تب اس قوم کی اس فیاض نے دعوت کی جو دھوپ میں جل رہی تھی اور کوئی سایہ نہ تھا اور نہ کوئی پھل تھا اور نہ پانی تھا تا وہ سایہ میں بیٹھیں اور پھل کھا دیں اور پانی پی لیں اس بد بخت قوم نے اس دعوت کو رد کیا اور اس دھوپ میں شدت کی گرمی اور پیاس اور بھوک سے مر گئے۔

اس لئے خدا فرماتا ہے کہ ان کی جگہ میں دوسری قوم کو لاؤں گا جو ان دشمنوں کے ٹھنڈے سایہ میں بیٹھے گی۔ اور ان پھلوں کھا لگیں اور اس خوشگوار پانی کو پی لیں۔ خدا نے مثال کے طور پر قرآن شریف میں خوب فرمایا کہ ذوالقرنین نے ایک قوم کو دھوپ میں جلتے ہوئے پایا اور ان میں اور آفتاب میں کوئی اوٹ نہ تھی اور اس قوم نے ذوالقرنین سے کوئی مدد نہ چاہی اس لئے وہ اسی بلا میں مبتلا رہی لیکن ذوالقرنین کو ایک دوری قوم ملی جنہوں نے ذوالقرنین سے دشمنی سے بچنے کیلئے مدد چاہی سو ایک دیوار ان کے لئے بنائی گئی اس لئے وہ دشمن کی دھت پر سے بچ گئے سو میں مسیح ہی کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیش گوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر ایک قوم کی مدد کو پایا اور دھوپ میں جلتے ہوئے وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں میں سے مجھے قبول نہیں کیا۔ اور کیچڑ کے پیسے اور تارکی میں بیٹھنے والے عیسائی میں جنہوں نے آفتاب کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی وہ میری جماعت ہے۔ اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان ان پر غالب نہیں آئے گا .... اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آئے رہیں گے۔" (برائین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۵)



# مسئلہ کفر کے بارے میں حضرت علیؑ کی تعلیم کی پسگوئیاں

از مکتبہ مولانا حکیم محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی سدر قادیان

نبی کے آنے کی سبب سے کافر بنانا نہیں ہوتی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ  
أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ  
مُنْفَكِينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ  
الْبَيِّنَةُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ  
(سورہ بقرہ)

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے یعنی اہل کتاب اور مشرک (دولوں ہی) کبھی اپنے کفر سے باز نہ رہنے والے تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح دلیل نہ آجاتی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والا ایک رسول۔

اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ بتیہ آنے سے پہلے وہ لوگ کافر تھے۔ غرض کفر پہلے ہوتا ہے اور نبی بعد میں۔

جب کوئی نبی دنیا میں آتا ہے اس کا انکار کرنے کے بعد لوگ کافر نہیں بنتے بلکہ پہلے ہی وہ کافر ہو چکے ہوتے ہیں نبی صرف ان کے کفر کا اظہار کرتا ہے۔ یعنی نبی کے انکار سے ان کا کفر ظاہر ہو جاتا ہے جو اب تک الٰہی بات ہونے کی وجہ سے عوام پر مخفی تھا۔ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شناخت کا ملکہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

یہ لازمی بات ہے کہ جب بھی دنیا میں کوئی نبی ظاہر ہوگا وہ فوراً اس کو پہچان لیں گے

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا! کو اپنے بندوں کے لئے کفر پسند نہیں۔ کیونکہ کفر اندھیرا ہے اور ایمان نور۔ اس لئے جہاں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے :-

لَا يُزِيهِمْ عِبَادَةُ الشُّفَعَاءِ  
كَرِهَ دَهْ اِيْچے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا :-  
اللَّهُ وَدَىٰ الَّذِينَ آمَنُوا  
يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ  
إِلَى النُّورِ ۝

(البقرہ آیت ۲۵۸)

کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترطب

کی مومن بنانے کے لئے ترطب کا لفظ اظہار ہے :-

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مَوَّعِينَ ۝  
(الشجرہ آیت ۴)

کہ شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں مومن نہیں ہوتے۔ یعنی تیرا پاکیزہ دل کافروں کے سبائی کے انکار کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور خواہش کرتا ہے کہ وہ بھی ہدایت پا جائیں۔

اس پس منظر میں باسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ جن ملاؤں نے بائی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان سے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو غیر مسلم قرار دیا یا کفر کے فتوے لگائے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور آپ کی پاک روش سے کیا نسب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صاف فرماتے ہیں :-

مَوَّعٌ رَجَبٌ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي  
مکہ جو میری سنت سے اعراض کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

مسلم کو کافر کہنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناکیدی مخالفت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
”مَنْ قَذَفَ مَوْعًا بِكُفْرٍ  
فَهُوَ كَقَاتِلِهِ“ (ترمذی)

یعنی کسی مومن جو کفر کی بہمت یا الزام لگانا گویا اس کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

مسلم کو کافر کہنے والا خود کافر بن جاتا ہے :-

حدیث میں آیا ہے :-  
”قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ  
أَكْفَرُ رَجُلًا فَإِنْ كَانَتْ  
كَافِرًا إِلَّا هُوَ الْكَافِرُ“  
(البوداد)

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کہلانے والے کسی مسلمان کو کافر کہا اگر وہ کافر نہیں تو ایسا کہنے والا خود کافر ہو جائے گا۔ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سے مسلمان کو کافر قرار دینا کس قدر خطرناک نتائج کا

حامل ہے کہ ایسا کرے سے انسان خود ہی کافر ہو جاتا ہے العباد ماطلہ !

مسیح موعود کی بعثت اور اس کی پسگوئیاں

احادیث نبویہ میں مسیح موعود و ہدی موعود کی بعثت کے ضمن میں یہ خبر دی گئی تھی کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا بھڑانے والا ہے جب ان کے دل نور ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔ تب رحمت الٰہی ان کے دلوں میں تازہ ایمان قائم کرنے کے سامان کرے گی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ایک حدیث درج ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

”لَوْ كَانَتِ الْإِيمَانُ مَعْلَقًا بِالسَّمَاءِ  
لَأَنزَلَهُ رَبُّهُ إِذَا رَجَلَ مِنْ  
فَارِسٍ“ (بخاری)

یعنی اگر ایمان تریا تک بھی اڑ گیا تو اہل فاریس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے داپس لے آئیں گے۔ اب اس خبر میں صاف طور سے یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی دنیا میں آنے کی غرض یہ ہوگی کہ وہ تریا سے ایمان ہار لوگوں کے دلوں میں اسے قائم کریں گے۔

آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کرنے اور ان کے اختلافات کا فیصلہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام ہدی مسیح موعود علیہ السلام کو حکم اور عدل قرار دیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

وَأَذَى نَفْسِي بِيَدِهِ لِيُشْكِلَ  
أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ  
حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصُّلْبَ  
وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيُضَحِّحُ  
الْحَدَبَ - كَيْفَ أَنْتُمْ  
إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ  
وَأَمَّا مَكْمُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری)

یعنی تم میں سے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارے ہر ایک مسئلہ مختلف فیہ کا عدالت کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ اور باطل پرستوں کو الگ اور حق پرستوں کو الگ کر دے گا۔ اور اُس دن کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا۔ اور تم جانتے ہو کہ وہ ابن مریم تمہارا ہی ایک امام ہوگا اور اے امتی تو گو وہ تم ہی میں سے پیدا ہوگا۔

مسیح موعود کی مخالفت اور کفر کے فتوے !

علماء کی طرف سے امام ہدی اور مسیح موعود کی شدید مخالفت کے ساتھ آئینہ پر کفر کے فتوے لگائے جانے کی ہم کا اجمالی ذکر تو قرآن کریم میں اشارہ کے طور پر آیا ہے۔ چنانچہ ابن جریر اور دوسری تفاسیر میں واضح طور پر اس امر کا ذکر کیا گیا ہے کہ موعود الصدف میں جو لیظہر کہ علی الدین علیہ السلام کی پسگوئی ہے۔ یہ امام ہدی اور مسیح موعود کے ذریعہ اور اس کے زمانہ میں پوری ہونے والی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود و ہدی موعود کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ امام ہدی علیہ السلام کے وجود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت شانہ کا جہاں اسماء اچھی کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے وہاں آیت مزہ میں بتایا گیا ہے کہ ”هَوَ يَكُونُ إِلَى الْإِسْلَامِ“ یعنی اُن زمانے کے علماء حضرت امام ہدی علیہ السلام کے متعلق کفر کا فتویٰ جاری کر کے بظاہر کریں گے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا ہے اور انہیں اپنے موعود اسلام کی طرف بلا یا جائیگا پھر آیت مزہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-  
يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ  
اللَّهِ بِأَنبِيَائِهِ هُمْ وَآلِهِ  
مُتَمِّمٌ نُّورُهُ وَتَوَكَّرَ  
أَنكَافُوتُهُ ۝

وہ جانتے ہیں کہ اپنے مومنوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑ دے گا۔ خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

اس آیت میں اللہ کی پھونکنوں سے مراد منجملہ اور بہت سے دیگر مطالب کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ امام ہدی اور مسیح موعود ظاہر ہوں گے تو علماء وقت اُن پر کفر کے فتوے لگا کر ان کی پوزیشن کو عوام میں کم کرنے کی مذہم کوشش کریں گے۔ لیکن باری تعالیٰ ان کی ایسی مخالفت کو کوششوں کے علی الرغم کامیابی و کامرانی امام ہدی علیہ السلام کو عطا فرمائے گا۔

احادیث نبویہ اور اقوال بزرگان امت میں تو علماء کی ایسی کوششوں کے بارہ میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ ذکر آیا ہے۔ شیخ اکبر حضرت محمد الودین ابن عربی کی مشہور معروف کتاب فتوحات مکیہ میں بھی اس کا ذکر موجود ہے کہ مسیح موعود جب نازل ہوگا تو اس کو دائرہ اسلام سے خارج بتایا جائیگا اور مولوی صاحبان کہیں گے ”اِنَّ هَذَا



الرحلہ فقیر دیننا یعنی یہ شخص کیسی عرصہ مودد ہے اس سے تو ہمارے دین کو بگاڑ دیا ہے۔ اس ضمن میں فتوحات مکیہ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو لکھا ہے۔

وَإِذَا خَرَجَ هَذَا الْإِمَامُ الْمَهْدِيُّ فَلَيْسَ لَهُ عَدُوٌّ مَبِيتٌ إِلَّا الْفَقَهَاءُ خَاصَّةً فَإِنَّهُ لَا يَبْقَى لَهُمْ رِيَاسَةٌ وَلَا تَمَيُّزٌ عَنِ الْعَامَّةِ (فتوحات مکیہ جلد ۳ ص ۳۷۷)

کجب امام مہدی آئیں گے تو اس کے سب سے زیادہ دشمن اس زمانہ کے علماء اور فقہاء ہوں گے۔ کیونکہ اگر مہدی کو مان لیں تو ان کی عوام پر حکومت اور ان پر امتیاز باقی نہ رہے گا۔

اشارہ میں لکھا ہے کہ مہدی کی مخالفت سخت ہوگی اور علماء زمانہ ان پر کفر کا فتویٰ لگا دیں گے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب حج انکرام میں لکھتے ہیں۔

”چون مہدی علیہ السلام مقابلہ احباب سنت و امامت بدعت فرماید۔ علماء دقت کر خوگر تقلید فقہاء و اقتدار مشائخ و اباؤ خود باشند گویند این مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت بر خیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تفسیل دے کنند۔“ (حج انکرام ص ۳۷۷)

یعنی اس کے زمانہ کے مولوی جو تقلید کے عادی اور اپنے بزرگوں (کفر بازوں) کی اقتداء کے خوگر ہوں گے۔ اس کے متعلق کہیں گے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے۔ اور سب اس کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے اور کفر کے فتوے دینے کے عادی ہو جائیں گے۔ اسے کافر اور گمراہ قرار دیں گے۔

صاحب اقتراب الساعة لکھتے ہیں۔

”مہدی کے دشمن علماء و اہل اجتہاد ہوں گے اس لئے کہ ان کو دیکھیں گے کہ خلاف مذہب آئمہ حکم کرتے ہیں۔“

(اقتراب الساعة ص ۹۵)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۷ میں فرماتے ہیں۔

”مسیح موعود کی باتوں کا علماء ظواہر انکار کریں گے اور مخالف کتاب و سنت جانیں گے۔“

یہ ہیں کچھ نمونے ان پیشگوئیوں کے جو امام مہدی اور مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں اور اس بر گزیدہ وجود کی

شدید مخالفت کرنے والوں کے حق میں بہت عرصہ پہلے اسلامی کتب میں موجود ہوئی آتی ہیں۔ اور اب جبکہ اس زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود ظاہر ہوئے تو ان میں مذکور ایک ایک بات نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ اس کے بعد فیصلہ کرنا ہر شخص کا اپنا کام ہے کہ اس مدعی مہدویت و مسیحیت کی صداقت کہاں تک مستحب ہے۔ اور کفر کے فتوے دینے والے کہاں تک حق بجانب ہیں۔

یہی نہیں کہ علماء نے امام مہدی اور مسیح موعود پر ہی کفر کے فتوے لگائے بلکہ یہ کفرناز مشین تو بہت عرصہ پہلے ہی علماء کے ہتھ میں رہی ہے۔ اور اس طائفہ نے کسی بھی بزرگ کو اس کا نشانہ بنائے بغیر نہیں چھوڑا۔ ذیل میں چند مختصر اشارے اس بات کے لئے کافی ہیں کہ دیگر بزرگانِ امت پر بھی علماء دقت کے کفریہ فتوے لگتے رہے۔ چنانچہ۔

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نوز بائند خارج از اسلام کہنے والے اب تک ایران و ہند وغیرہ بلاد میں موجود ہیں (تذکرہ المومنین ص ۵۷)

(۲) حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور دیگر صحابہ کو سب دشمتم کرنے والے، انہیں مرتد قرار دینے والے کئی ملکوں میں اب تک موجود ہیں اور لوگ ان سے خوب واقف ہیں

(۳) حضرت علیؓ کو ایسا کہنے والے سقط اور بصری میں خوارج اب تک موجود ہیں (منہاج السنہ ص ۵۷)

(۴) یزید علیہ السلام نے بوجہ حضرت امام حسینؓ کے انکار اطاعت کے علماء سے قتل کا فتویٰ طلب کیا۔ علماء نے آج کل کے علماء کی طرح شقاوت ازلی اور طبع نفسانی سے قتل کا فتویٰ دیا۔ تو بوجہ فتویٰ علماء کے یزید علیہ السلام نے حضرت امام حسینؓ کو بیچ آل و اولاد بھوکا پیاسا کر بلائیں شہید کر دیا۔ (افضل الاعمال فی وجوب نتائج الاعمال ص ۱۷)

اس طرح حضرت امام زین العابدینؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت ابو عبد اللہ امام محمد بن ادریس شافعیؒ، حضرت ابو عبد اللہ امام مالک بن انسؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ، حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ شیخ الاسلام حضرت محم الدین ابو محمد عبد القادرؒ، حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ، حضرت سید احمد صاحب بریلویؒ، نیز اس زمرہ کے بے شمار بزرگان پر علماء دقت نے کفر کے فتوے لگائے اور انہیں شدید ذلتیں پہنچائیں۔

صرف یہی نہیں بلکہ امت محمدیہ کے فرقوں میں بھی باہم تکفیر بازی کا شغل جاری ہے چنانچہ۔

(۱) زمانہ قریب میں سنیوں نے شیعہوں کو خارج از اسلام قرار دیا اور ان کے ساتھ مناکحت حرام۔ ان کا ذبیحہ حرام اور ان کا جنازہ حرام قرار دیدیا۔

(۲) دیکھو فتوے شائع کردہ النعم لکھنؤ۔ نیز فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۳ ص ۲۸۳ دقت از مے عزیزی از فائز شاہ ذی اللہ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲) اسی طرح شیعہ حضرات کا فتویٰ سنیوں کے متعلق یہ ہے کہ وہ سب غیر ناجی ہیں۔ خواہ شہید ہی کیوں نہ ہوں۔

(۳) مدققتہ شہداء ص ۵۷) اسی طرح لکھا ہے ”تمام سنی جو آئمہ اہل بیت پر ایمان نہیں لاتے کافر ہیں۔“ (شرح اصول کافی جلد ۳ ص ۷۷)

(۴) دیوبندی علماء نے مولوی ابوالحسنات صاحب کے والد اور ان کے پیر مولوی احمد رضا خان صاحب کی نسبت یہ فتویٰ دیا ہے کہ وہ اور ان کے اتباع کافر ہیں اور جو انہیں کافر سمجھیں اور جو ان کے کافر کہنے میں کسی وجہ سے بھی شک کرے وہ بھی بلاشبہ طغی کا فر ہے۔ (بیتکذہ ص ۷۷)

(۵) بریلوی علماء نے بھی کئی نہیں کی۔ وہ

فتویٰ دیتے ہیں کہ دیوبندی علماء سب مسلمانوں کے اجتماعی فتویٰ سے کافر ہیں۔ مزید اور اسلام سے خارج ہیں۔

(حسام الحرمین ص ۲۷) نیز دیکھو تین سو علماء کا متفقہ فتویٰ مطبوعہ برقی پریس لکھنؤ) ملانا ابوالحسنات اور میکش صاحب تو کہہ چکے ہیں کہ احمدیوں پر کفر کا فتویٰ اصل ہے اور باقی فرقہ پر کفریہ۔ مگر احمد رضا خان صاحب بریلوی اور علماء حرمین اپنے فتویٰ میں باقی سلسلہ احمدیہ اور دیوبندی علماء کا نام اکٹھا لکھتے ہیں۔ اور آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ دہلوی دیوبندی اور کفریہ گنائے ہوئے لوگوں میں سب سے بڑے کافر ہیں۔

(حسام الحرمین ص ۱۲) پس ان حوالوں سے یہ امر ثابت ہے کہ علماء کی یہ کفرناز مشین ابتداء ہی سے چلتی رہی۔ اسی لئے کیا تعجب ہے جو اس زمانہ کے علماء بھی مسیح موعود دہدی موعود پر کفر کے فتوے لگاتے رہے۔ اس سے جو بات ثابت ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ کفر کے ان فتوؤں سے وہ سب پیسگوئیوں، پوری ہوئیں جن کا اوپر اجمالاً ذکر ہوا۔ اور یہی دراصل مسیح موعود دہدی موعود کی صداقت کا ہی ایک ثبوت ہے۔

فتہ بدو یا اولیٰ الالباب!

### حضرت مسیح موعود کا منصب اور مقام (بقیہ صفحہ ۱۸)

اس تقسیم کی زد سے ہزار ششم عنایت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودہویں صدی کے ستر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ انوار رکھا ہے۔ اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور ذاکر امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح مگر وہ جو اس کے لئے بطور نسل کے ہو کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔ اور یہ امام خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے۔ وہ مجدد ہندی بھی ہے اور مجدد الف آخر بھی۔

(سکریا کوٹ ص ۷۷) اس لحاظ سے دنیا کے خاتمہ تک نائب رسول مسیح موعود کا دور ہے۔ اور آئندہ جو بھی مجدد ہوگا وہ آپ ہی کا نسل ہوگا نہ کہ کوئی اور۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف خصوصاً

الوصیت کی رو سے خدا تعالیٰ کے وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق جماعتِ احمدیہ میں خلافت علی منہاج نبوت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اور تجدید دین کا کام بھی آئندہ خلافت احمدیہ سے وابستہ ہو چکا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک

**خلاصہ کلام** مسیح موعود دہدی موعود علیہ السلام کا مقام امتیازی، حکم و عدل ہے۔ موعود اقوام عالم۔ خاتم الخلفاء اور مجدد الف آخر کا مقام ہے۔ اور یہ اساعالی منصب کہ حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خالص طور پر یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب وہ ایام موعود ظاہر ہو جائے تو اس کو میرا سلام پہنچاؤ خواہ میں برف کے پیادوں پر گھٹنوں کے بل چلی کر جانا پڑے۔ اس لئے نبوت مسیح موعودؑ ظہور امام مہدی علیہ السلام کوئی معمولی بات نہیں کہ جسے اقوام عالم نظر انداز کر دیں بلکہ آج نہیں تو کل ضرور انہیں یہ حقیقت تسلیم کرنی پڑے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شرف ان پر چسپاں ہوگا کہ

”اور قوم من نشانہ مقام من روز بگرہ یاد کنند وقتہ خو شترم اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہر طرف ایک ہی مذہب یعنی اسلام ہو اور ایک ہی پیشوا یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو۔“



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں

از مکتبہ مولوی حمید الدین صاحب مکتبہ انجارجہ حیدر آباد دکن

آج دنیا کا ہر انسان خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق منقطع کر چکا ہے اور بعض تو خدا تعالیٰ کے وجود کو ہی ماننے کیلئے تیار نہیں۔ اس صدی کا عظیم اور صبر الحقول واقعہ نہ تو ایٹم بم کی تخلیق ہے اور نہ انسان کی خلائی سفر میں کامیابی اور چاند کی سطح پر اس کا درود بلکہ عظیم ترین واقعہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود کا یہ زندگی بخش پیغام ہے کہ خدا تعالیٰ زندہ موجود ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں ہیں۔ اور میرے لئے تین لاکھ سے زیادہ فوق العادت نشان ظاہر کئے ہیں۔ اور اُس نے مجھے بتلایا ہے کہ اس کی رہمتوں کے دروازے اب بھی ان کے لئے کھلے ہیں۔ جو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہیں۔ اور جو اپنے قول و فعل کو قرآن شریف کی تعلیمات کے عین مطابق بنا لیتے ہیں وہ خدا اب بھی اپنے اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے محبوبوں سے کام کرتا اور اُن کی تائید کے لئے ہر وقت مستعد رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ غَيْبٌ أَحَدٍ إِلَّا مَن ارْتَضَىٰ مَن تَرْتَضَىٰ (سورۃ الحج)

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے پس وہ اپنے غیب پر کسی (دوسروں کے مقابل) کیفیت و کیفیت میں غلبہ نہیں دیتا۔ جس کے جو اُس کا برگزیدہ رسول ہو۔ اس جگہ غیبیہ سے مراد انہیں غیب ہے جس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں ہو سکتا اسی غیب کے متعلق وہ فرماتا ہے

عَنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَا يَعْصِيهَا إِلَّا هُوَ (الاحقاف)

یعنی غیب کی کنجیاں خدا تعالیٰ کے پاس ہیں اور غیب کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پس جس شخص کو بکثرت امور غیبیہ پر اطلاع دی جائے اور وہ خبریں بھی عظیم الشان ہوں اور وہ وقوع میں بھی آجائیں تو یہ امور غیبیہ یا بالفاظ دیگر پیش گوئیاں اس شخص کے منجانب اللہ ہونے پر الٰہی شہادت ہوتی ہیں اور یہ پیش گوئیاں یا امور غیبیہ اُس مامور من اللہ پر بکثرت ظاہر کئے جاتے ہیں جس کا اُس کے زمانہ میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تخیل سے فرمایا ہے۔

”میری پیشگوئیاں میری صداقت کا یقین ثبوت ہیں۔“

”میرا خدا جو زمین و آسمان کا مالک رہے میں اُس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ میں اُس کی طرف سے ہوں اور وہ اپنے نشانوں سے میری گواہی دیتا ہے اگر آسمانی نشانوں میں کوئی میرا مقابلہ کر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر دعاؤں کے قبول ہونے میں کوئی میرے برابر اتر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر قرآن کے معارف اور نکات بیان کرنے میں کوئی میرا ہم پلہ ٹھہر سکے تو میں جھوٹا ہوں اگر غیب کی پوشیدہ باتیں اور اسرار جو خدا کی اقتدار ہی قوت کے ساتھ پیش از وقت مجھ سے ظاہر ہوتے ہیں ان میں کوئی میری برابر کر سکے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔“ (اربعین)

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جہاں عظیم روحانی انقلاب کے متعلق جماعت کی ترقی اور اسلام کے عالمگیر کامیاب غلبہ پر مشتمل ہیں وہاں دشمنوں کی نامرادی و ناکامی مادی و سیاسی انقلابات کی نشاندہی بھی کرتی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے شمار وہ پیشگوئیاں جو پوری ہو چکی ہیں اُن میں سے چند ایک کا ذکر تاریخی کی خدمت میں کرتا ہوں۔

①

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس زمانہ میں مبعوث ہوئے یہ علم اور روشنی کا زمانہ سمجھا جاتا ہے اس میں علوم جدیدہ، اٹمنس و فلسفہ نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ گزشتہ زمانوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی چنانچہ ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

”میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا علم مجھے دیا گیا ہے جس علم کی رُو سے میں کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملے سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں بھی ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنتوں کو ان چڑھا ٹھوں سے کچھ بھی اندیشہ

نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔“

چنانچہ مشرق وسطیٰ میں پانچویں صدی ہجری کے بزرگ حضرت امام محمد بن عقبہ نے قبل ازیں یہ الہام فرمایا تھا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور سچائی کے لیے براہین لائیں گے جن کو بالآخر سب مخلوق پورے طور پر تسلیم کرے گی انہوں نے اپنے اشعار میں فرمایا:۔

وَيَأْتِي بِالْبُرَاهِينِ الدَّوَاتِي  
تُسَلِّمُهَا السُّبُرِيَّةُ بِالْكَمَالِ  
فَتَلَاكُ دَلَالَةُ الْمَهْدِيِّ حَقًّا  
سَيَمْلِكُ لِلْبَيَادِ بِلَا مَحَالِ  
(شمس المعارف الکبریٰ جلد ۱ ص ۳۳)

۱۸۹۲ء میں لاہور کے بعض معززین نے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کر کے حضرت اقدس کو بھی اس میں شمولیت اور اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت دی جلسہ کے انعقاد کے لئے لاہور میں انتظام کیا گیا۔ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر تاریخیں مقرر کی گئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں شرکت کی دعوت قبول فرما کر ایک مضمون اسلام کی حقانیت پر لکھنا شروع کیا ابھی آپ مضمون لکھ ہی رہے تھے کہ آپ کو الہام آیا بتایا گیا کہ آپ کا مضمون سب سے بالا رہا اور دیگر مذاہب کے وہاں پڑھنے جانے والے سب مضامین پر غالب رہے گا۔ چنانچہ آپ نے اس وحی الہی اور بشارت کی اثبات کے لئے مورخ ۲۱ دسمبر ۱۸۹۲ء کو جلسہ مذاہب سے پانچ روز قبل ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ

”مجھے خدائے عظیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب رہیگا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک ششیں شرمندہ ہو جائیگی اور ہرگز قادر نہیں ہوگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ اور خواہ سائنس دان و دہریہ یا کوئی اور خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب

(قرآن مجید) کا جلوہ ظاہر ہو میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اُس ہاتھ کے چھو نے سے اس محل میں سے ایک نور سامع نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی پڑی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللہ اکبر خیریت خیر۔ اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے۔ اور وہ نور قرآنی معارف ہیں اور خیر مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی علوفی ہے اور انسانوں کو خدا کی جگہ دی گئی۔ سو مجھے بتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا حصول کُفُل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔“

(تبلیغ رسالت اشتہار ۱۳ دسمبر ۱۸۹۲ء)

یہ اشتہار جو ایک زبردست پیشگوئی پر مشتمل تھا تمام ہندوستان میں بالخصوص لاہور میں بالخصوص کثیر تعداد میں پھیل دیا گیا۔ جلسہ میں حضور علیہ السلام کی تقریر کے لئے وقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر سے ساڑھے تین بجے تک تھا اور حضور کے صحابی حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے مضمون پڑھنا شروع کیا۔ سامعین پر عجیب قسم کی محویت کا عالم طاری تھا ہر طرف تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہونے لگے چنانچہ حیرت انگیز کہ وقت ختم ہو گیا تو ہزاروں کی تعداد میں سامعین نے ایک زبان ہو کر کہا کہ تقریر کا وقت بڑھایا جائے کیونکہ ہم نے اس مضمون کو پورا سنا ہے۔ خواہ ایک دن کانفرنس کا بڑھایا جائے۔ چنانچہ محض اس مضمون کی خاطر ۲۹ دسمبر کا دن مشتعلین نے کانفرنس کا بڑھایا۔ تقریر کے آخر پر کانفرنس کے صدر صاحب جو مالک ہندو لیڈر تھے کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ یہ مضمون تمام مضمونوں سے بالا رہا۔ چنانچہ مختلف اخبارات نے بھی اس مضمون کے بالا رہنے پر کالموں کے کالم تحریر کئے۔ اس سلسلہ میں صرف ایک اخبار ”چودھویں صدی“ کا اعتراف نقل کرتا ہوں۔

”ہم مرزا صاحب کے مرید نہیں ہیں اور نہ ان سے ہم کو کوئی تعلق ہے لیکن انصاف کا خون ہم بھی نہیں کر سکتے اور نہ کوئی سلیم الفطرت اور صمیم کائناتیں اس کو روا رکھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب نے کئی



ہو ان لوگوں کے جواب قرآن شریف سے  
دینے اور عام بڑے بڑے اصول اور  
فروع اسلام کو دلائل عقلیہ سے  
اور براہین فلسفہ کے ساتھ بہترین  
مزمین کیا پہلے عقلی دلائل سے الہیات  
کے فلسفہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد  
کلام الہی کو بطور حوالہ پیش کرنا ایک  
عجیب شان رکھتا تھا۔۔۔۔۔ غرضیکہ  
مرزا صاحب کا لیکچر بحیثیت مجموعی  
ایک محکم اور حادی لیکچر تھا جس میں  
بے شمار حقائق و معارف و حکم و اسرار  
کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ  
الہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا  
تھا کہ تمام اہل مذاہب ششدر ہو گئے  
تھے۔

(یکم فروری ۱۸۹۷ء اخبار چودھو پور دیلی)



حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے  
علموں اور مہارتوں کے تعلق سے بھی پیشگوئیاں  
فرمائی ہیں جن میں سے حرف ایک پیش کر کے  
ثابت کر دینا کہ وہ بھی پوری ہو رہی ہیں۔  
”خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی  
ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور  
میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور  
میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے  
گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو  
غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے  
لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال  
حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی  
کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں  
کی قوت سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔“  
(تجلیات الہیہ ص ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے فضل سے جماعت احمدیہ کے  
افراد جو بفضلہ تعالیٰ دینی و روحانی علوم  
سے آراستہ ہیں اور دنیا کے کناروں تک  
پہنچ کر اسلام کی حقانیت اور برتری کو  
ثابت کر رہے ہیں اور دنیا کا کوئی فرقہ یا  
مذہب جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ  
دینی عدم کے مقابلہ میں نہیں اتر سکتا۔  
اور نہ صرف دینی علوم بلکہ علوم جدیدہ میں  
بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خدام  
دنیا پر برتری حاصل کر رہے ہیں۔ چنانچہ  
ابھی حال میں شہرہ آفاق احمدی سائنسدان  
پروسیہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے  
نظریاتی طبیعیات میں ایک نئی تحقیق دنیا  
کے سامنے پیش کر کے دنیا میں سب سے معزز  
انعام نوبل پرائز حاصل کر کے برتائیت  
کر دیا کہ سائنسی دنیا میں بھی احمدی مسلمان  
بفضلہ تعالیٰ سب پر غالب ہیں۔ اور حضرت  
مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ”میرے

فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال  
حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور  
دلائل اور نشانوں کی قوت سے سب کا منہ بند  
کر دیں گے آپ کی ذات میں پوری ہوئی۔  
چنانچہ آپ کو نوبل انعام ملنے پر ساری دنیا  
کی طرف سے ٹوٹا اور تمام عالم اسلام  
کی طرف سے خصوصاً آپ کو شاندار خراج  
تحسین پیش کی گئی اور خوشیاں منائی  
گئیں۔ چنانچہ جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان  
نے اپنے تہنیتی طے گرم میں آپ کو مبارک  
باد دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے اپنے ملک  
کی عظمتوں کے باب میں چار چاند لگا دیے  
ہیں۔ اور سعودی عرب اور لیبیا کے سربراہوں  
نے نوبل انعام ملنے کی خوشی میں اپنے ممالک  
کا دورہ کرنے کی محترم پروغیر عبدالسلام  
صاحب کو دعوت دی نیراٹلی کی ٹریسٹ یونیورسٹی  
نے اعزازی ڈگری ڈاکٹر صاحب موصوف کو دینے  
کی پیشکش کی اور یہ اعزازی ڈگری اٹلی کے  
وزیر اعظم خود پیش کریں گے۔ نیز پاکستان  
ٹائمز کی اشاعت ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء ص ۱ پر  
ایک امریکی قاری کا ایڈیٹر کے نام ایک خط شائع  
ہوا ہے جس میں ڈاکٹر عبدالسلام کی کامیابی  
کو اس صدی کا عظیم ترین کارنامہ قرار دیا  
ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

”سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے نوبل  
انعام جیتنے کی خبر شمالی امریکہ کے ہم  
مسلمانوں نے بڑے فخر اور انتہائی  
مسرت کے عالم میں سنی امریکی اخبارات  
نے ان کے کارنامہ کو اس صدی کی  
عظیم ترین سائنسی کامیابی قرار  
دے کر انہیں خراج تحسین پیش کیا  
ہے اور ذہانت و عقانت کے آئینہ دار  
اس کارنامہ کو انہیں آئن سٹائن  
کے کارنامہ کے ہم پلہ و ہم مرتبہ قرار  
دیا ہے۔“

مذہب قارئین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام  
کی پیشگوئی پورن ہونے کی ابی ابتداء ہے  
انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے جب اناتوا  
طور پر جماعت احمدیہ کا نور فراست تمام  
دنیا میں برتری حاصل کر لے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ



حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ  
شائع کر کے اکابر مسلمان اور مسلمان والیان  
ریاست کو اس سال فرمائی چنانچہ نواب صدیق  
حسن خان صاحب دلی بھوپال کو بھی ایک  
نسخہ بھیجا۔ اور اس کے مطالعہ کی طرف  
نواب صاحب کو خاص تحریک کی چنانچہ نواب  
صاحب کثرت کار کی وجہ سے اس کتاب کا  
مطالعہ نہ کر کے چنانچہ حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے ایک مکتوب نواب صاحب کو  
لکھا کہ اس کتاب کا مطالعہ بھی کریں اور اس  
کی اشاعت میں مدد کریں چنانچہ نواب صدیق  
حسن خان صاحب نے اپنے ملازم کو جواب  
تحریر کرنے کے لئے کہا اور اس میں لکھا گیا کہ  
”مذہبی کتابوں کی خرید و فروخت حکومت  
وقت کی سیاسی مصلحتوں کے خلاف  
ہے اس لئے ریاست سے کچھ امید  
نہ رکھیں۔“

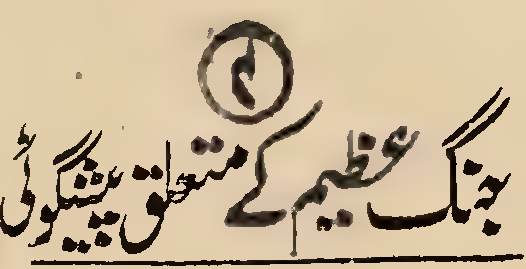
(تاریخ احمدیت جلد دوم ص ۱۸)  
در اصل نواب صاحب پر گورنمنٹ انگریزی  
کاروبار تھا جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا  
کہ آپ اپنی گورنمنٹ کو خوش کر لیں اور ہماری  
کتاب ہمیں واپس بھجوا دیں۔ چنانچہ اس  
واقعہ کے عرصہ بعد ایک خطرناک قسم کا  
مقدمہ نواب صاحب کے خلاف دائر کیا گیا  
اور بعض لوگ سمجھ رہے تھے کہ ہو سکتا ہے کہ  
اس مقدمہ کی وجہ سے ریاست سے نواب  
صاحب کو ہاتھ دھونا پڑ جائے اور نواب  
صاحب خود بھی بہت پریشان ہوئے چنانچہ  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو  
نواب صاحب کی خط و کتاب چلی تھی اس  
کو مولوی سید محمد احسن صاحب امر وہی جو  
ان دنوں بھوپال میں مہتمم مصارف مقرر  
تھے پڑھا تھا اور آپ کو حضرت مسیح موعود  
علیہ السلام کے بارے میں یقین ہو چکا تھا کہ  
آپ ماموریت کا رتبہ رکھتے ہیں چنانچہ  
مولوی صاحب موصوف نے نواب صاحب  
کو کہا کہ آپ حضرت مرزا صاحب کو  
براہین احمدیہ کے لئے کچھ رقم بھجوائیں اور  
دعا کی درخواست کریں۔ آپ اس مصیبت  
اور فتنہ سے بچ جائیں گے چنانچہ نواب  
صاحب نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں  
کچھ رقم بھیجی اور دعا کے لئے خط لکھا جس پر  
حضور نے دعا فرمائی اور الہام بتایا گیا کہ  
”سرکوبی سے بچا گیا اور موت  
کے بعد بحالی ہے۔“

حضور نے اس الہام کی اطلاع قبل ازین  
نواب صاحب کو دے دی چنانچہ مقدمہ  
کافی عرصہ چلتا رہا اور بالآخر نواب صاحب  
اس مقدمہ سے بری قرار دے گئے اور انکی  
جالی کا پروانہ بیگم نواب صاحب کلکتہ سے  
لے کر بھوپال آ رہی تھیں کہ راستہ میں اطلاع  
ملی کہ نواب صاحب وفات پا گئے ہیں اور  
اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ ”سرکوبی  
سے بچا گیا اور موت کے بعد بحالی ہے۔“

بانو سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد

صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام  
نے ۱۹۱۵ء میں باعلام الہی اپنے ایک منظوم کلام  
میں بطور پیشگوئی یہ فرمایا کہ  
اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن بعد  
جسے گردش کھائیں گے دیہات و شہر و سرخزار  
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب  
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تاباندھے ازار  
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائیگی زیر و زبر  
نالیوں خوں کی چلیں گی جیسے آب و دربار  
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں بزرگ یا سمسین  
صبح کر دیگی انہیں مثل درختان چنار  
ہوش اڑ جائیگی انسان کے پرندوں کے حواس  
بھولیں گے نعموں کو اپنے سب کو تر اور ہزار  
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں  
سرخ ہو جائیگی جیسے ہوشیار اب انجبار  
مضمحل ہو جائیگی اس خوف سے سب جن و انس  
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار  
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان  
آسمان جلے کرے گا کیسے کراہی کٹار  
دجی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا  
کچھ دنوں کو صبر ہو کر مستحق اور بردبار  
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲)

اس پیش خبری میں بتایا گیا ہے کہ وہ  
وقت آنے والا ہے جب پہاڑ اور آبادیاں  
اور بقیان شہر و عمارتیں اور محلات وغیرہ  
گولہ باری سے اڑا دیئے جائیں گے کھیت  
اور باغ اور دریا و سمندر اور چرند و پرند  
غرض یہ کہ کوئی چیز بھی اس بربادی سے  
محفوظ نہیں رہے گی بڑے بڑے بادشاہ  
حتیٰ کہ زار روس جو کہ دنیا کا عظیم ترین  
بادشاہ سمجھا جاتا تھا وہ بھی اس جنگ کے  
نتیجہ میں غلامیٹ کر دیا جائے گا زمین اُلٹ  
پلٹ ہو جائے گی یعنی گولہ باری اور جنگ کے  
تھلک سامانوں سے اس میں غارتی اور گڑھے  
پڑ جائیں گے اور خون کی نالیاں چلیں گی وغیرہ۔  
چنانچہ ان سب علامات اور پیش خبریوں کے  
مطابق ۱۹۱۵ء میں جرمنی اور اتحادیوں کے  
درمیان ہولناک جنگ پھڑکی جس نے ساری  
دنیا اور تمام کرہ ارضی کو اپنی لپیٹ میں لے  
لیا۔ اور ایسی خوفناک تباہی آئی جو تمام نوع  
البشر تک ہر جاندار وغیرہ کے لئے ایک عظیم زلزلہ  
اور عذاب کا موجب بن گئی اور ۱۹۱۵ء سے  
۱۹۱۸ء تک یہ الہی نوکشی سے من و عن پر ہے  
ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت  
کا موجب ہوئے اس جنگ میں سب سے  
زیادہ عبرت ناک انجام زار روس کا ہوا  
اور پیش خبری کے عین مطابق زار روس کا  
ہولناک انجام دنیائے اپنی آنکھوں سے دیکھا  
کہیں اُس سے لکڑیاں چروائی گئی مشقت  
کے کام کر دئے گئے جب وہ نہیں کر سکتا تھا  
رہائی ملاحظہ کیجئے ص ۱۳





# اسلام کا عالمگیر غلبہ اور خلافت منہاج النبوة

از مکتوم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرسہ مدرسیہ اسلامیہ قادیان

**مسئلہ خلافت کے متعلق**  
اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی اپنے اہل کلمہ کو گاہ کر دیا تھا یہ ایک شہرہ و مدعہ ہے جس میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ "عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ خُلَفَائِي الْمُرَادِ شِدِّينَ الْمُتَقِيِينَ" (مسند احمد بن حنبل) کہ اے مسلمانو! تم پر لازم ہے کہ میری سنت پر عمل کرو اسی طرح میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو۔ یہ عظیم الشان وعدہ قرآن مجید کی سورۃ النور کی ایک آیت میں محفوظ ہے جو آیت اختلاف کہلاتی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے۔

وَحَمْدَ اللَّهِ الْمُسْتَرِينَ أَمْرًا  
مِنْكُمْ وَعَمَلًا الصَّالِحَاتِ  
لَيْسَتْ خَلْفَتِي فِي الْأَرْضِ  
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ  
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ  
لَهُمْ دِينَهُمْ الدِّينَ  
الَّذِي لَمْ يَرْضَ لَهُمْ وَلَيَمْلِكَنَّ  
مِنْ بَعْدِهِمْ فَهُمْ أَمْطًا  
يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ  
بِي شَيْئًا وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ  
بَعْدَ ذَلِكَ فَاوْلِيَّكُمْ هُمُ  
الْفَاسِقُونَ (سورۃ النور)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تم میں سے

ایمان لائے والوں اور صالح حال  
عمل کرنے والوں سے دین کیا ہے  
کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے  
گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں  
کو خلیفہ بنایا تھا اور جو دین اس  
نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ  
ان کے لئے اسے مضبوطی سے  
قائم کر دے گا اور ان کے خوف  
کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے  
امور کی حالت تبدیل کر دے گا  
وہ میری عبادت کریں گے اور کسی  
چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور  
جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں  
گے وہ باغیانوں میں سے قرار  
دئے جائیں گے۔

اس آیت اختلاف سے پہلے اور بعد

کی آیات میں جو مخوف چل رہا ہے۔ اسی سے  
پتہ چکتا ہے کہ۔

● خلفاء کی اطاعت لازمی امر ہے کیونکہ  
اس سے اتحاد و ملی تمام ہوتا ہے۔

(آیت ۵۷)

● نماز کا قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی خلافت

کے قیام کے بغیر ناممکن ہے (آیت ۵۷)

● خلافت کے قیام سے مسلمانوں کو بغوی

طاقت اور شان و شوکت حاصل ہوگی۔

(آیت ۵۷)

اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم

ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا ہر سہ مقاصد آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلفاء

راشدین کے زمانہ میں مسلمانوں کو حاصل رہے

حضور صلعم کے وصال کے بعد مسلمان خلافت

کے جذبے سے تلے متحد رہے۔ انہوں نے

فقہ ارتداد کو رد کیا۔ زکوٰۃ کے حقیقی نظام

کو قائم کیا۔ پھر خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ

عنه کے زمانہ میں وہ عرب سے باہر نکل کر

روم و ایران میں پہنچے جو اس زمانہ کی مہذب

ترین حکومتیں تھیں نہ صرف ان کے ظلم و تعدل

کو دور کیا بلکہ وہ ان کے خزانوں کے مالک

ہو گئے اگر شہزادہ مالک نے کسی راہ ایران

کے سفر کے کٹن پینے تو اس پر ہریرہ بھیجے

غریب صحابی کو اس کے رومال میں تھوکتا

لفیض ہوا۔ علاوہ ازیں خلافت راشدہ

کے زمانہ میں مسلمان جہاں جہاں بھی گئے انہوں

نے اسلامی تہذیب و ثقافت کو پھیلایا

علوم و فنون دنیا میں تقسیم کئے اور قرآنی حید

کی اشاعت کی۔

جب خلافت راشدہ آنحضرت صلعم

کی پیشگوئی کے مطابق تیس سال میں ختم

ہو گئی اور بادشاہت کا دور شروع ہوا۔

(مشکوٰۃ کتاب الفتن) تو اس وقت سے

مسلمان زوال و پستی کے گردھے میں گرنے

شروع ہو گئے۔ دولت بڑائی میں مکرانوں

نے معصوم لوگوں پر ظلم کئے اسی طرح غیر عرب

لوگوں پر بھی مظالم ڈھائے گئے اور چر

عبانی حکومت میں ایرانیوں نے عرب لوگوں

سے چین چین کر بدلے لئے۔ مسلمانوں کا

اتحاد ختم ہوا۔ وہ اسلامی جہاد کا ایک

زمانہ میں مدینہ پر ہراتا تھا اس کی مختلف

شاخیں ہو گئیں اور اپنے اپنے مکرانوں

کی ماتحتی میں کہیں شام میں کہیں عراق میں

اور کہیں دیگر ممالک میں آزادانہ طور پر پھرانے

لگا۔ اور آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں

اپنے ہی ہاتھوں کٹنے لگیں۔

اتحاد کے زوال کے ساتھ ساتھ اخلاقی

زوال شروع ہوا۔ خود بادشاہ اور رؤساء

اپنے اپنے درباروں میں مختلف قسم کے

خلائی تہذیب کام کرنے لگے۔ لوندیاں

رکھنا ان کو فروخت کرنا، تاج اور کمانے کھانا

بادشاہوں کا محبوب مشغلہ بن گیا دینی اسلام

مولفہ ڈاکٹر احمد امین)۔ اور آج تک

یہی حالت ہے ابھی حال ہی میں سعودی عرب

اور خاص طور پر مکہ میں جو کچھ ہوا۔ اسی طرح

ایران اور دیگر اسلامی ممالک میں جو کچھ

ہو رہا ہے وہ تمام دنیا کے سامنے موجودہ

مسلمانوں کی بے راہ روی اور روحانی موت

کا آئینہ دار ہے۔ باوجود دولت کی فراوانی کے

مسلمان اس قدر ذلیل ہیں کہ وہ اپنے سر

سے کمزور دشمن کا مقابلہ کرنے کی بھی تاب

نہیں رکھتے ان کی قوت آپسی اختلاف و

انشقاق میں پانی کی طرح بہہ رہی ہے۔

مسلمانوں کے اس زوال کی بنیادی

وجہ خلافت کا فقدان اور ایک واجب

الاطاعت امام کی غیر موجودگی ہے اور جب

تک ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہ

ہو گا۔ یہ ہمیشہ جہالت کے کام کریں گے اور

جہالت کی موت عزیز گے (حدیث)

مسلمانوں کی ذلت اور روحانی بے راہ

روی حضور صلعم کے ارشاد کے عین مطابق

ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج

سے چودہ سو سال قبل مستقبل کی اسلامی

تاریخ کا جامع خلاصہ ہمارے سامنے ان

الفاظ میں رکھا تھا۔

عن المنعم بن بشیر

عن حذیفۃ قال قال

رسول الله صلى الله عليه

وسلم تكون النبوة فيكم

ما شاء الله ان تكون

ثم يرفعها الله تعالى

ثم يرفعها الله تعالى

ثم يرفعها الله تعالى

ثم يرفعها الله تعالى

ثم يرفعها الله تعالى

ثم يرفعها الله تعالى

اللہ تعالیٰ تم تکون ملکا  
جبروتہ فتکون ماضا  
اللہ ان تکون تم یومعھا  
اللہ تعالیٰ تم تکون خلافت  
علی منہاج النبوة تم  
سکتے۔

(مسند احمد جلد ۵ ص ۷)

یعنی (اے مسلمانو!) تم میں یہ جوت کا دور  
اس وقت تک قائم رہے گا جب تک خدا  
چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر وہ ختم  
ہو جائے گا۔ اس کے بعد خلافت کا دور  
گیا جو جوت کے طریق پر قائم ہوگی اور پھر  
کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اٹھ جائے  
گی۔ اس کے بعد کائنات قادی دینی لوگوں پر  
ظلم کرنے والی بادشاہت کا دور آئے گا  
یہ وہ دور تھا جس میں رسول پاک صلی اللہ  
علیہ وسلم کے بزرگوار حضرت امام حسین رضی  
اور خاندان نبوت کے کئی دوسرے مقدس افراد  
ظلم کا شکار ہوئے اور اسی دور میں حضرت ابوبکر  
کے عالمی مرتبہ نواسہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی  
بھی شہید کئے گئے اور یہی وہ دور تھا جس  
میں حجاج بن یوسف کی خون آشام تلوار نے  
سزادوں بے گناہ مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے  
رکھ دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد یہ دور  
بھی ختم ہو جائے گا اس کے بعد جبری حکومت  
کا دور ہوگا یعنی ایسی بادشاہت جس میں  
سابق دور کی طرح انتہائی ظلم و ستم کا رنگ  
نہ ہوگا مگر وہ اسلام کے جمہوری نظام  
پر قائم نہ ہوگی بلکہ جبری و استبدادی رنگ  
کی حکومت ہوگی اس کے بعد حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر یہ حکومت بھی  
ختم ہو جائے گی اور دوبارہ خلافت علی  
منہاج النبوة کا دور قائم ہو جائے گا۔ یعنی  
اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
ایک روحانی فرزند کو قادی دور پر دوزی نبوت  
کے خدوت سے فوڑ کر اس کے ذریعہ پھر سے  
خلافت علی منہاج النبوة کا دور شروع کر  
دے گا۔ بعد از مولوی منیر احمد صاحب مدرسہ مدرسیہ اسلامیہ قادیان

یعنی اسی قدر بیان فرماتے کہ نبوت آنحضرت  
کا موشی ہو گئے۔ اسی خلاصہ میں یہ  
ارشاد کرنا مستحب تھا کہ اسی دور پر خلافت  
کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا پہلا دور ختم  
ہوگا ایک نیا دور شروع ہوگا جو اس کے بعد  
تیار ہو رہی ہے جو اب خدا کے فضل سے  
بائی مسلمانوں پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما  
عالی السلام کی جوت کے ساتھ شروع ہو  
چکا ہے۔ چنانچہ حدیث کا مشہور کتاب  
مشکوٰۃ میں جہاں یہ حدیث نقل کی گئی ہے  
وہاں اس کے بعد میں انہوں نے یہ الفاظ لکھے  
ہیں کہ۔







# غلبہ اسلام کی آسمانی مہم اور احمدی خاتون کی فہم داریاں

انھنم اعظم النساء صاحبہ اہلبہ سید محمد بشیر الدین صاحب دہلی (دکن)

کفر کی نسلالت میں اک دنیا ہے اندھی سو رہی ہے  
آسمانی نور بن جائیں، زمانے کے لئے  
مردوں کی طرح جب ہم عورتیں بھی دینی و  
دنوی گراہی میں مبتلا تھیں اور اسلام کے  
بنیادی احکام کو بھول کر غیر اقوام کی تقلید میں  
فخر محسوس کر رہی تھیں تو اس قادر و توانا خدا  
نے ہماری اس خستہ حالت کو دیکھ کر اپنے  
دعوت کے مطابق حضرت سرزاد غلام احمد  
صاحب قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور نبی  
معمود بنا کر دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا  
آپ نے ہماری گمراہی کو ہدایت سے بدل دیا۔  
ہم میں ایک روحانی انقلاب پیدا کیا اور ہم  
جو صدیوں کے مزہ تھے آپ کی مسیحائی سے  
جی اٹھے اور اللہ تعالیٰ کے اس عظیم احسان  
نے ہمیں اپنا سب کچھ دین کی خاطر قربان کرنے  
کے لئے اکسا دیا ہے اور ہمارے خلیفہ المسیح  
الثانی رضی اللہ عنہ کو الہاماً یہ بتایا گیا کہ  
”اگر تم پچاس فیصد عورتوں کی  
اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل  
ہو جائیگی۔“

گویا اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلام  
کی اصلاح عورتوں کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہی کی جب اللہ  
تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں  
پیدا کیا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ  
کے زمانہ میں ترقی دی اور اب حضرت  
خلیفہ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز  
کے بابرکت دور میں ہماری مزید اصلاح و  
ترقی کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ تو ہمیں اس  
کی قدر کرتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض  
کو سمجھنا چاہیے جو غلبہ اسلام کی صدی کے  
استقبال کے ضمن میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔  
ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ یہ سمجھے کہ  
احمدیت کاستون میں ہی ہوں۔ اگر میں  
ذرا ہٹی اور ذرا میرے پاؤں ڈنگاؤں۔  
ذرا میں دنیا داری کی طرف جھکیں۔  
ذرا میں غفلت برتیں۔ ذرا میں دین سے منہ  
موڑیوں اور ذرا میں تسلسل میں رخصت ڈالی تو  
احمدیت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔

ہم عورتوں کو خوش ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ  
نے اپنے پاک کلام میں عورتوں کا ذکر بھی فرمایا  
ہے کہ فتح و ظفر کا جفتہ امردوں کے ساتھ ہمارا  
ہاتھ میں بھی دیا گیا ہے تاہم بڑی بڑی قربانیاں  
کر کے خدا کے فضل و نصرت کو جذب کرنے

والے بنیں۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم پہلے  
کامل طور پر اپنی اصلاح کر لیں۔ یہاں اصلاح  
کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہر شعبہ زندگی میں  
ادنیٰ سے اعلیٰ عمل میں دین کو مقدم رکھیں۔  
اور دین کی خاطر جانی و مالی وقت اور اولاد  
کی قربانی دینے سے دریغ نہ کریں۔

گو ہم اس دائرہ عمل میں دوسری مسلمان  
بہنوں سے آگے ہیں مگر ہمارے سپرد جو  
عظیم کام کیا گیا ہے اس کی نسبت ہمیں  
اور بہت کچھ کرنا ہے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا  
چاہیے کہ ہم گھر کی چار دیواری میں صرف  
خاتون اور بچوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔  
بلکہ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ  
کی عبادت اور اس کا قرب حاصل کرنے  
کی خاطر پیدا کی گئی ہیں جس میں خاندان کی  
خدمت اور اولاد کی تربیت بھی شامل ہے۔  
ایک احمدی عورت کو چاہیے کہ جس طرح  
اپنے گھر کے کام کاج کو اپنا فرض سمجھ

کر ادا کرتی ہے اسی طرح اشاعت اسلام  
کو بھی اپنا فرض سمجھے اور ہمارے دل میں  
اسلام کی سچی تڑپ ہو۔ دین کی محبت  
کا جوش ہو۔ استغفار اور دعاؤں پر  
زور ہو۔ استقلال و استقامت ہو۔  
اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر پورا بھروسہ  
ہو۔

ہمارے خلیفہ نے ہمیں وقت کی اہم ضرورت  
کے تحت بتلایا ہے کہ

”سستی ترک کر دو طالب آرام نہ ہو  
ہوشیار ہو جاؤ۔ کامیابی کا وسیع  
میدان سامنے ہے جس کا انتہائی کنارہ  
آنکھوں سے اوجھل ہے۔ مگر حضور اس کو  
دیکھ رہے ہیں اور ہمیں حکم دے رہے ہیں  
کہ دوڑو آگے بڑھو اور بڑھتے چلے جاؤ تاکہ  
منزل مقصود پر پہنچ جاؤ۔ جس وقت  
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں  
کے مطابق خدا کے فضل سے احمدیت دنیا  
میں پھیل جائے گی۔ اور لوگ جوق در جوق  
اسلام میں داخل ہونگے اس وقت مسلم  
بہنوں کو اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنے  
کے لئے ایسی احمدی عورتوں کی ضرورت  
ہوگی جن کے قول و فعل سے وہ اسلام کو  
سمجھ سکیں اس کے لئے ہمارا فرض ہے کہ  
ہم زمانہ کے لحاظ سے اپنی بہنوں کو دنیوی  
تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی آراستہ  
کریں کیونکہ تاریخ اسلام میں صحابیات

اور مسلم خواتین کے حالات پڑھ کر مردہ دل  
میں بھی جوش پیدا ہوتا ہے کہ کس طرح ان  
بہادر خواتین نے باوجود ان گھریلو دھندلا  
میں اچھے ہوئے ہونے کے زندگی کے ہر موڑ  
پر دین کی مایہ ناز خدمات کیں۔ اس ضمن  
میں نیولین کا ایک قول پیش خدمت ہے۔  
نیولین کہتا ہے کہ تم مجھے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ  
ماں دیدو تو میں تمہیں ایک اعلیٰ قوم دیدونگا  
اس قول کی سچائی میں کس کو کلام ہو سکتا ہے  
اگر ہماری احمدی بہنیں تعلیم یافتہ نہیں ہونگی  
تو آئندہ نسلیں محض جاہل مطلق رہیں گی۔  
مگر ضروری ہے کہ تسلیم میں دینی عنصر کو  
غالب رکھا جائے تاکہ آئندہ نسلیں دینی  
رنگ میں رنگین ہوں اور وہ مغربیت اور  
دہریت کا مقابلہ کر سکیں۔ پس ہر احمدی  
بہن کا فرض ہے کہ وہ اپنے دل میں یہ تبد  
کرے کہ میں دین کی خدمت کرونگی خواہ  
عسر ہو یا یسر۔

احمدی بہنوں کی ترقی میں چاہیے کہ انکے  
مردانہی مدد کریں یعنی ہر باپ کا فرض ہے  
کہ وہ اپنی بیٹی کو ترقی دینے میں مدد دے  
ہر خاندان کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کی دینی  
و دنیوی ترقی کا انتظام کرے ہر بھائی کا فرض  
ہے کہ اپنی بہن کو ہر ممکن امداد دے حتیٰ کہ  
ہر بیٹے کا فرض ہے کہ وہ اپنی ماں کو ترقی  
کے منازل طے کرائے۔ کیونکہ موجودہ حالات  
کا تقاضا ہے کہ ہم آرام سے نہ بیٹھیں جیسا کہ  
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا  
ہے کہ:-

”ایک احمدی مسلمان کو یہ سمجھ لینا  
دین کی محبت، اس کے مسیح محمدی کی محبت عطر بن کر سما جائے اور سارے عالم کو اس کی  
خوشبو سے نہکا دے۔ آمین اللہم آمین +“

## درخواستہاں دے

۱۔ میری دینی و دنیاوی ترقیات اور تعلیم کے  
شر سے ہر طرح محفوظ رہنے کے لئے احباب  
جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ حلیمہ بانو سرینگر کشمیر  
۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ہاتھ کا بیماری میں مبتلا ہے اسکی کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب  
جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بشیر الدین دانی اورنگ آباد کشمیر  
۳۔ میری اہلیہ کا ۱۰ کلو بڑا کواپریشن کر کے بچہ نکالا گیا زچہ بچہ دونوں بخیریت ہیں اعانت  
برہمیں رہا روپے جمع کر کے تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ  
تعالیٰ نور موعود کو اور اس کی والدہ کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے۔  
خاکسار شیخ ناصر علی برہ پورہ  
۴۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی اُسامہ احمدی C.A میں داخلہ لیا ہے۔ احباب جماعت سے  
اپنے بھائی کی نایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں  
خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان

چاہیے کہ صرف اس کا اپنا نفس نہیں  
صرف اس کا خاندان اور بیوی کے  
بچے نہیں۔ رشتہ دار نہیں۔  
شہر نہیں۔ ملک نہیں بلکہ اس  
کی جو کشتی اور محنت ہے اور  
خدمت کے لئے اس کی جو جدوجہد  
ہے اور نیکی پھیلانے کی جو تڑپ ہے  
اس کی حدود عوام الناس کی سرحدوں  
تک پہنچنی چاہیے یعنی امریکی عوام  
تک بھی افریقین عوام تک بھی۔ غجی  
اور اسٹریلیا نیوزی لینڈ اور  
دوسرے جزائر کے عوام الناس  
تک..... اس لئے اپنی خدمت  
کا حلقہ وسیع کر کے اس کی کوشش  
کریں۔  
نیز فرمایا کہ:-

”ہم یہ ضرور کہیں گے اور آپ کے  
لئے ایسا کرنا ممکن ہے کہ آپ کسی  
ذکسی طرح عورتوں میں اپنے پیار  
اور دوستی کا حلقہ بڑھائیں اور اپنے  
گھروں میں دوسری عورتوں کو بلائیں  
اور پیار سے انہیں سمجھائیں۔  
آخر چل کر ان پر احمدیت کی صداقت  
کھل جائیگی۔“

پس ہم احمدی خواتین کا فرض اولین ہے کہ ہم  
ہمارے پیارے امام کی اس جانفرا آواز پر  
لبیک کہیں اور ہم میں اللہ تعالیٰ نے جو  
استعداد دیں رکھی ہیں اس سے کام لیتے  
ہوئے عوام الناس تک اپنی تبلیغ اور اپنی  
خدمت کا دائرہ وسیع کریں اور اپنے اندر  
بھی ایک ایسی لازوال محبت اُس یار یگانہ  
اللہ تعالیٰ سے پیدا کریں جو شاخ احمدیت  
پر پھول بن کر پھکے اور بلبل بن کر چھکے۔  
آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ  
ہمارے دلوں کی مصفا شیشی میں اُس  
کی محبت۔ اس کے رسول پاک صلی اللہ علیہ  
وسلم کی محبت، اس کے مسیح محمدی کی محبت عطر بن کر سما جائے اور سارے عالم کو اس کی  
خوشبو سے نہکا دے۔ آمین اللہم آمین +



# امام الزمان کون ہے!

از مکتوب مولوی محمد جمیل صاحب کوثر مبلغ اخبار کج ترسینگر

مجلس اسلامی فرقے، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیگوئیوں کے مطابق کسی نہ کسی رنگ میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا سارا کام لے کر ایک مرد کا لے "امام مہدی" مسیح موعود ضرور آئے گا۔ اسلامی فرقوں میں سے بعض فرقوں کے ہاں صرف "امام مہدی" یا امام الزمان کا ہی ذکر پایا جاتا ہے۔ اور وہ اسی امام کے منتظر ہیں جب ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی تحریرات کا مطالعہ کرتے ہیں تو فلسفہ امامت کی تبلیغ و فضاہت کے ساتھ اپنے اپنے "امام الزمان" پر دعویٰ بھی فرمایا ہے۔ اور اس طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیگوئی "امامکم منکم" اور "فامکم منکم" منکم" آپ ہی کی ذات میں پوری ہوتی ہے۔

## اس زمانے کا امام الزمان کون ہے

باقی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں :-  
 "یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد سب داخل ہیں۔ مگر جو لوگ ارشاد اور ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو دیئے گئے وہ گوی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔ اب بالآخر یہ سوال باقی رہ گیا کہ اس زمانے میں امام الزمان کون ہے جس کی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زائدوں اور جواب بنیوں اور ملہوں کو کرنا خدا تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا۔ سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں۔ اور مجھ میں خدا تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شریطن جمع کی ہیں۔"  
 (ضرورۃ الامام ص ۱)

## امام الزمان کس کو کہتے ہیں

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ امام الزمان کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کو باقی خواب بنو ہر ناموں پر کیا فوقیت حاصل ہے حضرت باقاعدہ جماعت احمدیہ علیہ السلام اس

صحن میں فرماتے ہیں :-  
 "اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام الزمان اس شخص کا نام ہے جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالیٰ متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ سارے جہاں کے معقولیوں اور فلسفیوں سے سرننگ میں مباہلہ کر کے مغلوب کر لیتا ہے وہ ہر ایک قسم کے دقیق و دروغ پر اعتراض کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ فرما دینا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مافوق خانے میں آتی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے۔"  
 (ضرورۃ الامام ص ۱)

## امام الزمان کے اوصاف

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امام الزمان کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-  
 "سو امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر قسم کے اعتراضات کرنے والے ہوتے ہیں۔ طبابت کی رو سے بھی ہمت کی رو سے بھی۔ اور امام الزمان حامی بیضہ اسلام کہلاتا ہے۔ اور اس باغ کا خدا تعالیٰ کی طرف سے باغبان ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور اس پر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دھڑکے اور ہر محض کامنہ بند کر دے اور صرف یہ نہیں بلکہ یہ بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ نہ صرف اعتراضات دھڑکے بلکہ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بھی دنیا پر ظاہر کر دے"  
 (ضرورۃ الامام ص ۱)

## امام الزمان ہونے کا ثبوت

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اپنے امام الزمان ہونے کا ثبوت

مندرجہ ذیل اوصاف میں دیتے ہیں :-  
 "اثر یہ سوال ہو کہ تمہارے حکم ہونے کا ثبوت کیا ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ جس زمانے کے لئے حکم آنا چاہیے تھا وہ زمانہ موجود ہے اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کا حکم نے اصلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے، زمین نشان ظاہر کر رہی ہے۔ اور بہت سے نشان مجھ سے ظاہر ہوئے جس کے بعد ہندو اور مسلمان گواہ

## قادیان میں رخصتانہ کی دو تقریبیں

۱۔ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کو عزیزہ فرحت جہاں صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ "یہ الزمان کا نکاح مکرم محمد احمد صاحب بھتیجیوں سپر مکرم احمد صاحب بھتیجیوں آف مارشس کے ساتھ ہو چکا تھا۔  
 چنانچہ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مکرم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا فرمائی بعدہ برات مکرم منیر احمد صاحب صدیقی کے مکان پر گئی جہاں تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے ان کی ہمشیرہ کے رخصتانہ کی بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔  
 ۲۔ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۰۹ء کو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے درویش مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیٹی عزیزہ سلیمہ شہناز صاحبہ کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ قبل ازیں ان کا نکاح مکرم احمد صاحب صاحب جوئر سپر مکرم احمد صاحب سینئر کے ساتھ ہو چکا تھا۔  
 چنانچہ مسجد مبارک میں بعد نماز عصر تلاوت و نظم و دعا خوانی کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔ بعدہ برات مکرم مولوی منظور احمد صاحب کے مکان پر گئی جہاں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مکرم احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، کل اور آج جو شادی یا تقریب عمل میں آئی ہیں، مارشس کے ایک مخلص خاندان کے دو بیٹوں کی ہیں۔ ان کی شدید خواہش تھی کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دائمی مرکز "قادیان" کے ساتھ ان کا رہائش گاہ بنائے جائے جس کا تعلق بھی قائم ہو جائے اس غرض کے پیش نظر مکرم احمد صاحب نے اپنے دو بیٹوں کا قادیان میں رشتہ کرنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی منظوری کے بعد یہ رشتہ طے پایا۔ عجب عجب دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان کی شادی کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ اس کے بعد آخرم نے اجتماعی دعا فرمائی۔  
 مارشس سے دونوں دلوں کے والد محترم تونہ آسکے البتہ ان کی والدہ محترمہ ان کے سفر سے مکرم رفیق جواہر صاحب اور دیگر کئی عزیز واقارب شادی کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے آئے ہیں اسی طرح مارشس میں مقیم مبلغ مکرم محمد صدیق منور صاحب بھی شادی میں شرکت فرمائی۔

مورخہ ۱۲ دسمبر کو دونوں دلوں کی طرف سے دعوت و لیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں سائنہ صدر سے زائد مرد و زن نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور منعم ثمرات حسنہ بنائے آمین۔  
 (ایڈیٹر بدر)

## ایڈیٹر اخبار بدر کا تقریر!

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب نقب پوری کی جگہ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور کو ایڈیٹر اخبار بدر مقرر کیا گیا ہے۔ احباب آئندہ اخبار کے تعلق میں خط و کتابت مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور سے فرمائیں۔  
 (ناظرۃ و تبلیغ قادیان)

ہیں۔ جن کو میں نے ذکر نہیں کیا۔ ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہو اور غلام میری نایب میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے فروغی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔  
 (ضرورۃ الامام ص ۱)  
 امام الزمان کا ظہور کوئی معمولی امر نہیں کہ اسے اقوام عالم نظر انداز کر دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ جو اپنے زمانے کے امام کی شناخت نہیں کرتا اور اس پر ایمان نہیں لاتا اور اسی حال میں اس پر موت آجاتی ہے تو وہ جاہلیت کی موت ہوتی ہے فتنہ بدوایا اولی الاکباب



# جماعت احمدیہ کا شاندار اور روشن مستقبل

اسمعو صوت السماء جاء المسيح بالروح  
آسمان بار دشتال الوقت میگویند  
نیریشنو از زمین آمد امام کامگار  
ایں دو شاہد از پے من نوزدین چون نوزدین

از مجرم مولانا شریف احمد صاحب انبی ناطر و عودہ تبلیغ قادریان

آج سے قریباً ۱۳ سال قبل ۱۳ فروری ۱۸۸۵ء کو قادیان کی گننام بستی میں باقی بیدلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں آپ کو مکالمہ و مخاطبہ سے سرفراز فرمایا اور ۱۸۹۹ء میں خدا تعالیٰ نے آپ کو دنیا کی اصلاح، تجدید دین اور پیغم اسلام کو بلند کرنے کے لئے اس چودھویں صدی ہجری کے مجدد، مسیح موعود اور مہدی مہجور کے منصب پر فائز فرمایا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

”مجھے خدا کی پاک اور مطہر دلی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی مہجور اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں“ (اربعین)

اب مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سربراہی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ میں اس پر آشوب زمانہ میں قرآن کی نوایاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ظاہر کردہ اور ان تمام سنوں کو جو اسلام پر مشعل گر سب سے بڑا اور نور دل اور برکات اور خیر و برکت اور علم و تہ کی مدد سے جواب دہ رہا ہوں۔ مجھ کو عطا کئے گئے ہیں (برکات دعاء)

اس کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ نے آپ کو بتائیں دیں کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کی رگوں تک پہنچاؤں گا۔ میں تجھے زمین کے کناروں تک زرت کے ساتھ شہرت دے گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا۔ اور تیری محبت دونوں دلیوں کا قانون میں گئی قیچہ پیچہ۔ یا تیکہ، ہون تکی قیچہ عمیق۔ یعنی در دراز سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور تیری آمد دیکھنے دو دروازے سامان پہنچیں گے۔ I SHALL GIVE YOU A LARGE PARTY OF ISLAM کہ میں تجھے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت عطا کروں گا۔ (تذکرہ)

آپ کا یہ دعویٰ اور بشارات اس کی جہادوں طرف ایک شور برپا ہو گیا۔ اور مخالفت و تکذیب

کا، ایک طوفان اُٹھ آیا۔ آپ کے خلاف ہر قسم کے منصوبے کئے گئے۔ قتل کی سازشیں کی گئیں۔ مگر اس زندہ خدا نے پہلے ہی آپ کو آنے والے واقعات کی ان الفاظ میں خبر دے دی تھی :-

”دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا، لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بُرے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔“ (تذکرہ)

یعنی جب آپ دعویٰ مہودیت کریں گے تو دنیا آپ کو رد کرے گی۔ آپ کی مخالفت ہوگی مگر خدا آپ کی تائید میں آسمانی نشانات ظاہر کرے گا اور آپ کی قبولیت لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا۔ خدائی بشارتوں کے مطابق آپ کی آواز قادیان سے نکل کر باہر پھیلی شروع ہوئی نہ صرف پنجاب۔ کہ یہی ضلع اور ہر شہر میں اور ہندوستان کے چاروں طرف اور ہر ریاست میں پھیلی بلکہ ایشیا اور یورپ، افریقہ، امریکہ اور دیگر ممالک۔ و جزائر میں بھی پھیلی چلی گئی۔ آپ سے اردو دار عربی میں ایسے دعویٰ کی تائید میں متعدد کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ کی بعض کتب اور اشتہارات انگریزی ترجمہ غیر مالک میں بھی شائع کیا گیا۔ اہم ترین اہم ترین لوگوں کے دل آپ کی جانب مائل ہونے شروع ہوئے۔ ایمان لانے والوں کی تعداد دن بدن بڑھنے لگی۔ دور دراز سے لوگ اموال و تحائف آپ کے پاس پہنچنے لگے۔ مومنوں کی ایمان کی زیادتی اور فالغین پر اتمام حجت کے لئے آپ کی تائید میں زمین آسمان تازہ بہ تازہ نشانات ظاہر ہوئے۔ لگے۔ اسی امر کی طرف آپ اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اسمعو صوت السماء جاء المسيح جاء المسيح  
نیریشنو از زمین آمد امام کامگار  
آسمان بار دشتال الوقت میگویند زمین  
ایں دو شاہد از پے من نوزدین چون نوزدین  
آسمان میرے لئے تو نے بنایا گواہ  
چاند اور سورج جوئے میرے لئے نازک مار  
سارے منصوبے جو تھے میری تباہی کیلئے  
کو دیئے اُس نے تہ جسے کہ ہو کر دوبار

چنانچہ موعود سے ہی عرصہ میں آپ گداہی کے گوشہ سے نکل کر دنیا بھر میں شہرت پانگے اور اور قادیان کی گننام بستی بھی آپ کی برکت

سے مشہور ہو گئی۔ چند سال قبل آپ بالکل تنہا اور سب سے بڑے دکار خدائی پیغام کو سنے کر اُسے تو اپنے اور بیگانے سب مخالف ہو گئے۔ مگر تمام معائب اور مشکلات کے باوجود آپ کامیاب و کامران ہوئے اور خدا تعالیٰ نے حسب بشارت آپ کو ایک زندہ اسلام کی خدمت کرنے والی اور تبلیغی جوش رکھنے والی فعال جماعت عطا فرمائی۔ اسی جماعت میں حضرت سید عبداللطیف صاحب سید اور مولوی عبدالرحمن خاں صاحب جیسے جاناں بکھی تھے جنہوں نے احمدیت کی خاطر افغانستان میں بے بدلہ دل جام شہادت نوش فرمایا۔ اور اپنے خون سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے گواہ بنے۔ آپ کی زندگی میں ہی آپ فرمایا لانے والوں کی تعداد قریباً پانچ لاکھ تک پہنچ گئی تھی، چنانچہ آپ اپنی ابتدائی حالت اور پھر کامیابی کا ان الفاظ میں نقش کھینچے ہیں :-

میں تعجب و بے گس و گنم از سہ ہنر کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیان گدھر لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا اک مزج خواص یہی قادیان ہوا ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :- اک زمانہ تھا کہ سیر امام بھی مستوحا قادیان بھی تھی نہاں اسی کو یازیر غار کوئی بھی واقف نہ تھا۔ مجھ نے نہ میرا مستحق لیکن اب دیکھو کہ چرچا کتنی بڑی ہوئی کہ اس قدر نفرت کہاں ہوئی کہ ایک کذاب کی کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں کہرتے پورے بڑے کردار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا کے بعد آپ کی جماعت میں خلافت کا انتظام جاری ہوا اور حضرت حاکم مولوی نور الدین صاحب آپ کے پہلے خلیفہ منتخب ہوئے۔ خلافت ادنیٰ میں ہندوستان سے باہر انگلستان میں ۱۹۱۳ء میں جماعت کا ایک تبلیغی مرکز قائم ہوا جس کے انچارج مکرم چودھری فتح محمد صاحب ایم، اے سے تھے گویا بیرونی دنیا میں تبلیغی مراکز کے قیام کی بنیاد پڑی۔ مارچ ۱۹۱۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جماعت کے خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ آپ کو امام الہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن واسط

میں نظیر۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پانے والا قرار دیا گیا تھا، چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کی قیادت و رہنمائی میں جماعت کو دن و گنی اور رات چو گنی ترقی عطا فرمائی اور آپ کے ۵۵ سالہ خلافت میں ہندوستان کے علاوہ مختلف بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعتیں قائم ہو گئیں۔ ۱۹۶۵ء میں حضرت سیدنا مصلح موعود کے وصال کے بعد ہمارے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم، اے خلیفہ ثالث کے منصب عالی پر فائز ہوئے۔ حضور کے مبارک عہد خلافت میں اشاعت اسلام اور اشاعت قرآن کا کام چو گنی اور وسیع بنیادوں پر شروع ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب دنیا کے قریباً ۴۰ ممالک میں ۱۴۰۵ باقاعدہ مشن قائم ہو چکے ہیں جن میں ۹۲۵ برائیں ہیں اور ان میں مرکزی اور لکلی تبلیغی کرام کا کر سہے ہیں۔ ۸ یورپین و افریقین زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ان ممالک میں ۵۳۵ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور ۱۰۵۰۰ تبلیغی ادارے اور ۲۲ طبی مراکز قائم ہو چکے ہیں اور ہر آٹھ دن دن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کا ہر ترقی کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ غرضیکہ اب دنیا میں شادی کوئی ایسا علاقہ ہوگا جہاں جماعت احمدیہ نہ پائی جاتی ہو یا کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام نہ پہنچ چکا ہو۔ چنانچہ آج ہم فرمے کہ ہر مسکن میں کہ بلفظ تعالیٰ دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ دیکھئے! خدا تعالیٰ کا کلام کس شان سے پورا ہوا کہ :-

”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ خدا کے فضل و کرم سے آج ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے اور ہندوستان علاوہ دیگر ممالک میں بھی کئی لاکھ احمدی موجود ہیں۔ براعظم افریقہ اور انڈونیشیا میں احمدی آبادی دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ سرحد ہر رنگ و نسل، ملک و قوم، طبقہ و سوسائٹی، علم و قابلیت اور فن و ہنر کے افراد اس جماعت میں شامل ہیں۔ اور مختلف ممالک کے بے شمار نوجوان مانی قریانوں کے علاوہ تبلیغ کے لئے اپنی زندگیاں بھی وقف کر رہے ہیں۔ گویا آج جماعت احمدیہ اور اس مرکز کو دنیا میں انٹرنیشنل (بین الاقوامی) پوزیشن حاصل ہے اور دنیا کے مختلف گوشوں میں بکھرے احمدیوں کے دل اپنے روحانی مرکز قادیان سے وابستہ ہیں۔ قریباً ہر زبان میں جماعت کا پریس اور لٹریچر موجود ہے اور جماعت کی علمی، مالی اور اقتصادی پوزیشن کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ جماعت کا یہ حکم پوزیشن اور روز افزوں ترقی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت کا ایک روشن ثبوت ہے۔ کیونکہ ایک کاذب اور مفریاد کو یہ تائید و نصرت حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-



# ”جوانوں کے ہونے جو اللہ اللہ!“

نجم فکر مکرم عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ”تم جوانوں کے جوان ہو۔“

اس سال کے سالانہ اجتماع میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے احمدی شہداء کو ترغیب دلائی کہ وہ حضور الہی کے اس فرمودہ مبارک فقرہ مصرعہ طرح بنا کر نظمیں لکھیں چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے مصرعہ طرح یہ دیا۔

جوانوں کے ہونے جو اللہ اللہ  
مکرم عبدالحق صاحب مدظلہ نے اس مصرعہ طرح پر ایک نظم کہی جو ذیل میں درج کی جا رہی ہے۔ (ایڈیٹر نے)

جوانوں کے ہونے جو اللہ اللہ  
صداقت کے روشن نشان اللہ اللہ  
جہانوں کی رونق تمہی سے قائم  
زمانے کی روح رواں اللہ اللہ  
بشارت صبح و سادل رہی ہیں  
ملائک کے ہوا زواں اللہ اللہ  
حرم کے تہی پاسیاں ہو جہاں میں  
خدا سے حرم ہر مسماں اللہ اللہ  
ملائک سے بھی اسے غلامان احمد  
سے بالاتر ہمارا مکاں اللہ اللہ  
کواکب کی صورت فروزاں ہوا  
روح حق تمہی سے عیاں اللہ اللہ  
دلوں میں سدا عشق قراں ہوا  
معارف ہیں و روز باں اللہ اللہ  
بھلائی کا رستہ دکھاتے چلو تم  
ہمیشہ ہو شہیریں زباں اللہ اللہ  
صداقت شمارو! محمد کے پیارو!  
سزلی تمہاری اذال اللہ اللہ  
ہلاتا ہے عرش معالی کے پروں سے  
یلا شہک تمہارا فقاہ اللہ اللہ  
خلافت سے وابستگی ہو مبارکباد  
خوش راہ امن و امان اللہ اللہ

## ولادت

یکم قح ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء، روز شنبہ بوقت فجر اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیز منصور احمد صاحب سلمہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم سلیم محمد عبدالحق صاحب احمدی مرحوم سابق امیر جماعت یادگیری لاہور اور مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم کا نوامد ہے اور حضرت سلیم شیخ حسن صاحب رضی اللہ عنہ کا پڑ پوتا ہے۔  
محترم حضرت صاحبزادہ مرزا دیکم احمد صاحب نے نومولود کا نام عالم تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام اور بزرگان سے نومولود کی صحت و سلامتی درازگی نیک صالح اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ولادت کی خوشی کے موقع پر درویش خد میں پندرہ روپہ اور اعانت بدہ کی مددیں دکر روپہ ادا کر گئے ہیں۔ (محمد عبدالقادر احمدی یادگیر)

الف، خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور سے دلائل اور نشانوں کی روش سے سب کامزہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی رودیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درسیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سوائے سننے والوں ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبروں کو اپنے عند وقوع میں محفوظ رکھو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا“ (تجلیات الہیہ صفحہ ۲۱) نیز فرمایا:-

(ب) اے تمام لوگو! تم کو یہ اس خدا کی پیش گوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا اور حجت اور برہان کی روش سے سب پر ان کو غلبہ بخشنے کا۔ وہ دن آئے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر اک کو جو اس کو معذور کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔۔۔۔۔

دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تحریر ہی کرتے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تم کو لیا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے (تذکرۃ الشہداء دین صفحہ ۷۲ و ۷۵) پس مبارکباد ہے وہ شخص جو مامور رہا اور مرسل یزدانی کو شناخت کر کے اس پر ایمان لانے کی مسادت حاصل کرتا اور خدا کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔  
اب اسی گلشن میں لوگوں کو راحت و آرام ہے وقت ہے جلد آداسے آواگانِ دشتِ خار اک زمانہ کے بداب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا پھر خزا جاسے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار (شیخ محمود)

کچھ نہ تھا حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرنا وہ جہاں کا شہر بار ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر میری جیسی جس کی تائیدیں ہوتی ہوں بار بار چنانچہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کی اس غیر منطقی اور تبلیغی جدوجہد کا اعتراف کرتے ہوئے مجبور ہوئے ہیں۔ مولوی نضر علی صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور رقمطراز ہیں:-  
”آج میری حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں کہ بڑے بڑے گزشتہ اور دیکھیں اور بد فیس اور ڈاکٹر کو کٹ اور ڈیکارٹ اور سیکل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے تھے غلام احمد قادیانی کی خرافات و اہم پر اندھادھند لکھیں بندہ کو کے ایمان لے آئے ہیں۔۔۔۔۔۔  
یہ ایک متاثر و درخت ہو چلا ہے۔ اس کی شاخیں ایک طرف جہنم میں ہیں اور دوسری طرف پورپ میں پھیلی نظر آتی ہیں“ (زمیندار ۹ اکتوبر ۱۹۴۳ء)

۲۔ ایڈیٹر صاحب اخبار ”نیچ“ دہلی تحریر کرتے ہیں:-  
”احمدیہ جماعت کا اثر ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں بھی ہے۔ یورپ و امریکہ آسٹریلیا، عرب، ایشیا کے تمام حصے غرضیکہ دنیا کا کوئی قابل ذکر ملک نہیں ہے جہاں احمدیہ جماعت کی شلخ یا کم از کم کوئی احمدی کام نہ کر رہا ہو۔ یورپ کے تمام ممالک انگلستان، فرانس، جرمنی وغیرہ میں غرضیکہ تمام جگہ ان کے مشن موجود ہیں۔ امریکہ میں بھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ افریقہ اور عرب کے تینے صحراؤں، مصر اور ایران کے درخیز متمدن ممالک ترکستان، شام، افغانستان کی خوشنواد دیوں میں غرضیکہ ہر جگہ ان کی کوششیں جاری ہیں اور دن بہ دن ترقی کر رہی ہے۔“ (نیچ ۲۵ جولائی ۱۹۴۷ء)

بچا غنم! محمد پیہ کا نشانہ دار مستقبل  
مرزا بھائیو! حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس زمانہ میں خدا کے مامور اور مصلح ہیں خدا نے ان کی جماعت کے لئے ایک پودہ کا طرح آہستہ آہستہ ترقی کرنا مقدر کر رکھا ہے اور اس جماعت کا مستقبل نہایت ہی روشن اور مستحضر ہے۔ چنانچہ جس زندہ خدا نے آپ کو ابتداء میں ترقی و کامیابی کی بشارتیں دی تھیں اور وہ پوری ہوئیں اور پوری ہوئیں اسی زندہ خدا نے آپ کو جماعت کے روشن مستقبل کے متعلق بھی بشارتیں دی ہیں جو انشاء اللہ پوری ہو کر رہیں گی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:-



## امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے! (صفحات ۲۱)

چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پاکر قادیان کی مقدس بستی سے اعلان فرمایا :-

(۱)۔ "جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجتہد ہے۔"

(کتاب البریۃ ص ۱۲۰)

(ب)۔ "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں اور اندرونی اور بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔"

(اربعین)

نیز فرمایا :-

وقت تھا وقت مسیحانہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا! اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح نیز بشنوا ز میں آمد امام کا مگار! پس اس وقت جبکہ چودھویں صدی ہجری ختم ہو رہی ہے اور پندرھویں صدی کے استقبال کی عالم اسلام میں تیاریاں ہو رہی ہیں، میں آپ بانیوں سے محبت بھری اپیل کرتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ آپ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی پر تنبیہ کی سے غور و فکر کریں کہ بجز آپ کے اب کوئی امام مہدی اور مسیح موعود نہیں اور آپ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے زمین و آسمان نے بھی گواہی دی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی قابل قدر تصانیف اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا بغور مطالعہ فرمیں

آنے والا موعود عین وقت پر آیا۔ اور ایک ایسی فعال جماعت قائم کر کے دُنیا سے کامیاب و کامران رخصت ہوا۔ جو جماعت آج دُنیا بھر میں خدمت دین اور اشاعت اسلام کا فریضہ بجا لانے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ پس آپ یابوسی اور ناامیدی کا شکار ہونے کی بجائے خوش اور پُر امید ہوں کہ آپ کو بھی اس زمانہ کے مجتہد۔ امام مہدی اور مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہو کر خدمت دین کا فوری موقع ملے گا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد دربارہ امام مہدی کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا اور برکت حاصل ہوگی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں :-

"مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض

تجسُّسِ خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان

سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب

مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام

میں گئے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن

مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے

گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے

گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی

کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے

اُترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی

اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے

کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔

تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ

ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا

بھی گزر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں

میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب

میک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانشمند ایک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نوامید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴-۶۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے بھائیوں کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شناخت اور قبولِ حق کی توفیق بخشے۔ آمین۔

## احمدیہ مسلم کیلنڈر بابت ۱۹۸۰ء

نئے سال کا کیلنڈر اپنی تمام تر خوبیوں خوبصورتیوں کے ساتھ طبع ہو کر آگیا ہے۔ کئی خصوصیات کے حامل اس دیدہ زیب کیلنڈر کی قیمت تین روپے ہے۔ خواہشمند احباب نظارت و عموۃ و تبلیغ قادیان سے طلب فرمائیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

## مندرجہ ذیل کتب ہم سے طلب فرما سکتے ہیں!

- (۱) محکم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل متبع انچارج حیدرآباد کی مندرجہ ذیل کتب ہم سے حاصل فرمائیں۔ اسلام کی عالمگیر کامیابی (تقریر برموتہ جلسہ لائے قادیان ۱۹۶۸ء)۔
- (۲) جماعت احمدیہ کا حقیقت پسندانہ جائزہ اور مودودیوں کے بعض دساوس کا ازالہ۔
- (۳) ست سندیش۔
- (۴) سیکھ دھرم میں امام مہدی علیہ السلام سے متعلق پیش گوئیاں۔
- (۵) ڈاکٹر بی گراہم سے چار سوالات (انگریزی)۔

یوسف احمد الہ دین۔ الہ دین بڈنگ۔ سکندر آباد  
آندھرا پردیش (بغات)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.  
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.  
PHONES :- 52325 / 52686 P.P.

ویراٹھی

چپل پروڈکٹس

۲۹/۲۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ یو۔ پی

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور برٹیش کے سینڈل، زنانه و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز۔

## ہر قسم اور ہر ماڈل

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوترس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

## نادر و نایاب کتب

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کتب ہمارے ہاں دستیاب ہیں خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں :-

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکہ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا گجراتی و مرہٹی ترجمہ۔
- حضرت مصلح موعود خلیفہ المسیح اثنی عشری رضی اللہ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی کتاب "حیات احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں اور معاون القرآن کے متعلق بھی ہوئی جلد کتب۔
- حضرت سیٹھ عبداللہ الدین صاحب کی انگریزی اور اردو کتب کا مکمل سیٹ۔

یوسف احمد الہ دین سیکرٹری ترقی اسلام

الہ دین بڈنگ۔ سکندر آباد

آندھرا پردیش (بھارت)



## CHAUDHWIN SADI NUMBER

The Weekly **BADR** Qadian 143516

Editor—Khurshid Ahmad Anwar

Sub Editors—Jawaid Iqbal Akhtar &amp; Mohammad Inam Ghori

22/29 MOHARRAM 1400

13/20 DESEMBER 1979.

## چودھویں صدی۔ اور ظہورِ امام مہدیؑ

کَلَامُ مَنْظُومٍ اَنْزَلَتْهُ مَرْزَاغُلَامُ اَحْمَدُ حَبِيبُ قَاوِيَانِي مَسِيحِي مَوْخُوْرٌ وَمَهْدِيٌّ اَمْعُوْدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خود سیحانی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار  
 ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار  
 نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار  
 پھر ہوئے ہیں چشمہ توحید پر از جاں نثار  
 نیز بشنو از زمیں آمد امام کام گار  
 ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بقرار  
 وقت ہے جلد آؤ اے آوارگانِ دشتِ خار  
 پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار  
 جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار  
 مہدیؑ معبودِ حق اب جسد ہوگا آشکار  
 کون تھا جس کو نہ تھا اس آنے والے سے پیار  
 سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار  
 عمر دنیا سے بھی ہے اب آگیا ہفتم ہزار

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح !!  
 آسمان پر دعوتِ حق کے لئے اک جوش ہے  
 آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج  
 کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع  
 اِسْمَعُوا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيحُ جَاءَ الْمَسِيحُ  
 آسمان بار و نشانِ الوقت میگوید زمیں!  
 اب اسی گلشن میں لوگو راحت و آرام ہے  
 اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا  
 ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج  
 یاد وہ دن جب کہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دین  
 کون تھا جس کی تمنا یہ نہ تھی اک جوش سے  
 پھر وہ دن جب آگئے اور چودھویں آتی صدی  
 سر کو پیو آسمان سے اب کوئی آتا نہیں

تشنہ نیمٹھے ہو کنارِ بھوئے شیریں حیف ہے

سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

(منقول از براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ مطبوعہ ۱۹۰۸ء)